سندہیا اور پنڈارون کے سردار امیر خان نے سرکار انگریزی کی اطاعت قبول کی اور فوج بافتح وظفر واپس آئی۔ ۱۷۔ رمضان سنہ ۱۲۳۰ھ کو نواب مبارز الدولہ اور انگریزی سپاہیون کے درمیان کچہہ جہگڑا ہوگیا۔ اور طرفین سے کئی آدمی کام آئے۔ آخر جب نواب صاحب قلعہ گولکنڈہ مین نظربند کیے گیے تو فتنہ فرو ہوا۔ ۱۸ محرم سنہ ۱۲۳۶ھ کو وہ رہا ہوے
سنہ ۱۲۳۴ھ مین امساک باران اور کثرت گرما سے ہیضہ پیدا ہوا۔

اسی زمانہ مین ہندو لوگ پوجا کے لیے جارہے تھے کہ اوباشون نے انکا اسباب لوٹ لیا۔ اس سے تمام شہر مین بداسنی پہیل گئی مہاراجہ چندولعل پیشکار نے اس شورش کو رفع کیا۔ سنہ ۱۲۳۰ھ کو مسجد منڈی میر عالم مین مولوی عبدالکریم صاحب اسی زمانہ مین مہدیون کے ہاتھہ سے شہید ہوے اور عام بلوہ ہوگیا۔ چنچل گوڑہ پر چڑہائی کی اور طرفین سے بہت آدمی مارے گیے آخرکار مہدوی خارج البلد ہوے۔

۴۔ شوال سنہ ۱۲۳۵ھ کو نواب صاحب نے ایسٹ انڈیا کمپنی سے ساٹھہ لاکہہ روپیہ قرض لینا چاہا۔ لیکن کمپنی مذکور نے مطلوبہ روپیہ پامر کمپنی سے دلادیا۔ اوس کمپنی نے روپیہ تو دیدیا مگر ربیع الاول سنہ ۱۲۳۹ھ مین اصل معہ سود زرخطیر کا دعوی ان پر دائر کردیا۔ نواب صاحب کے زمانہ مین بھی اکثر لڑائیان ہوئین اور انہون نے سرکار انگریزی کی ہر طرح حمایت کی جس سے رابطہ اتحاد اور بہی زیادہ مضبوط ہوگیا۔

نواب سکندر جاہ بہادر کو تعمیر کا بہی شوق تہا۔ چنانچہ ان کے عہد مین مندرجہ ذیل تعمیرین ہوئین۔ نوید محل مع باغ۔ فرحت محل۔ گھڑیال خانہ۔ موتی محل معہ قلعہ گولکنڈہ۔ جلوخانہ دروازہ آہنی۔ چومحلہ۔ محل سرا۔ دیوان خانہ۔ دبیر بنگلہ۔ راحت محل۔ (متعلقہ حویلی قدیم) عیدگاہ جدید۔ جلوخانہ اندرون دولت خانہ قدیم۔ چوکی خانہ۔ کمان دروازہ کلان۔ دوکانات (باہتمام میر عالم بہادر) باغ ننگم پلی۔ وبعض دیگر عمارتین۔ (باہتمام کپتان سیڈن ہیام تعمیر ہوئین۔ اسکے علاوہ سنہ ۱۲۳۳ھ مین باون درے کی بنیاد پڑی اور تالاب میر عالم تیار ہوا

یہ عمارتین اب بھی موجود ہین مگر ہمین ان کے تفصیلی حالات نہ مل سکے۔ نواب صاحب کی صاحبزادی فیروز النسا بیگم صاحبہ نے ۲۹ محرم سنہ ۱۲۴۳ھ کو انتقال کیا۔ اس صدمہ سے انہین تپ دق ہوگئی اور اسی وجہ سے ۱۷۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ کو ۲۶ سال سلطنت کر کے ۶۲ سال کی عمر مین انتقال فرمایا۔ اور مکہ مسجد مین دفن ہوے۔

نواب صاحب نہایت ہی تنومند اور بہادر تھے۔ فصاحت اور بلاغت ان کا حصہ تھا طب سے بھی دلچسپی رکھتے تھے۔ انکے صلب سے ۹ صاحبزادے اور آٹھ صاحبزادیان تولد ہوئین۔ صاحبزادون کے نام یہ ہین۔

(۱) نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر آصف جاہ رابع۔

(۲) نواب صمصام الدولہ میر بشیر الدین علیخان بہادر (ولیعہد) ۹ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۳ھ کو انتقال ہوا۔ (۳) نواب مبارز الدولہ میر گوہر علیخان بہادر ۲۵ رمضان سنہ ۱۲۷۰ھ کو قلعہ گولکنڈہ مین وفات پائی۔ اور حضرت برہنہ شاہ صاحب کی درگاہ مین دفن ہوے۔

(۴) نواب میر تفضل علیخان بہادر عرف میر بادشاہ (۵) نواب منور الدولہ میر منور علیخان بہادر۔ (۶) نواب ذوالفقار الدولہ میر ذوالفقار علیخان بہادر۔ ۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۶ھ کو انتقال ہوا۔ (۷) نواب میر محمود علیخان بہادر۔ (۸) نواب قمر الدولہ میر داود علیخان بہادر (۹) نواب ظفر الدولہ میر فتح علیخان بہادر۔

نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر آصفجاہ رابع

نواب ناصر الدولہ بہادر، نواب مغفرت منزل کے سب سے بڑے فرزند تھے۔ فضیلت النسا بیگم صاحبہ کے بطن سے ۲۴ رمضان سنہ ۱۲۰۸ھ کو بلدہ محمد آباد بیدر مین پیدا ہوے اور صغیر سنی مین ناصر جنگ ناصر الدولہ کے خطاب سے سرفراز کیے گیے جب نواب سکندر جاہ بہادر نے قضا کی تو ۲۰۔ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ مین تخت نشین ہوے۔

راجہ چندو لعل پیشکار نے شہر مین انکے نام کی منادی کرائی ارکان دولت اور مسٹر مارٹن رزیڈنٹ نے حاضر دربار ہوکر نذرین پیش کین -

نواب صاحب نے نواب منیر الملک مدار المہام اور راجہ چندو لعل کو ان کی خدمتون پر بحال رکھا - لیکن مدار المہامی اور پیشکاری کا کام راجہ چندو لعل ہی کرتے رہے -

اس زمانہ مین قدیم عہدنامہ کے موافق ایسٹ انڈیا کمپنی سے جدید عہدنامہ مرتب ہوا ۱۲۴۶ھ مین جب قحط پڑا تو نواب صاحب نے اپنی رعایا کی بہبودی کے لیے غلہ وغیرہ کا کافی بندوبست کردیا - اور اس زمانہ مین چادر گھاٹ کا پل تعمیر ہوا -

نواب مبارز الدولہ بہادر نے تنخواہ کے بارے مین شورش مچائی جسکی وجہ سے وہ قلعہ محمد نگر مین نظربند کیے گئے - اور دو سال کے بعد رہا ہوئے - سکھون اور عربون مین - روہیلون اور جوانان بار مین اور عربون اور مہدیون مین فساد ہوا - لیکن فرو کیا گیا - اسکے چند سال بعد مولوی سید احمد صاحب بریلوی کے مرید مولوی سلیم صاحب یہان آئے اور انہون نے نواب مبارز الدولہ بہادر کو اپنا ہم خیال بناکر ایک جنگ عظیم کی بنیاد ڈالنا چاہی لیکن اسکا راز کھل گیا اور نواب صاحب دوبارہ قلعہ محمد نگر مین نظربند کیے گئے اور مولوی صاحب قید ہوئے - ۷ - شعبان ۱۲۴۸ھ کو نواب منیر الملک بہادر مدار المہام نے ۲۵ لاکھ روپیہ کا قرضہ چھوڑ کر انتقال کیا - نواب صاحب نے بذات خود یہ قرضہ ادا کیا اور اونکی کل جائداد مع تالاب میر عالم بطور کفالت لیلی لیکن ۱۲۶۳ھ مین مکفولہ جائداد انکے فرزند نواب سراج الملک بہادر کو عطا فرمائی -

بعد انتقال نواب منیر الملک بہادر راجہ چندو لعل پیشکار مدار المہامی کا کام بھی کرتے رہے - لیکن ۱۱ - شعبان ۱۲۵۹ھ کو وہ معزول کیے گئے اور یہ جلیل الشان خدمت ، ۱۷ ذیقعدہ ۱۲۶۲ھ کو نواب سراج الملک کے تفویض کی گئی - اسکے بعد کئی بار وزارت مین تغیر و تبدل واقع ہوا چنانچہ تھوڑے دن کے بعد نواب شمس الامرا امیر کبیر اور راجہ رام بخش پیشکار مدار المہامی

کے کام کو انجام دیتے رہے۔

۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ کو نواب سراج الملک دوبارہ مقرر ہوئے ۱۲۶۴ھ میں سنی اور شیعون مین جھگڑا ہو گیا اور بہت سے لوگ کام آئے۔ نواب ناصر الدولہ بہادر کے عہد تک انتظام سلطنت اور وصول تحصیل زیادہ تر تعہد داری کے طریقہ پر ہوتی تھی۔ اسوجہ سے خزانہ خالی تھا اور سرکاری نوکرون کی تنخواہ ماہ بہ ماہ نہ ملتی تھی اسکے سوا تمام اضلاع اور تعلقات عربون اور مہاجنون کے پاس رہن تھے جس سے ہر وقت دقّت کا سامنا تھا۔

ملک مین تعہداری کے اصول جاری ہونے کے باعث کنٹنجنٹ کی تنخواہین بھی رکی ہوئی تھین۔ جب لارڈ ڈولزلی نے گورنمنٹ نظام کو مجبور کیا تو صوبہ برار اس شرط کے ساتھ ایسٹ انڈیا کمپنی کے تفویض ہوا کہ بعد وضع اخراجات فوج باقی رقم حضور نظام کے خزانہ مین داخل کیجاوے۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۲۶۹ھ کو ایسٹ انڈیا کمپنی کا قرضہ ادا کرنے کے لیے اور فوج کنٹنجنٹ کی تنخواہ کے واسطے ایک بڑا ہیرا نواب صاحب نے اپنے خزانہ سے دیا۔ جو بعہد اعلیحضرت بندگان عالی ۱۲ شعبان ۱۲۹۱ھ کو واپس ہوا۔ اور ۱۳ شعبان ۱۲۶۹ھ کو برار سپرد کیا گیا۔ چہار روز بعد ۱۲۶۹ھ مین جب نواب سراج الملک مدار المہام کا انتقال ہوا انکے بھتیجے نواب میر تراب علیخان بہادر مختار الملک سالار جنگ اعظم کو قلمدان وزارت سپرد ہوا۔ اپنی خدمت کا جائزہ لیتے ہی نواب صاحب نے رعایا کی بہبودی کے لیے نئی طرز پر انتظام شروع کیا انھون نے روہیلون اور عربون کے ظلم سے رعایا کو بچانے کے لیے تعہداری کا قاعدہ موقوف کیا اور شخصی مالگزاری کے لیئے مستدین اشخاص مقرر کیے۔

۲ ربیع الاول ۱۲۷۲ھ کو سر سالار جنگ اعظم نے بردہ فروشی کی رسم موقوف کی اور اسکے بعد اس امر کی بھی منادی کرائی کہ ہر شخص اپنے افعال ناشائستہ کا ذمہ دار ہے۔ سب کو اپنا چال چلن درست کرنا چاہیئے۔ اگر دریافت کرنے پر معلوم ہوا تو کافی تدارک کیا جاوے گا۔ اسکے

ساتھہی یہ حکم بھی دیا کہ کوئی شخص ڈاڑھی نہ منڈاے۔ رذیل عورتین سبز رنگ کی چولی۔ انگیا۔ ساڑھی اور چوڑیان نہ پہنین۔ زرد بانات کا جوتہ بھی کوئی نہ بنواے اور بلدہ کے اندر بجز دائرہ میر مومن اور کہین جنازہ دفن نہ کیا جائے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر کو فقرا اور مشائخین سے خاص عقیدت تھی اور ہمیشہ ان پر عقیدت رکہتے تھے۔ اپنے آبا و اجداد کی طرح انہین عمارتون کا بھی شوق تہا۔ چادر گہاٹ کا کاپل اور راحت محل انہین کے عہد مین تعمیر ہوا۔ اور ۱۲۶۶ھ مین چادر گہاٹ کی فصیل سے ملا ہوا سنگ بستہ بند تیار ہوا۔ شعبان ۱۲۶۷ھ مین فتح دروازہ اور لال دروازہ کا درمیانی حصار بنایا گیا۔ اسکے سوا چار منار اور قطب شاہیون کے گنبدون کی مرمت ہوئی۔

نواب ناصر الدولہ آصف جاہ اپنے زمانہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کے سچے دوست رہے اور کسی موقع پر مالی اور فوجی مدد سے پہلو تہی نہین کی۔ اپنے زمانہ مین وہ ملک کے حق مند اور بہادر آدمیون مین شمار ہوتے تھے اسی طرح رعایا کی فلاح و بہبود مین بھی اپنے عہد کے فرد فرید تھے۔ شعبان ۱۲۷۳ھ مین بمقام سرورنگر علیل ہوے اور وہان سے بلدہ تشریف لائے یہان پہنچکر ۲۲۔ رمضان ۱۲۷۳ھ کو اسہال کے عارضہ سے۔ ۴۶ سال چند ماہ کی عمر مین انتقال فرمایا۔ اور مکہ مسجد کے صحن مین دفن کیے گئے۔ اور ۲۸ سال ۱۰ ماہ ۵ یوم سلطنت کی اور دو فرزند چھوڑے۔ صاحبزادون کے نام یہ ہین۔

(۱) نواب میر تہنیت علیخان بہادر افضل الدولہ آصف جاہ خامس

(۲) نواب میر جہانگیر علیخان بہادر روشن الدولہ ۲۷ ربیع الاول ۱۲۸۷ھ کو انکا انتقال ہوا۔

نواب میر تہنیت علیخان بہادر افضل الدولہ آصف جاہ خامس

آپ نواب ناصر الدولہ آصف جاہ رابع غفران منزل کے سب سے بڑے فرزند تھے

۵۵ عہد اعلیحضرت قدر قدرت اوایل ۱۳۲۵ھ مین اس مین کسی قدر ترمیم ہوئی۔

ان کی ولادت حضرت دلاورالنسا بیگم صاحبہ کے بطن سے ۳۰۔ربیع الاول ۱۲۴۳ھ کو حویلی قدیم مین ہوئی ۷۔ذیقعدہ ۱۲۵۰ھ کو ایام شاہزادگی مین نواب افضل الدولہ کا خطاب پایا۔ اور پدر بزرگوار کے انتقال کے بعد ۲۴ رمضان ۱۲۷۳ھ کو تخت نشین ہوئے۔ اس تقریب مین دربار منعقد فرمایا کہ جس مین تمام ارکان دولت شریک ہوئے اور گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے کرنل ڈیوڈسن رزیڈنٹ حیدر آباد نے مبارکباد دی۔ اور سب نے نذرین پیش کین۔

نواب صاحب نے نواب مختارالملک سر سالار جنگ اعظم کو بدستور مدار المہام اور راجہ نریندر بہادر کو پیشکار رہنے دیا۔ اسپر عام طور سے ملک مین خوشی کا اظہار کیا گیا۔ انکی تخت نشینی کا وہ زمانہ تھا جبکہ تمام ہندوستان مین ہنگامہ عام برپا تھا۔ اور جابجا غدر کی آواز کان مین پڑتی تھی اور انگریزی فوجین اور رعایا آپس مین دست گریبان ہو رہی تھی۔ اس وقت دولت برطانیہ کو سخت مشکلات کا سامنا تھا۔

جب نواب صاحب کو اس عام غدر کی خبر ہوئی تو انھون نے ۔ دامے ۔ درمے ۔ قدمے ۔ سخنے ۔ سرکار انگریزی کی حمایت کی اور اپنی فوج کو دولت انگلشیہ کی حفاظت کے لیے وقف کر دیا۔ اور صرف یہی نہین کیا بلکہ فوج کنٹنجنٹ ۔ کو قلمرو برطانیہ مین روانہ کر کے مفسدون کا قلع قمع کرا دیا۔ اس پرخطر زمانہ مین صاحب رزیڈنٹ کو گورنر بمبئی نے تار دیا کہ اگر نظام کی جانب سے امید وفاداری نہین تو ہملوگون کا کچھہ ٹھکانا نہین۔

کرنل ڈیوڈسن رزیڈنٹ نے بھی اس امر کو تسلیم کر لیا کہ اگر حضور نظام نے ذرا بھی حرکت کی (یعنی ایسے وقت مین انگریزون سے مخالفت کی) تو انگریزی قبضہ بالکل جاتا رہے گا لیکن ایک ایسے وقت مین جبکہ افضل الدولہ بہادر کو خود اپنی جان کا خوف تھا۔ انہون نے نہایت ہی استقلال اور ثابت قدمی کے ساتھہ خیر خواہی اور محبت کا ثبوت دیا اور ہندوستان مین دوبارہ انگریزی حکومت کے بانی ہوئے۔

انہین دنون چند مفسدون نے محلات مبارک اور بلدہ حیدر آباد (فرخندہ بنیاد)

مین بلوہ کرنا چاہا اور علاء الدین نے رزیڈنسی بلدہ کا محاصرہ کرلیا۔ لیکن حضور نظام نے اسکی کافی روک تھام کی اور جہان تک مفسدہ پرواز ملے انہین پکڑکر گورنمنٹ انگریزی کے حوالہ کیا۔ جب فتنہ فرو ہوا تو نواب گورنر جنرل کشور ہند نے انہین لکھا۔ ایسے نازک وقت مین حق وفاداری اور ثابت قدمی جو آپکی طرف سے ادا ہوئی ہے اسپر گورنمنٹ ہند آپکی نہایت مشکور ہے۔ اور وعدہ کرتی ہے کہ آیندہ اس وفاداری کی نسبت اور طریقہ سے بھی خوشنودی کا اظہار کرے گی۔

قدیم سکہ جو شاہ دہلی کے نام کا رائج تھا وہ حسب مشورہ نواب امیر کبیر بہادر تبدیل کیا جانا قرار پایا اور بہادر شاہ غازی کے نام کے بجاے جدید سکہ مضروب ہوا۔ ۲۴- ربیع الاول سنہ ۱۲۷۵ھ کو سکندرآباد مین ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی سلطنت پر حکومت کرنے کی خوشی مین قواعد ہوئی گویا اٹریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کے بجاے ملکہ متوفیہ ہند کی حکم حکمرانی ہوئی اور اسکے متعلق اسی روز رزیڈنسی بلدہ مین اشتہار پڑھا گیا۔ رزیڈنسی مین جو دربار ہوا اسمین شریک ہونے کے لیے گورمنٹ نظام کی جانب سے نواب شمس الامرا بہادر اور نواب مختارالملک اعظم تشریف لے گئے۔ اس کے بعد صاحب رزیڈنٹ اور افسران انگریزی نے حضور مین باریابی حاصل کی اور نواب گورنر جنرل کا خریطہ پیش فرمایا اسی سال نواب مختارالملک اور کرنل ڈیوڈسن پر جہانگیر علی نامی ایک شخص نے حملہ کیا مگر بفضلہ دونون مع الخیر بچ گئے ۱۷- جمادی الثانی ۱۲۷۷ھ کو سرکار انگریزی نے جدید عہدنامہ کی رو سے ملک شوراپور سرکار نظام کو واپس دیدیا۔ یہ ملک شوراپور کے راجہ سے ضبط کیا گیا تھا۔ اسکے ساتھ ہی رائچور۔ دوآبہ۔ دھاراسیون۔ اور نلدرگ بھی واپس ہوے۔ انہین دنون حضور عالی اور نواب مختارالملک کے درمیان بعض مفسدہ پرواز طبایع نے کشیدگی پیدا کردی۔ اور گو ذیقعدہ سنہ مذکور مین صاحب رزیڈنٹ کے کہنے سے صفائی ہوگئی لیکن اس کا سلسلہ منقطع نہ ہوا۔

۲۲ صفر ۱۲۷۸ھ کو علیا حضرت ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے نواب صاحب کو جی۔سی۔ایس۔آئی۔ کا خطاب مع تمغہ مرحمت فرمایا اور خطاب کے ہمراہ بیش بہا تحایف بہیجے۔ ان کے نام یہ ہین۔ تلوارین۔ جواہرات بیش قیمت۔ بیش قبض۔ مرصع سپر۔ طرہ۔ دستبند۔ بج بند۔ ہار۔ سر پیچ۔ جیغہ۔ کلغی۔ ان کے سوا متعدد کمخواب کے تھان اور دو شالے بھی تحایف مین شریک تھے۔ نواب صاحب کے علاوہ بعض امرا کو بھی تحایف بہیجے جو ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۷۸ھ کو حضوری مین پیش ہوے اس کے علاوہ اور چند امرا معززین کو بھی تحفہ اور تحایف سے سرفرازی ہوئی۔

جب ۱۲۷۹ھ مین عالمگیر قحط پڑا اور غلہ کا ملنا دشوار ہوا تو نواب صاحب نے اپنی رعایا کی جان بچانے کے لیے [illegible] روپیہ کا غلہ خرید کر کے تقسیم کر دیا۔ اسیطرح ۱۲۸۳ھ مین بھی غلہ منگا کر رعایا کی جان بچائی جمعیت اور لشکر کے کم مواجب لوگون کی تنخواہین بڑہا دین۔ ۱۲۸۰ھ مین مجلس مالگزاری قایم کی اور عدالتہاے بلدہ اور صرفخاص کے انتظامات مین بھی تغیر و تبدل فرمایا گویا نواب صاحب ہی جدید انتظام کے بانی ہوے

۵۔ ربیع الثانی ۱۲۸۳ھ کو اعلیحضرت قدر قدرت حضور پر نور نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ حضرت واحد النسا بیگم صاحبہ مدظلہا کے بطن سے تولد ہوے اسی سنہ مین صوبے۔ ضلع۔ تعلقے قایم ہوے اور ہر صوبہ مین صدر تعلقدار اور ہر ضلع مین اول تعلقدار کا مع دو دو تین تین ماتحتون کے مقرر ہونا قرار پایا۔ اس کے سوا ہر تحصیل مین ایک تحصیلدار مقرر ہوا۔ اکثر تعلقات قرضہ اور فوج کی تنخواہون مین ساہوکارون اور جمعداران عرب کے قبضہ مین تھے اور نواب صاحب نے رقومات کی ادائی کی سبیل کر کے ان کے قبضہ سے وہ تعلقے نکال لیے۔ اور خزانہ شاہی قایم کر کے فوج کی تنخواہ ماہ بماہ ادا کرنے کا انتظام فرمایا۔ اس وقت کل پانچ صوبے اور ۱۷ ضلع علاوہ علاقہ برار کی مقرر ہوئے تھے۔ اور ضلع مین کئی کئی تعلقے قایم کیے تھے۔

صیغہ عدالت - صیغہ چوبینہ - دار الضرب - طبابت - محکمہ صفائی - اور محکمہ تعلیمات وغیرہ وغیرہ بھی اسی زمانہ مین قایم ہوے - اور بلدہ اور اضلاع مین پولیس کا انتظام ہوا - فوج جو پہلے بیقاعدہ تھی نواب صاحب نے اسے باقاعدہ بنایا اور سیندھی شراب جو عام طور پر بلدہ مین فروخت ہوتی تھی - اسکا انسداد فرمایا -

نواب صاحب کے عہد مین مندرجہ ذیل عمارتین تعمیر ہوئین - چار محل - یا آفتاب محل مہتاب محل - تہنیت محل - افضل محل - یہ محلات علاقہ دار نواب امیر کبیر بہادر کے اہتمام سے تیار ہوے - اور کئی لاکھ روپیہ کے شیشہ آلات سے سجاے گیے - شہر مین متعدد کمانین تیار ہوئین - مکہ مسجد کے صحن مین پتھر بچھایا گیا - افضل گنج کا پل مع دروازہ تعمیر ہوا اور بازار افضل گنج آباد کیا گیا - افضل گنج کی مسجد جسے افضل المساجد کہتے ہین مع شفاخانہ افضل گنج کے تعمیر ہوئی - اسکے سوا اور بہی عمارتین بنین مگر ہمین ان کے مفصل حالات معلوم نہین ۱۲۷۵ھ مین آپ نے ٹکہی خانہ بھی قایم کیا تھا -

نواب افضل الدولہ بہادر مین قدر دانی - سلوک اور سخاوت کا مادہ بہت تھا جب تخت نشین ہوے تو انہون نے تین سو حافظ قرآن - پچہتر حافظ بخاری و مشکوۃ اور حصن حصین کے مقرر کیے - گیارہ جماعتین مولود خوانون کی رکہین اور پانچ ہزار علی غول والون کا تقرر کیا - علما اور فقرا سے انہین انس تہا - محرم مین تین لاکھ روپیہ خیرات کیا کرتے تھے - اور گیارہوین اور بارہوین مین بریانی پکوا کر مساجد مین تقسیم کراتے -

انکے زمانہ مین نہ صرف امرا اور جاگیرداروں کو خطابات اور جاگیرین مرحمت ہوئین بلکہ فقرا اور اہل حاجت بھی اس سے محروم نہ رہے - انہون نے بارہ سال ایک ماہ بیس روز حکومت کی اور بیالیس سال عمر مین ۱۳ - ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ بروز جمعہ کو راہی ملک بقا ہوے اور مکہ مسجد مین دفن کیے گیے -

انتقال کے وقت مندرجہ ذیل اولادین زندہ تہین -

اولاد

اعلیحضرت قدرقدرت نواب میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہٗ

(۱) حسن النسا بیگم صاحبہ ۲۴-ذیحجہ ۱۲۷۵ھ کو ان کا عقد نواب سر خورشید جاہ بہادر سے ہوا۔

(۲) پرورش النسا بیگم صاحبہ ۲۳ شعبان ۱۲۸۶ھ کو ان کا عقد سر آسمان جاہ بہادر سے ہوا۔

(۳) جہاندار النسا بیگم صاحبہ ۴- ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ کو انکا عقد سر نواب وقار الامرا بہادر سے ہوا۔

(۴) سراج النسا بیگم صاحبہ ۲۵ محرم ۱۲۹۶ھ کو ان کا عقد نواب آصف یاور الملک بہادر وزیر علی شاہ بادشاہ سے ہوا۔

(۵) نجم النسا بیگم صاحبہ ۹- ربیع الاول ۱۲۹۲ھ کو پیدا ہوئین ۳۰- ربیع الاول ۱۳۱۰ھ کو نواب خورشید الملک امام جنگ کے ساتھ بیاہی گئین۔

(۶) منیر النسا بیگم صاحبہ ۱۹ جمادی الاول ۱۲۸۵ھ کو پیدا ہوئین- ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو نواب مظفر جنگ بہادر سے بیاہی گئین- آخرالذکر دو صاحبزادیان حضرت اللہ رکھی بیگم صاحبہ کے بطن سے ہین ان کے سوا مندرجہ ذیل اولاد نے صغیر سنی مین انتقال کیا۔

(۱) میر اقبال علیخان بہادر- ۲۳- شوال ۱۲۷۴ھ کو پیدا ہوے اور ۱۳- صفر ۱۲۷۵ھ کو انتقال کیا- حضرت برہنہ شاہ کی درگاہ مین دفن ہین- (۲) ۱۱- ذی الحجہ ۱۲۷۵ھ کو ایک صاحبزادی نے حسین بی صاحبہ کے بطن سے تھین انتقال کیا- تاریخ ولادت معلوم نہین ۱۰- شوال ۱۲۷۶ھ کو حسین بی صاحبہ کے بطن سے صاحبزادہ پیدا ہوا- اس خوشی مین فاضل شاہ فقیر کو ۲ لاکھہ روپیہ اور ایک پالکی عطا ہوئی اور مور شاہ کو ان کے ہموزن سونا دیا گیا- ۲۰ ذیقعدہ سنہ مذکور کو رسم چلہ ادا ہونے کے بعد میر حفاظت علیخان نام رکہا گیا- ۱۲ ربیع الثانی ۱۲۷۸ھ کو ام الصبیان سے انتقال کیا۔

(۴) ۱۷- رمضان ۱۲۷۷ھ کو سالو بائی صاحبہ کے بطن سے صاحبزادہ تولد ہوا اور علی رضا خان نام رکہا گیا- ۸- ربیع الاول ۱۲۷۸ھ کو رحلت کی۔

خلد اللہ ملکہ ودام اللہ سلطنتہ

اعلیحضرت قدر قدرت نواب سر میر محبوب علیخان بہادر جی سی بی

بندگان عالی نواب افضل الدولہ بہادر کے صاحبزادے ہین ۵ - ربیع الثانی ۱۲۸۳؁ہجری کو شب مین حضرت واحد النسا بیگم صاحبہ قبلہ کے بطن سے پیدا ہوے - آپکا دودہ دو سال ۴ ماہ بعد شعبان ۱۲۸۵؁ھ مین چھٹا - ابھی آپ قریب ڈہائی سال کے ہوگئے کہ آپکے والد ماجد نواب افضل الدولہ بہادر نے انتقال فرمایا - اس وقت محل سرا اور بلدہ کے دروازے بند کردے گئے تھے جو نواب مختار الملک سالار جنگ اعظم کے حکم سے کھولے گیے اور آپکے نام سے شہر مین شاہی کی منادی کی گئی -

۱۵ - ذیقعدہ ۱۲۸۵؁ھ کو نواب افضل الدولہ بہادر مغفرت مکان کی رسم زیارت ادا ہوئی اُسی دن دوپہر کے وقت منجھلی بیگم صاحبہ کی حویلی مین تمام امراے دولت اور عہدہ دار مع مسٹر سانڈرسن رزیڈنٹ اور انگریزی افسرون کے جمع ہوے اور خرد سال حکمران کو مسند پر بٹھاکر ماتم پرسی کی نذرین پیش کین - اسکے دوسرے روز دوشنبہ کو جلوس میمنت مانوس کا دربار منعقد ہوا - اس موقع پر امراے دربار آصفیہ - صاحب رزیڈنٹ مع مسٹر فریزر ڈاکٹر بالفور - ڈاکٹر ونڈو - اور تیس جلیل القدر انگریز سردارون کے دربار مین آئے اعلیحضرت حضور پرنور سفید جامہ اور کرندار دستار زیب تن کیے ہوے اناکی گود مین محلسرا سے برآمد ہوے اور مسند پر جلوس فرمایا - حضرت بندگان عالی کے تشریف فرما ہوتے ہی نذرین پیش ہوئین اور شادیانے بجنے لگے -

بندگان حضور کی صغیر سنی کے باعث نواب مختار الملک سر سالار جنگ اعظم مدار المہام امور سلطنت انجام دینے لگے اور نواب عمدۃ الملک امیر کبیر شمس الامرا بہادر عرف منجھلے میان نائب یا کو ریجنٹ قرار پاے - ۱۰ - شعبان ۱۲۸۶؁ھ کو نہایت ہی دہوم دہام

سے تسمیہ خوانی کی رسم ادا ہوئی اور اس تقریب مین تمام ارکان دولت عہدہ داران علما اور مشائخ کو حسب مراتب خلعت وانعام سے سرفرازی ہوئی ۔ تمام شہر مین نہایت تکلف کے ساتھ روشنی کی گئی اور دفاتر سرکار عالی مین ۲ یوم کی تعطیل ہوئی۔ دوسرے روز صاحب رزیڈنٹ بہادر نے تشریف لا کر دولت برطانیہ کی جانب سے مبارکباد دی۔

۲۱- ذی الحجہ ۱۲۸۷ھ کو حضور عالی کے دونون بازوؤن مین چیچک کا ٹیکہ لگایا گیا اور انکی دوسرے سال ۷- جمادی الاول ۱۲۸۹ھ کو مولانا مولوی محمد زمان خان صاحب شاہجہان پوری سے الف ۔ بے کی ابتدائی تعلیم کا آغاز ہوا ۔ ۱۱- جمادی الثانی سنہ مذکور کو مولوی محمد مظفر الدین صاحب خوشنویس تختی لکھانے کے لیے مقرر کیے گیے۔

اسی سال ۱۰- شعبان سنہ الیہ روز چہارشنبہ کو مولوی محمد زمان خان صاحب نے سورہ الحمد اور کتاب مسمیٰ بہ جان پہچان شروع کرائی۔

۹- ذی الحجہ روز دوشنبہ کو حضور پرنور نے پہلے پہل گھوڑے کی سواری شروع کی۔

۶- ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ روز شنبہ سالگرہ مبارک کا پہلا دربار ہوا اس مین بہت سے امرا اور عمائدین کو خطاب وغیرہ سے سرفرازیان ہوئین ۔ یکم جمادی الاول ۱۲۹۱ھ کو بندگان والا مولا بخش نامی ہاتھی پر پہلے پہل سوار ہوے اور محلوت مبارک مین گشت کرتے رہے۔ اس موقع پر مولوی محمد زمان خان صاحب ۔ آپکی خواصی مین تھے ۔

۸- جمادی الثانی ۱۲۹۱ھ روز سہ شنبہ کو آپ پہلی مرتبہ پالکی مین سوار ہوے اور اسی ماہ کی ۹ تاریخ جلوس کے ساتھ پہلی دفعہ زیبا باغ (آصف نگر) تشریف لے گیے ۔ خاص انتظام کی غرض سے سڑک کے دونون جانب فوج کھڑی کی گئی تھی ۔ اس موقع پر اپنے بادشاہ کا دیدار حاصل کرنے کے لیے اس کثرت کے ساتھ تماشائی جمع ہوئے تھے کہ اس کے پہلے کبھی اس قسم کا مجمع نہین دیکھا گیا۔

وہ مبارک وقت بھی خاص طور سے قابل ذکر ہے جبکہ اعلیحضرت اپنے خدم وحشم

کے ساتھ کوہ پیکر ہاتھی پر سوار ہوکر، ۱ جمادی الثانی کو کوٹھی رزیڈنسی تشریف لے گئے۔ وہان حسب دستور سلامی سر ہوئی۔ اسکے بعد وہان سے باغ لنگم پلی تشریف لے گئے۔ اسی ماہ کی ۲۶ روز دوشنبہ کو ایک نہایت ہی قد آور ہاتھی پر بیٹھکر پہلے پہل حویلی قدیم مین رونق افروز ہوے۔

نواب ناصر الدولہ بہادر کے عہد مین جو ہیرا بطور کفالت تنخواہ فوج کنٹیجنٹ سرکار انگریزی کے حوالہ کیا گیا تھا۔ اسے سرکار عظمت مدار نے ۱۲ شعبان سنہ مذکور کو اعلیحضرت کو واپس کیا۔ ۱۱۔ رمضان روز جمعہ کو بادشاہ علی اصلاح ساز نے حضور پر نور کا ختنہ کیا۔ اس تقریب مین حضور شاہ کے ہمراہ اور چودہ لڑکون کے ختنے کئے گئے اور فی لڑکا سو روپیہ اور ایک تولہ سونا دیا گیا۔ بادشاہ علی کو ڈہائی سو (۲۵۰) اور باقی تین اصلاح سازون کو فی کس ایکسو پچیس (۱۲۵) روپیہ مرحمت ہوئے۔ ۲۵۔ ذی الحجہ کو نہایت دہوم دہام سے گل پوشی کی رسم ادا ہوئی۔

اسی سنہ مین ان رقومات کا جو سکہ چلنی سے سرکاری اور لین دین مین حساب ہوا کرتا تھا سکہ حالی سے کیا جانا قرار پایا۔ اور سکندر آباد سے واڑی تک ریلوے کا افتتاح ہوا۔

۲۲۔ محرم ۱۲۹۲ھ روز دوشنبہ کو آغا مرزا صاحب (نواب سرور الملک بہادر) حضور پر نور کو انگریزی سے ترجمہ کرانے کے لیے مسٹر کلارک کی ماتحتی مین مقرر ہوے۔ اسی سال ۲۴۔ جمادی الثانی کو اعلیحضرت پہلی مرتبہ بگی مین سوار ہوکر آصف نگر تشریف لے گیے اور ۲۵ ماہ مذکور کو حضرت دولہا بادشاہ قبلہ کی درگاہ پر جاکر ا ۱۰۱ بطور نذر مزار مبارک پر چڑہائے۔ اسکے دوسرے روز حضرت یوسف صاحب شریف صاحب قبلہ کی درگاہ پر تشریف لیجاکر ا ۱۰۱ نذر دے اور ۲۹ کو حضرت مراد شاہ قبلہ کی درگاہ مین تشریف فرما ہوکر ۱۰۱ روپیے چڑہائے۔

۲۱۔ ذیقعدہ روز دوشنبہ کو ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے اعلیحضرت بال بال بچے۔

اتفاق یہ ہوا کہ حضور پرنور بغرض تفریح بگی پرسوار ہو کر سیر کے لیے نکلے اس دن نواب اقبال الدولہ بہادر کی نشست تھی۔ مگر نواب سلطان الملک بہادر کے ناسازی مزاج کی باعث وہ نہ آسکے اور نواب محتشم الدولہ بہادر اور مسٹر کلارک بندگان عالی کی پیشی مین بیٹھے نواب مستحکم جنگ خواصی کی گاڑی مین تھے۔ نواب صمصام الدولہ بہادر کے جلوخانہ کے قریب یکایک گھوڑے بگڑے اور تالاب میر جملہ کی طرف بے تحاشہ گاڑی لیکر بھاگے۔ کوچمین راستہ مین گر گیا۔ اور گاڑی کا پول بھی ٹوٹ گیا۔ اس سے ایک طرح کی خوفناک حالت پیدا ہوگئی لیکن سنگور نامی حبشی نے جو مقدم جنگ جمعدار عرب کے علاقہ کا تھا گھوڑے کے پیر پر تلوار ماری جسکی وجہ سے دائرہ میر کے قریب گھوڑے رکے اس سے حضور پرنور اور آپ کے اتالیقون کو کسی قسم کا صدمہ نہین پہونچا اور بندگان عالی نواب محتشم الدولہ کی گاڑی مین سیر کرتے ہوے ایوان شاہی مین داخل ہوئے۔

اس سنہ مین بندگان والا پرنس آف ویلز (موجودہ شہنشاہ ہند) سے ملاقات کے لیے بمبئی جانے والے تھے لیکن ناسازی طبع کے باعث آپکے بجاے نواب سر سالار جنگ اعظم نے بمبئی مین شہزادے کا خیر مقدم کیا۔ شہزادہ ویلز والا تبار نے اعلیحضرت کے لئے نواب صاحب کو بہت سے تحفے دے اور اظہار شوق فرمایا۔ اسی سنہ مین ۶ ذی الحجہ کو مولوی محمد زمان خان صاحب اُستاد اعلیحضرت، ایک مہدوی پٹھان کے ہاتھ شہید ہوے۔ ۲ محرم سنہ ۱۲۹۳ھ کو انکے چھوٹے بھائی مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب حضور کی استادی کے لیے مقرر ہوے۔ ۲۲ رمضان سنہ الہ کو آپ نے قرآن شریف ختم کیا اس تقریب مین لایق اُستاد کو جواہر اور جوڑے سے سرفرازی ہوئی اور ہم مکتبون کو بھی جوڑے دے گیئے۔

۲۰ ذیقعدہ سنہ الہ کو نواب رشید الدین خان امیر کبیر نواب مختار الملک اعظم اور راجہ نرنیدر بہادر بہ قصد روانگی دہلی یاترا کے طور پر حسین نقا بائی کے باغ مین

تشریف لے گیے اور مغرب کے ۵ بجے حضور پرنور مع حضرت والدۃ النسا بیگم صاحبہ باغ
مین تشریف فرما ہوے۔ اور ۲۱ ماہ مذکور روز جمعہ کو علاوہ متذکرہ بالا امرا کے نواب
لایق علیخان بہادر۔ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر اور نواب بشیر الدولہ بہادر
بھی ہمرکاب تشریف لے گیے۔ حضرت بیگم صاحبہ اسپیشل مین عقب کے ڈبہ مین تھین
۲۴ کو پونا پہونچے۔ اور ۴۔ ذی الحجہ روز پنجشنبہ کو دہلی مین داخل ہوئے۔ ۷ ماہ مذکور کو
حضور پرنور نے مع رزیڈنٹ صاحب اور نواب مختار الملک اعظم کے نواب گورنر جنرل
ہند سے ملاقات فرمائی۔ ۱۰۔ تاریخ کو دربار عید منعقد ہوا۔ اور موافق معمول ہمراہیون نی
نذرین پیش کین۔ ۲۱۔ تاریخ کو دہلی سے روانہ ہوکر ۲۷۔ روز شنبہ کو ایک بجے دن کے
داخل بلدہ ہوئے۔ بندگان حضور کی سواری جلوس کے ساتھ ایوان شاہی مین لائی گئی
خواصی مین نواب مختار الملک اعظم اور نواب رشید الدین خان وقار الامرا بہادر تھے۔
اسی سنہ مین کلارک صاحب کے برادر جو اسی نام سے موسوم تھے اور جنھین
سرکار عالی سے استحکام الدولہ کا خطاب دیا گیا تھا اعلیحضرت کی تعلیم کے لیے مقرر ہوے
۱۸۔ محرم سنہ ۱۲۹۴ھ کو آفتاب محل مین انگریزی دربار ہوا اور وہان رزیڈنٹ حیدرآباد
نے حضور مین ایک تمغہ پیش کیا اور پانچ تمغہ نواب امیر کبیر بہادر۔ نواب سر خورشید جاہ
بہادر۔ نواب محتشم الدولہ بہادر۔ نواب مکرم الدولہ بہادر اور نواب اقبال الدولہ
بہادر کو مرحمت ہوے۔
۲۱۔ ماہ ربیع الاول سنہ مذکور کو نواب عمدۃ الملک شمس الامرا امیر کبیر بہادر کو ریجنٹ
کا انتقال ہوا تو ۲۰۔ رمضان کو صبح کے وقت آفتاب محل مین انگریزی دربار منعقد ہوا اور
نواب وقار الامرا۔ امیر کبیر رشید الدین خان بہادر نائب حضور مقرر ہوے۔
۱۰ ذی الحجہ کو دربار عید الفطر منعقد ہوا جس مین خطابات وغیرہ سے سرفرازیان ہوئین
۴ رجب سنہ ۱۲۹۵ھ روز شنبہ کو خلوت مین انگریزی دربار ہوا۔ جس مین دلاور النسا بیگم صاحبہ

(محل نواب ناصر الدولہ بہادر) کو صاحب رزیڈنٹ نے امپیریل آرڈر آف دی کراؤن آف انڈیا (طبقہ شاہی تاج ہند) کا تمغہ پیش کیا۔ ۲۹۔ ذیقعدہ کو سراج النسا بیگم صاحبہ (صاحبزادی نواب افضل الدولہ بہادر) کی رسم سگنی نواب آصف یار الملک وزیر علی بادشاہ سے ادا کی گئی اور ۱۹ محرم ۱۲۹۶ھ کو شادی ہوئی۔ پندرہ ۱۵ رمضان ۱۲۹۶ھ کو بندگان حضور نے پہلا روزہ رکھا۔ اور آپ کے ساتھ اور چودہ ۱۴ لڑکوں نے روزے رکھے رسوم بڑی دھوم دھام سے ادا ہوئی۔

سلخ جمادی الثانی ۱۲۹۷ھ روز چہارشنبہ کو مسٹر کلارک کی جگہ مسٹر ڈیوڈسن اعلیحضرت کی تعلیم کے لیے منصرم اُستاد مقرر ہوے۔ مگر ۴ شوال کو انہوں نے وفات پائی اس لئے ۲۳ ماہ مذکور کو ان کی جگہ منصرمانہ طور پر مسٹر کرون کو ملی۔ اسی سنہ مین بحکم سرکار انگریزی ممالک محروسہ سرکار عالی مین افیون کی کاشت بالکل موقوف ہوئی۔

۱۰۔ جمادی الثانی ۱۲۹۸ھ روز دوشنبہ کو وینس صاحب کی جگہ دوبارہ کلارک صاحب بندگان حضور کے اُستاد مقرر ہوے اسی سنہ مین ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر پہلی مردم شماری کی گئی۔ ۲۱ ذیقعدہ ۱۲۹۹ھ کو حضور پرنور نے نواب افسر الملک بہادر سے گھوڑے پر انگریزی قواعد سیکھنا شروع کی۔ اسی سنہ مین نواب رشید الدین خان بہادر شمس الامرا امیر کبیر نائب حضور نے انتقال کیا اسی سنہ مین حضور پرنور لندن جانے کو تھے مگر بعض وجوہ سے یہ ارادہ ملتوی رہا۔

۲۵ صفر ۱۳۰۰ھ روز دوشنبہ کو اعلیحضرت نواب مختار الملک اعظم مدار المہام۔ نواب اقبال الدولہ وقار الامرا بہادر۔ اور نواب امام جنگ بہادر گلبرگہ ہوتے ہوئے اورنگ آباد تشریف لے گیے اور دونوں مقاموں پر انتظامی امور کو ملاحظہ فرمایا۔ نواب بشیر الدولہ بہادر۔ اور راجہ نریندر بہادر پیشکار اس موقع پر مقامی انتظام کے لیے مقرر ہوے تھے۔ ۱۷۔ ربیع الاول کو دن کے ۴ بجے اعلیحضرت مع ہمراہیان اورنگ آباد سے داخل بلدہ ہوے

اسی شب کو آپکی تشریف آوری کی خوشی مین بلدہ مین عموماً اور چار مینار پر خصوصاً روشنی کیگئی۔

۲۹- ربیع الاول کو نواب مختار الملک اعظم نے وفات پائی جس سے بندگان حضور کو سخت رنج ہوا۔ یہان تک کہ آپ اس غم کو ضبط نہ کر سکے اور اپنے لایق وزیر کے غم مین اشک ریز ہوے۔ نواب صاحب کے خدمات، آپ نے منصرمانہ طور پر راجہ نرندر بہادر پیشکار کو سپرد کیے۔

۳- رمضان سنہ مذکور کو نواب آغا مرزا سرور جنگ بہادر حضور پر نور کی تعلیم کے لیے مولوی مسیح الزمان خان صاحب کے بجاے مقرر ہوے۔ یکم شوال کو صاحبزادی نظام النسا بیگم صاحبہ پیدا ہوئین صاحبزادی صاحبہ آپکی سب سے بڑی اولاد تھین اس خوشی مین امراے دولت کی جانب سے ایکسو ایک ما نجھے بارگاہ خسروی مین داخل ہوے اور کئی دن تک جشن کا سلسلہ جاری رہا۔

۱۶- صفر ۱۳۰۱؁ روز دوشنبہ کو اعلیحضرت حضور پر نور بغرض ملاقات لارڈ رپن ویسراے و گورنر جنرل ہند کلکتہ تشریف لے گیے نواب امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر۔ نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ بہادر۔ نواب شمس الملک بہادر۔ راجہ نرندر بہادر پیشکار و منصرم مدار المہام۔ نواب میر لایق علیخان بہادر عماد السلطنتہ۔ نواب میر سعادت علیخان بہادر شجاع الدولہ۔ مہاراجہ راجہ کشن پرشاد بہادر۔ نواب صمصام الملک بہادر۔ نواب افسر الملک بہادر۔ نواب محبوب یار جنگ بہادر۔ نواب مستحکم جنگ بہادر۔ نواب اکرام جنگ بہادر۔ اور حکیم وزیر علی صاحب وغیرہ وغیرہ بندگان عالی کے ہمراہ تھے۔ نواب تہنیت یاور الدولہ بہادر انتظام محلات اور عنایت حسین خان بہادر کوتوال انتظام بلدہ کے لیے متعین تھے۔ کلکتہ مین آپ کی تشریف آوری کا خاص انتظام کیا گیا تھا۔ اور اہل کلکتہ کو آپکی آمد آمد سے ازحد مسرت تھی چنانچہ انجمن مسلمانان کلکتہ نے آپ کی خدمت مین ایک تبریک نامہ بھی پیش کیا تھا۔ حضور ویسراے ہند سے ملاقات فرمانیکے

بعدہ آپ نے کلکتہ کی نمایش ملاحظہ فرمائی اور چند روز کے بعد عازم وطن ہوے۔ ۹ ربیع الاول
کو گلبرگہ پہونچے اور بعد زیارت گلبرگہ محبوب شاہی بل کا بنیادی پتھر رکھا۔ روز جمعہ ۱۱ ماہ
مذکور کو داخل بلدہ ہوے۔ اس دن شہر خوب اراستہ کیا گیا تہا اور شب کو روشنی بھی
ہوئی تھی۔ اعلیحضرت نے بنفس نفیس منصور ہاتھی پر سوار ہو کر روشنی ملاحظہ فرمائی۔
۲۔ ربیع الثانی کو بندگان حضور نے کریم الدین شاہ صاحب سجادہ نشین درویش
علی شاہ قادری۔ سید جمال الدین شاہ صاحب قادری۔ رحیم الدین شاہ صاحب قادری
سید مسکین شاہ صاحب اور لچھمن شاستری وغیرہ وغیرہ کو یومیہ کی سند عنایت فرمائی۔
۴۔ تاریخ کو ہز اکسلینسی لارڈ رپن گورنر جنرل ہند حضور انور کو باقاعدہ طور پر مسند نشین کرنے
کے لیے داخل بلدہ ہوے۔ ۵۔ تاریخ کو جلوس میمنت مانوس کی اطلاع بذریعہ جریدہ
غیر معمولی شایع ہوئی۔ ۶ تاریخ روز دوشنبہ کو لاٹ صاحب حضور انور سے ملاقات
کرنے آفتاب محل مین تشریف لاے اعلیحضرت نے دروازہ تک ان کا استقبال کیا۔
۷۔ کو بندگان حضور مسند نشین ہوئے اسی روز ۱۰ بجے دن کے آفتاب محل مین انگریزی
دربار منعقد ہوا۔ امراے دولت آصفیہ اور افسران انگریزی حاضر دربار تھے۔ لاٹ صاحب
نے حکمران کرنے کے بعد کرچ مع پیٹی (بگلوس) سات راس گھوڑے۔ ایک گھڑی۔
ایک دوربین۔ ایک نقروی گلدستہ۔ کانچ کے چند درخت اور اور چیزین حضور مین نذر گذرانین
اور بعض دیگر امراء کو بھی تحائف مرحمت فرمائے۔ لاٹ صاحب کی تقریر حسب ذیل ہے۔
"اے حضور نظام مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ۔ آج کے روز اس موقع پر حضور ملکہ معظمہ
قیصر ہند کے طرف سے آپکو ریاست کے اقتدارات و اختیارات سپرد کرنے کی خدمت
بجا لانے مین مجھکو کمال درجہ کی خوشی حاصل ہوئی۔ چند ہفتہ کے پیشتر جبکہ آپ نے مجھ سے
نہایت خواہش کے ساتھ اس رسم کے ادا کرنے کے لیے حیدرآباد آنیکی درخواست
کی تو مجھکو بھی آپکی درخواست کے منظور کرنے کی پوری خواہش ہوئی کیونکہ آپ کی

درخواست سے آپکی وہ محبت وصداقت جو برٹش گورمنٹ کے ساتھ ہے ظاہر ہوتی تھی -
مین یقین کرتاہون کہ مین پہلا ہی ویسرائے ہون جسے حیدرآباد آنے کا اتفاق ہوا ہے
اور میرا یہان آنا صرف اس بات کو ظاہر نہین کرتا کہ اس ریاست عظمی اور برٹش گورمنٹ
کے درمیان نہایت مضبوط دوستانہ روابط ہین - بلکہ اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ حضور
ملکہ معظمہ کو آپ کی خیرخواہی وخوش دلی کا نہایت خیال ہے - اور اس مین وہ پوری پوری
دلچسپی لیتی ہین - آپکے طفولیت کے زمانہ دراز مین آپکی اور آپکے رعایا کی خوش نصیبی
کا باعث تہا کہ ایک ایسا شخص انتظام ریاست پر مامور تھا - جو ہندوستان کے منتظمون مین
اعلے درجہ رکھتا تھا - اسکی دانائی اور اسکی لیاقت اور اسکی وفاداری آپ کے ساتھہ بہت
بڑھی ہوئی تھی - آپکے طفولیت کے زمانہ مین بہت سی سخت مشکلین اس کے درپیش
آئین لیکن باوجود اسکے اسنے ان پر غالب ہوکر اس کامیابی کے ساتھ امور ریاست
کو سرانجام دیا ہے کہ جسکی وجہ سے وہ آپکی اور گورمنٹ آف انڈیا کی شکرگزاری کا پورا
مستحق ہے - سالارجنگ نے آپکے زمانہ طفولیت مین ریاست کے انتظام مین بہت
کچھ اصلاحین کین آمدنی کو بڑہایا اور جان ومال کی حفاظت کا بندوبست کیا - یہان تک
کہ اپنے مرنے کے وقت بھی اصلاحات کو سوچ رہے تھے مجھکو امید تھی کہ جب
آپ مسندنشین ہونگے تو وہ اپنے کامل تجربہ سے آپ کے معین رہین گے اور سرگرمی
کے ساتھہ آپکی خدمت بجالائین گے - لیکن خداے تعالی کو یہ بات منظور نہ تھی اور ایسے
وقت پر انہین دنیا سے اٹھالیا جبکہ آپکو ان کی مدد کی ضرورت بلکہ اشد ضرورت تھی
اس مسرت انگیز موقع پر ان کی عدم موجودگی سخت رنج وافسوس کا باعث ہے - اگرچہ
وہ خود زندہ نہین ہین لیکن ان کی کارروائیان باقی ہین جنہین مین امید کرتا ہون کہ
آپکے وزرا وسعت دین گے - اور ان کی توسیع کو اپنا فرض منصبی سمجہین گے مین چند
کلمے نصیحت کے آپکو دوستانہ کہتا ہون اور وہ یہ ہین کہ آپ اپنی مالگزاری کو دیکہین -

کیونکہ مالگزاری کا اچھی حالت مین نہ ہونا ریاست کی تباہی کا باعث ہے اگرچہ ہر جگہ کی یہی حالت ہے لیکن خاص کرکے ہندوستان مین جہان مالگزاری کا عمدہ انتظام نہین ہے اور اس سے بے پروائی سے کام لیا جاتا ہے تو سنگین ٹیکس مقرر کرنے پڑتے ہین۔ اور پھر رفتہ رفتہ افلاس بڑہتا جاتا ہے اور رعایا تباہ ہوتی جاتی ہے اور اسکے بعد زیادہ سود پر قرضہ لینا پڑتا ہے اور آخر مین دیوالہ نکلتا ہے۔ اسلیے مناسب کفایت شعار منصفانہ ٹیکس لازم ہے۔ کیونکہ وہ رعایا کی آسودگی اور دولت کی ترقی کا باعث ہین۔ مالگزاری کا عمدہ قاعدہ ہندوستان مین عمدہ گورمنٹ کی بنیاد ہے اور بغیر اوسکے حاکم کو راحت اور آرام نہین رہتا۔ اور لوگ مفلس و قلاش ہو جاتے ہین۔

اسکے بعد مین امید کرتا ہون کہ آپ ہمیشہ عدل و انصاف کے پابند رہین گے اور اُنکی پوری پوری نگرانی کرین گے۔ آپکو جاننا چاہیئے کہ ریاست مین جو پولٹیکل افیسر ایسے ہونا چاہیئے کہ جن کا دامن بدگمانی سے بالکل پاک و صاف ہو اور وہ بلا کسی کی رعایت کے اپنی خدمت بجا لائین۔ ایسے لوگون سے رعایا حاکم کے نسبت وفادار ہوتی ہے اور ہمسائے مستعجب ہوتے ہین حقیقت مین عدل و انصاف تاج شاہی کا ایک چمکدار جوہر ہے۔ اور مین امید کرتا ہون کہ آپ اس جوہر کو ہمیشہ تابان و درخشان رکھین گے۔

اے حضور نظام آپکو ایک بڑا اور سخت کام درپیش ہے کیونکہ آپ تقریباً ایک کروڑ آدمیون کے فرمانروا ہین جن کی فلاح و بہبودی آج سے آپکی عقلمندی آپکی جفاکشی اور آپکی انکساری پر منحصر ہے۔ مین آپکو عاجزی کے ساتھ کہتا ہون کہ ظاہری شان و شوکت کا جو چند روزہ ہے خیال نہ کرین۔ مال و دولت پر جو چو طرف سے آپکو گھیرے ہوئے ہین گھمنڈ نہ فرماوین اور لوگون کی چاپلوسی اور خوشامد کی پروا نہ کرین۔ آپ کا ملک نہایت وسیع آپ کی آمدنی بہت زیادہ اور آپ کی رعایا کثیر التعداد ہے۔ لیکن باوجود اس کے آپکو چاہیئے کہ ان مین کسی چیز کو آپ اپنا فخر کا باعث نہ ٹھہرائین آپ ہنوز نوجوان ہین۔

اسلیے نوجوانی کے خواہشات چوطرف سے آپ پر زور ڈالین گے لیکن آپکو لازم ہے کہ ان سے مغلوب نہ ہون اور ہمیشہ ان سے محترز رہین - آپکو بہت سے عمدہ کام اور عمدہ اغراض در پیش ہین اگر آپ دیسی رئیسون مین ناموری پیدا کرنا چاہین تو ضرور ہے کہ ریاست کا عمدہ انتظام اور رعایا کی آسودگی کو ہمیشہ مدنظر رکھین - آپکی رعایا کی وفاداری کو جو آپ کے گھرانے کے نسبت قابل تعریف ہے نہ صرف قایم رکھنا آپکا کام ہے بلکہ بمرور ایام اور اسکو مستحکم کرتے جائین - آپکو یاد رکھنا چاہیے کہ آپکی رعایا کی حفاظت کچھ اس لیے آپکے سپرد نہین ہوئی ہے کہ اس سے آپ بے پروائی کرین اور اسکو اپنی مفاخرت کا ذریعہ بنائین بلکہ اس لیے سپرد ہوئی ہے کہ آپ ہمیشہ اس کا خیال رکھین کیونکہ رعایا کی مرفہ الحالی آپکی سچی خوشی کا باعث ہوگی - اور ان کی آسودگی مین آپ کی حفاظت رہیگی -

آپکے آگے کچھ کام کم نہین ہے اس لیے آپکو لازم ہے کہ ایسی لہو لعب مین آپ مشغول ہون جو آپ کے شایان نہین - بلکہ آپ اپنے اباواجداد کے طریقہ پر چلین اور ان کی کارروائیون کو اپنا دستور العمل بنائین - اور اس بات کا ہمیشہ خیال رکھین کہ جب آپ اپنے اباواجداد سے متصل ہون تو لوگ آپکی نسبت یہی کہین کہ انہون نے نہایت عمدہ ریاست کی اور اپنی رعایا کو نہایت آسودہ حال چھوڑا - اس اہم کام مین جو قابل امتحان ہوگا - مین وعدہ کرتا ہون کہ ملکہ معظمہ کی گورمنٹ آپکو پوری پوری مدد دے گی - کیونکہ ملکہ معظمہ کی گورمنٹ کا خاص منشا یہ ہے کہ اس ریاست کو اور نیز دوسرے دیسی ریاستون کو عمدہ انتظام اور اچھی آسودگی کی حالت مین دیکھے جس حد تک ہم آپکو مدد دے سکتے ہین اوس کا حاصل کرنا خود آپکے اختیار مین ہے - اندنون برٹش پالیسی کا منشا یہی ہے کہ ہندوستان کے دیسی ریاستون کی حفاظت کرے کیونکہ ان ریاستون کا وجود میرے نزدیک انگریزی انٹرسٹ کے لیے نہایت مفید ہے آپ کی گورمنٹ بہت مضبوط اور باضابطہ - آپ کی آمدنی کا انتظام عمدہ آپ کے ٹکس منصفانہ طور پر آپکے امرا وفادار اور آپ کی رعایا آسودہ ہونی چاہیے -

اے حضور نظام آج مین جس بادشاہ کی طرف سے نیابت کر رہا ہون اسکی خاص آرزو یہی ہے جو مین نے بیان کی ملکہ معظمہ نہایت دلچسپی کے ساتھ آپکے نگران حال رہین گی آپ انہین نا امید نکرین۔

اب اے میرے دوست جو کام میرے لیے باقی رہا ہے وہ یہ ہے کہ مین آپ کو اس مسند پر بٹھاؤن اور اپنی دلی امید کا اظہار کرون اور دعا کرون کہ خداے تعالے آپکو مبارک کرے اور آپ کا مددگار رہے آپکی حکومت کو کامیاب اور آپکی عملداری کو معزز و ممتاز فرمادے اور وہ اسی طرح سے کہ آج کے وعدے تمام سچے ہون اور آپ کی رعایا کی آیندہ نسلین آپکی حکمرانی کے دنکو آپ کی ریاست کی تاریخ مین ایک با فروغ حسن کا آغاز سمجھین گے

اسی تاریخ ۳ بجے دنکے خلوت مبارک مین مغلیہ دربار ہوا سواے نواب سر آسمان جاہ کے تمام امراے دولت حاضر دربار تھے۔ نواب منیر الدولہ میر لایق علیخان کو خدمت نیابت دیوانی کا خلعت مرحمت ہوا اور بندگان عالی نے اپنے ہاتھ سے جواہر عطا کیے۔ اسی دربار مین ۱۷ امرا صاحب خطاب کیے گیے۔ جنکو کل پیران کے مکان مین لارڈ رین بہادر کو ڈنر دیا گیا جس مین امرا دولت آصفیہ اور عہدہ داران سرکار عظمت مدار شریک تھے ۸۔ کو اعلیحضرت کی تعلیم کا روزنامچہ لکھا جانا موقوف ہوا۔ اُس وقت تک مندرجہ ذیل حضرات کو آپکی استادی کا فخر حاصل ہوا۔

مولوی محمد زمان خان صاحب شہید۔ مولوی حاجی انوار اللہ خان صاحب بہادر۔ مولوی محمد مسیح الزمان خان صاحب۔ نواب آغا مرزا سرور جنگ بہادر۔ حافظ نور الدین خان۔ محبوب نواز جنگ بہادر۔ محمد مظفر الدین خان۔ مرزا نصر اللہ خان دولت یار جنگ بہادر۔ کپتان کلارک اور انکے بھائی کرائو نصاحب ہاڈسن صاحب وغیرہ وغیرہ۔

مندرجہ ذیل امرا کو بندگان حضور کی مصاحبت کا افتخار حاصل ہوا۔

نواب امیر کبیر شمس الامرا سر خورشید جاہ بہادر۔ نواب عمدۃ الملک بشیر الدولہ سر آسمانجاہ بہادر

نواب اقبال الدولہ سروقار الامرا بہادر - نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر وغیرہ وغیرہ -

مندرجہ ذیل امرا و عہدہ دار کو اعلیحضرت کے اتالیق ہونے کا شرف حاصل ہوا -

نواب فرخندہ یار جنگ شہسوار جنگ بہادر - نواب اقبال یار جنگ بہادر - نواب فیروز یار جنگ معز زیار جنگ بہادر - نواب صدر الدین خان شرف یاب الملک نواب مستحکم جنگ بہادر - نواب محبوب یاور الدولہ - اکرام جنگ بہادر - نواب افسر الملک بہادر - نواب محبوب یار جنگ بہادر وغیرہ وغیرہ

سلخ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو سرور نگر مین کونسل آف اسٹیٹ منعقد ہوئی جس مین بندگان عالی نے بنفس نفیس تقریر فرمائی اور کونسل کے میر مجلس ہوے - اسی زمانہ مین راجہ یان سمستان کو بتقریب دربار حکمرانی جواہر اور جوڑے مرحمت ہوے - ۲ - جمادی الاول روز شنبہ کو مغرب کے وقت سرور نگر مین آپکو سوئے ہضمی کی شکایت ہوئی جسکی وجہ سے ہر خاص و عام کو تشویش پیدا ہوگئی مگر ڈاکٹر بومنٹ رزیڈنسی سرجن کے علاج سے خدا نے دو روز کے بعد صحت عطا فرمائی -

۲۳ - ماہ مذکور جمعہ کے روز دربار نوروز منعقد ہوا جس مین ۲۸ صاحبون کو خطابات عطا ہوئے اور نواب منیر الدولہ مختار الملک بہادر ثانی - شجاع الدولہ منیر الملک بہادر - راجہ نرندر بہادر پیشکار - نواب اقبال الدولہ سروقار الامرا بہادر - اور نواب امتیاز الدولہ بہادر وغیرہ وغیرہ امرا کو جواہر سے سرفرازی ہوئی - اسی مہینے کی ۲۷ کو بندگان حضور نے نواب سر آسمان جاہ بہادر کو جواہر اور نواب آصف یاور الملک بہادر کو جواہر اور ۲۵ - ہزار روپیہ سالانہ کی جاگیر مرحمت فرمائی - ۲۸ - رجب روز دوشنبہ کو آپ مع مدار المہام اور بعض خاص امرا کے شکار کھیلنے کے لیے ابراھیم پٹن تشریف لے گئے - اور چھہ روز بعد مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے ۱۶ شعبان کو آپ مع مدار المہام اور رزیڈنٹ حیدرآباد دوبارہ شکار کھیلنے کے لیے سیلو آرم تشریف لے گئے - یکم شوال کو دربار عید مین ۸ - امرا و صاحب خطاب ہوے - اور اسی سنہ مین فارسی کے بجائے کل دفاتر کی زبان اُردو قرار پائی -

٢- ربیع الثانی ١٣٠٢ھ کو نظام گارنٹیڈ اسٹیٹ ریلوے کمپنی کے ہاتھہ فروخت ہوئی -
٦ ماہ مذکور کو سالگرہ کے دربار مین ١٨ صاحبون کو خطاب مرحمت ہوا - اسی مہینے کی ١٩ روز پنجشنبہ کو افضل محل مین انگریزی دربار منعقد ہوا جس مین صاحب رزیڈنٹ نے حضور پرنور کو جی - سی - ایس - آئی - کا خطاب اور اسٹار آف انڈیا کا تمغہ گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے مرحمت فرمایا - اسکے سوا طلائی ہار - چمپا کلی مرصع - تصویر ملکہ معظمہ وکٹوریہ فیتہ ریشمی برنگ نیلگون مع تصویر ملکہ معظمہ وکٹوریہ وغیرہ اشیا پیش کین دوسرے روز اس خطاب کی خوشی مین مغلئی دربار منعقد ہوا اور چار امرا کو خطاب عطا ہوے -

٨- رجب سنہ مذکور روز جمعہ کو حضور پرنور بغرض شکار کرنال (دکن) روانہ ہوئے - نواب مختار الملک میر لایق علیخان بہادر - نواب افسر الملک بہادر - اور نواب محبوب یار جنگ بہادر ہمرکاب تھے - شکار بہت پرلطف رہا ٢٢ تاریخ روز جمعہ کو صبح کے ٦ بجے مع محلات بذریعہ اسپیشل ٹرین بلدہ سے نیلگری روانہ ہوے نواب مختار الملک بہادر مدار المہام راجہ مرلی منوہر بہادر - نواب محبوب یار جنگ بہادر - نواب محبوب یار الدولہ بہادر - نواب اقبال یار جنگ بہادر - نواب قادر جنگ بہادر - نواب افسر الملک بہادر - شریک سفر تھے ٢٢- شعبان کو نواب سر آسمان جاہ بہادر حسب الطلب نیلگری گیے اسی سفر مین بعض پولٹیکل پیچیدگیان پیدا ہو گئی تہین - مگر الحمد للہ کہ ١٦- رمضان کو سب کے سب مع الخیر داخل بلدہ ہوئے - اسٹیشن سے خلوت مبارک تک سواری کے ساتھہ نظام والنٹیر فوج برقہ کا کام دے رہی تھی -

اسی سنہ مین صدر المہامان کے بجائے معین المہامیان قایم ہوئین اور بندگان حضور نے عدالت العالیہ ملاحظہ فرمائی -

یکم محرم ١٣٠٣ھ کو "مجلس انتظام صرف خاص" کے نام سے ایک مجلس قایم ہوئی -
٢٤ جمادی الاول روز دوشنبہ کو صبح کے ٨ بجے اعلیحضرت بندگان عالی مع مسٹر کاڈری

رزیڈنٹ۔ نواب مختار الملک مدار المہام اور نواب سر خورشید جاہ بہادر وغیرہ کے لارڈ ڈفرن گورنر جنرل کشور ہند کی ملاقات کے لیے مدراس روانہ ہوے۔ حضور موصوف کی غیر موجودگی مین انتظام مملکت کے لیے نواب سر آسمانجاہ بہادر اور نواب منیر الملک بہادر انجام دیتے رہے۔ یکم جمادی الثانی روز دو شنبہ کو دن کے ۱۱ بجے مراجعت فرماے بلدہ ہوئے

سلخ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ روز سہ شنبہ کو صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر پیدا ہوے۔ اس خوشی مین تمام ممالک محروسہ سرکار عالی مین تعطیل دی گئی۔ اسی سنہ مین اعلیحضرت بغرض افتتاح بجواڑہ لین ضلع ورنگل تشریف لے گیے۔

۲۸ صفر ۱۳۰۴ھ کو لارڈ ڈفرن گورنر جنرل ہند بندگان حضور کی ملاقات کو تشریف لائے۔ انگریزی دربار ہوا اور شب کو لاٹ صاحب کے اعزاز مین ڈنر دیا گیا۔ ۲۷ ربیع الثانی کو اعلیحضرت نے کرنل مارشل کو اپنا معتمد پیشی مقرر کیا۔ اس کے دو مہینے بعد ۲۷ جمادی الثانی کو جشن نوروز کے دربار مین ۱۰۸ اصحاب کو خطابات سے عزت افزائی کی گئی۔

۲۴ رجب سنہ مذکور کو نواب مختار الملک میر لایق علیخان بہادر نے خدمت وزارت سے استعفا دیا۔ اور بندگان حضور نے بہ نفس نفیس کام انجام دینا شروع کیا۔ اسی سال نواب سر آسمان جاہ بہادر اور نواب شمس الملک ظفر جنگ بہادر اعلیحضرت کی جانب سے ملکہ معظمہ وکٹوریہ کی جوبلی مین شریک ہونے کے لیے لندن روانہ ہوے۔ بندگانعالی نے ۸ ذیقعدہ سنہ الہ کو لندن ہی مین بذریعہ تار نواب آسمان جاہ بہادر کو اپنا وزیر مقرر کیا۔

۲۱ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ کو سالگرہ کے دربار مین ۹ صاحبون کو خطابات مرحمت ہوے اور اسی مہینے کی ۲۴ کو ۲۲ امرا صاحب خطابات کیے گئے۔ ۷ ذیحجہ کو حضرت دلاور النسا بیگم صاحبہ (محل نواب ناصر الدولہ بہادر) نے انتقال کیا۔

۱۳۰۶ھ کے واقعات مین ۲۰ جمادی الاول کو ہز رائل ہائنیس ڈیوک و ڈچیس آف کناٹ کی تشریف آوری بھی قابل ذکر ہے کیونکہ وہ نہ صرف حیدرآباد کی سیر کے لیے تشریف

لائے تھے بلکہ اُن کا مدعا یہ بھی تھا کہ ہندوستان کے سب سے بڑے والی ریاست سے ملاقات کرین - کرنل مارشل جو حضور کے معتمد پیشی تھے وہ اُسی سنہ مین علحدہ ہوکر پنجاب روانہ ہوے - راجہ نرندر بہادر پیشکار اور نواب مختار الملک میر لائق علیخان بہادر مدار المہام نے اسی سنہ مین وفات پائی -

سنہ ۱۳۰۷ھ کے واقعات مین سب سے زیادہ اہم واقعات ہز رایل ہائینس پرنس البرٹ وکٹر کی تشریف آوری اور ایکسو سال کے لیئے معدنیات کا ٹھیکہ اور ٹانگہ کا مقدمہ وغیرہ وغیرہ ہین - نواب منیر الملک بہادر (خلف دوم سر سالار جنگ اعظم) نے اسی سال مین قضا کی ۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کو دربار سالگرہ مبارک مین ۴۰ - امیرونکو خطابات سے سرفرازی ہوئی اور ۲۸ - ذیقعدہ کو بندگان حضور شکار کھیلنے وقار آباد تشریف لے گیے -

یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۰۹ھ روز دو شنبہ کو ایوان سیف آباد مین مسٹر جیکب کے ہیرہ کے مقدمہ مین بذریعہ کمیشن اعلیحضرت کا بیان قلمبند ہوا - ۲ - رجب سنہ ۱۳۱۰ھ کو بجاے کونسل آف اسٹیٹ کے کبنٹ کونسل (مجلس وزرا) قایم ہوئی اور اسی سال قانونچہ مبارک حصّہ اوّل و دوم شایع کیا گیا ۲۱ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ کو لارڈ وین لاک گورنر مدراس تشریف لاے اس مہینہ کی ۲ کو سالگرہ مبارک کے دربار مین ۷۵ - امرا و صاحب خطاب کیے گیے - چونکہ نواب سر آسمانجاہ بہادر نے بوجہ علالت ۶ ماہ کی رخصت لی تھی اس لیئے ۶ جمادی الاوّل کو نواب سر وقار الامرا بہادر مدار المہام مقرر ہوے -

۷ - جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو دربار سالگرہ مبارک مین ۳۷ - اصحاب کو خطابات عطا ہوے - اور چند معززین کو جواہر سے سرفرازی ہوئی - اور ۱۴ - نویجہ کو حالی سکہ کے بجاے چرخی سکہ رایج فرمایا - ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۳ھ کو لارڈ الگجن گورنر جنرل ہند نے حیدر آباد تشریف لاکر بندگان عالی سے ملاقات فرمائی - ۱۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۴ھ کے انگریزی دربار مین نواب وقار الامرا بہادر کو - کے - سی - آئی - ای کا خطاب ملا -

۱۵- جمادی الاول کو ۸ ر فیصدی ماہانہ سود کے حساب سے ۲۵ لاکھ کے پرامیسری نوٹ جاری کیے گیے-

۹- جمادی الاول ۱۳۱۵ھ کو مجلس امرا قایم ہوئی لیکن یہ مجلس ۲۸- ربیع الاول ۱۳۱۶ھ سے زیادہ نہ چلی- ۹- ذی الحجہ کو آپ مع زنانہ بغرض شکار مانکوٹہ تشریف لے گیے اور ۲۶- صفر ۱۳۱۶ھ روز یکشنبہ کو شب کے ۱۱ بجے داخل بلدہ ہوے اور سیدھے ملک پیٹھ کو تشریف لے گیے- ۱۷ جمادی الاوّل ۱۳۱۶ھ کو سالگرہ مبارک کے دربار مین ۶۱ صاحبون کو خطابات سے سرفرازی ہوئی- اور رعایاے دکن کے ہر طبقہ سے فرداً فرداً ایڈریس پیش کئے گیے جنکا سلسلہ عرصہ تک رہا- ۱۸- رجب کو کل پیران کے مکان مین کمانڈر انچیف ہند کو ڈنر دیا گیا-

۵- ربیع الثانی ۱۳۱۷ھ روز یکشنبہ کو بتقریب دربار سالگرہ مبارک بلدہ مین روشنی ہوئی اور ساہوکارون کی طرف سے باغ عامہ اراستہ کیا گیا اور وہان بھی روشنی کی گئی- بندگان حضور کی سواری جب باغ کے صدر دروازہ پر پہونچی تو ساہوکارون نے گھوڑے کھلوا کر بگھی دربار حال تک پہونچائی اور ایڈریس پیش کیا- اس کے بعد آپ نواب اکبر الملک بہادر کوتوال کے یہان رونق افروز ہوے ۱۲- رجب کو سالگرہ کی تقریب مین ۵۰ صاحبون کو خطاب ملے-

۱۵ شعبان روز سہ شنبہ کو صبح کے پونے ۹ بجے بندگان حضور مع صاحبزادہ بہادر و محلات مبارک بغرض ملاقات لارڈ کرزن بہادر ویسراے و گورنر جنرل ہند بذریعہ اسپیشل کلکتہ تشریف لے گیے آپکے ہمراہ نواب سر خورشید جاہ بہادر- نواب سر وقار الامرا بہادر اور نواب افسر الملک بہادر وغیرہ وغیرہ تھے- ۱۹ شعبان روز شنبہ کو مغرب کے ۶ بجے کلکتہ مین داخل ہوے اور دوسرے دن گورنر جنرل بہادر سے ملاقات فرمائی- ۲۸ تاریخ کو وہان سے روانہ ہو کر بنارس پہونچے اور وہان مہاراجہ صاحب بنارس سے ملاقات

فرماکر دعوت قبول کی ۴- رمضان کو گلبرگہ داخل ہوگئے اور وہان سے ۲۹ ماہِ مذکور روز چہارشنبہ
کو شام کے ۴ بجے تشریف فرماے حیدرآباد ہوے -

آپکی تشریف آوری کے موقعہ پر ۳۲ کمانین زر کثیر صرف کرکے رعایا نے تیار کرائی تہین
اور اسٹیشن سے خلوت مبارک تک گلاسون کی روشنی کی گئی تھی اندرون و بیرون بلدہ
مین خاص طور پر خوشی منائی گئی -

۱۶- ذی الحجہ روز شنبہ کو صبح کے پونے چھ بجے بندگان عالی مع محلات مبارک بذریعہ
اسپیشل ٹرین بغرض شکار مانکونڈہ تشریف لے گیے - ۵ محرم ۱۳۰۸ھ کو شام کے ۳ بجے
داخل بلدہ ہوے -

۱۰- جمادی الاول ۱۳۱۹ھ کو نواب سر وقار الامرا بہادر خدمت وزارت سے علیحدہ
کیے گئے اور مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار یمین السلطنۃ منصرم مدار المہام مقرر ہوئے -
۱۸- ذی الحجہ کو لارڈ کرزن بہادر حیدرآباد تشریف لاے - ڈنر ہوا - اور شکار کہیلا اور ۵ محرم ۱۳۲۰ھ
کو لنگر ملاحظہ فرماکر واپس گئے -

۳- شعبان ۱۳۲۰ھ کو ملک برار کا ہمیشہ کے لیے سرکار انگریزی کے سپرد ہو جانا
بھی دکن کی تاریخ مین ہمیشہ یادگار رہے گا - اس عہدنامہ کی رو سے گورنمنٹ نظام کو ۲۵ لاکھ
روپیہ سالانہ انگریزی گورنمنٹ نے دینا منظور کیے -

۱۶- شعبان روز دوشنبہ کو شب کے ۲ بجے مغلئی دربار ہوا جس مین مہاراجہ سر کشن پرشاد
بہادر شاہ دکن کے مستقل وزیر مقرر ہوے - اسی سال ۱۹- رمضان روز شنبہ کو ۱۱ بجے
دن کے بندگان حضور مع صاحبزادہ صاحب و اسٹاف دربار تاج پوشی مین شریک ہونے
کے لیے بذریعہ اسپیشل ٹرین دہلی روانہ ہوے - آپکی روانگی کے قبل راجہ رائے رایان
بہادر امانت ونت نواب فخر الملک معین المہام عدالت و امور عامہ - نواب خانخانان بہادر
نظام یار جنگ - نواب امام جنگ بہادر - مہاراجہ مدار المہام - راجہ مرلی منوہر بہادر

صدر محاسب۔ راجہ صاحب ونپرتی۔ نواب آصف یاور الملک بہادر۔ مسٹر ڈنلاپ صاحب رزیڈنٹ وغیرہ وغیرہ آپ سے پہلے دہلی روانہ ہوئے تھے۔

بندگان عالی گلبرگہ مین قیام فرماتے ہوئے ۲۳ رمضان کی شب کو پرائیوٹ طور پر دہلی مین داخل ہوئے۔ ۳۰۔ رمضان کو ویسرائے بہادر کا جلوس نکلا جس مین آپ بھی شریک تھے اسی طرح یکم شوال کے دربار تاجپوشی مین بھی آپ نے شرکت فرمائی۔ ۹ تاریخ کو آپکو جی۔ سی۔ بی کا خطاب سیاش سرخ اور کالر عطا ہوے۔

دہلی سے روانہ ہوکر بمبئی اور گلبرگہ ہوتے ہوئے آپ ۱۰۔ ذی الحجہ روز چہارشنبہ کو صبح کے ۸ بجے داخل حیدرآباد ہوئے۔ ۱۱۔ ذی الحجہ کو عید کے دربار مین ۵۱ امرا صاحب خطاب کیے گیے۔ اسی مین مہاراجہ مدار المہام کو یمین السلطنۃ کا خطاب ملا۔ خطاب کی خوشی مین ۱۴ ماہ مذکور رعایائے باغ عامہ مین آپکو اڈریس دیا اور امراے معززین بلدہ نے نذرین پیش کین۔ ۲۵۔ ذی الحجہ کو مہاراجہ صاحب بیکانیر نے آفتاب محل مین بندگان والا سے ملاقات فرمائی۔

۱۸ صفر ۱۳۲۱ھ روز سہ شنبہ کو شب کے ۱۲ بجے اعلیحضرت مع اسٹاف و زنانہ شکار کی غرض سے مانکوٹہ تشریف لے گیے اور ایک مہینہ چند روز وہان قیام فرماکر ۲۲ ربیع الاول کو صبح کے ساڑھے پانچ بجے داخل بلدہ ہوے۔ غرہ جمادی الاول روز دوشنبہ کو چومحلہ مین انگریزی دربار منعقد ہوا اور صاحب رزیڈنٹ نے ملک معظم اڈورڈ ہفتم کی طرف سے اعلیحضرت کو طلائی تمغہ زیب سینہ کیا اور اسکے علاوہ صاحبزادہ ولی عہد بہادر مہاراجہ مدار المہام نواب خانخانان بہادر اور راجہ آصف نواز ونت بہادر کو بھی ایک ایک تمغہ مرحمت فرمایا۔ ۹ شوال کو بندگان والا مع محلات مبارک و اسٹاف بغرض سیاحت بمبئی تشریف لیگیے اور ۱۴۔ ذی الحجہ کو وہان سے واپس آے۔

۳۔ ربیع الاول ۱۳۲۲ھ روز پنجشنبہ کو مغرب کے ۶ بجے آپ مع محلات مبارک

واسٹاف بذریعہ اسپیشل ٹرین شکار کہیلنے کی غرض سے مانکوٹہ تشریف لے گیے۔ اور ۱۲
جمادی الاول روز سہ شنبہ کو شب کے ۹ بجے مع الخیر بلدہ واپس تشریف لائے۔ ۲۰ ماہ جمادی الثانی
کو بجاے حالی وچرخی سکہ کے سکہ محبوبیہ مضروب ہوا جس مین ایک جانب چارمینار کی تصویر
اور دوسرے طرف خط نسخ مین عبارت قدیم منقوش ہے۔ ۲۷ ذیقعدہ روز جمعہ کو شام کے
۵ بجے آفتاب محل مین انگریزی دربار منعقد ہوا۔ اُس مین رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد نے
شہنشاہ ایڈورڈ کے بہا بنجے کی ملاقات اعلیحضرت سے کرائی ۲ ذی الحجہ کو رزیڈنسی مین
ڈنر ہوا۔ اُس مین بندگانعالی مع دوسرے معززین اور امرا دربار آصفیہ کے تشریف لیگیے۔
۷۔ ذی الحجہ روز دوشنبہ کو بندگان عالی نے حیدرآباد کے مشہور رزیڈنٹ کرنل بار کو
ایوان فلک نما مین آخری ڈنر دیا جس مین امرا بلدہ اور انگریز و دیسی عہدہ دار شریک تھے۔
اسکے دوسرے روز یعنی ۸ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ کو دن کے ۴ بجے اعلیحضرت نے سرورنگر مین وکٹوریہ
میموریل ہال کا افتتاح فرمایا ۱۲ کو ہزہائینس مہاراجہ صاحب بنارس حیدرآباد تشریف لاے
اور حضرت اقدس واعلی سے ملاقات فرمائی۔ ۲۶ تاریخ کو نواب افضل الدولہ بہادر کی صاحبزادی
جنابہ منیر النسا بیگم صاحبہ کا عقد نواب مظفر جنگ بہادر نبیرۂ نواب رفیع الملک بہادر سے ہوا۔
۱۶۔ محرم ۱۳۲۳ھ کو ۲ بجے دن کے چومحلے مین نوروز کا دربار ہوا اس مین بندگان حضور
نے نواب منصور الملک بہادر معتمد صرفخاص کو بیٹھنے کی اجازت دی۔ ۷۔ ربیع الآول کو اعلیحضرت
بغرض شکار مانکوٹہ تشریف لے گیے۔ وہان سے ۲۵ جمادی الاول کو واپس ہوے۔ ۱۲
ربیع الاول کو جدید ضلع بندی کا حکم بذریعہ جریدہ غیر معمولی شایع ہوا۔ ۱۲۔ جمادی الآول دن کے
ساڑہے چار بجے لارڈ ولیڈی امتھل گورنر مدراس بذریعہ اسپیشل ٹرین حیدرآباد تشریف لاے۔
اور حضور عالی سے ملاقات ہوئی۔ حسب پروگرام ڈنر وغیرہ ہوا۔
یہ وہی مبارک سال ہے جس مین جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ۵ رمضان سے منایا جانا
قرار پایا تہا۔ لیکن بذریعہ جریدہ غیر معمولی (جلد ۳۷ نمبر ۱ مورخہ ۲ بہمن ۱۳۱۵ف) ۱۸ شوال

سے قرار پایا۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

پروگرام

جریدہ غیر معمولی جلد (۳۰)، نمبر (۱۰)، ۲ بہمن ۱۳۱۵ف۔

حکم مدار المہام علاقہ فننانس

جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک حضور پرنور کے متعلق جو پروگرام مجلس انتظامی جشن سالگرہ مبارک کے معروضہ کی بنا پر پیشگاہ خداوندی سے بمراحم خسروانہ منظور فرمایا گیا ہے۔ اطلاع عام کے لیے ذیل مین شایع کیا جاتا ہے۔

عام طور پر تواریخ ذیل مین تمام ممالک محروسہ سرکار عالی کے دفاتر کو تعطیل رہے گی۔

۱۹۔ شوال روز شنبہ۔ ۲۲ سہ شنبہ۔ ۲۳۔ چہار شنبہ

جشن سالگرہ مبارک اعلیحضرت حضور پرنور

پروگرام

تاریخ	روز	وقت	مقام	کام	سواری
۱۸ شوال ۱۳۳۶ھ	جمعہ	دوپہر	مکہ مسجد	نماز جمعہ	روانگی۔ واپسی سواری۔ عماری معہ جلوس متعلقہ
۱۹ منہ	شنبہ	صبح	گولکنڈہ پریڈ گراؤنڈ	فلڈریس پریڈ	روانگی پبلک۔ مراجعت پرائیوٹ سواری اسپ۔
"	"	دوپہر	باغ عامہ	گارڈن پارٹی۔ قیام بنیاد ٹون ہال	روانگی پبلک۔ مراجعت پرائیوٹ سواری۔ بگھی خاصہ سرکار۔
۲۰ منہ	یکشنبہ	صبح و شام	بمقامات مناسب	دعوت غربا و مساکین	

تاریخ	روز	وقت	مقام	کام	سواری
۲۱ شوال ۱۳۲۳ھ	دوشنبہ	۴ ساعت شام	چومحلہ مبارک	دربار انگریزی در تہنیت محل گارڈن پارٹی در افضل محل اڈریس صرفخاص	
۲۲ منہ	سہ شنبہ	صبح	باغ عامہ	دعوت طلبائے مدارس اسکول فٹ	ولیعہد بہادر تشریف فرما ہونگے
"	"	سہ پہر	فتح میدان	افتتاح کلاک ٹور	روانگی پبلک۔ مراجعت پرائیویٹ
"	"	بعد سہ پہر	محبوب گرانڈ اسٹانڈ	ملاحظہ اسپورٹس جشن تقسیم انعامات۔	سواری بگھی خاصہ۔
۲۳ منہ	چہارشنبہ	صبح	مکان مدارالمہام	سماعت قصاید	روانگی پبلک۔ مراجعت سواری فیلان مع لوازمہ متعلقہ۔
"	"	شب	باغ عامہ	اڈریس عام روشنی بلدہ	روانگی پبلک۔ مراجعت پرائیویٹ۔ سواری چوکرہ پوسٹلین
۲۴ منہ	پنجشنبہ	شام	خلوت مبارک	دربار مغلئی	

۱۸۔ شوال ۱۳۲۳ھ روز جمعہ۔ پروگرام و انتظام

(۱) سواری مبارک مع جلوس بڑی ڈیوڑھی خلوت مبارک سے مکہ مسجد کو جب نہضت فرما ہوگی اس وقت راستہ مین حسب قاعدہ کوتوالی کا انتظام رہے گا۔ اور افواج باقاعدہ کے جوان بڑی دیوڑھی سے مکہ مسجد تک دورویہ کھڑے رہین گے (۲) عماری و جلوس کا انتظام حسب رواج قدیم خاص طور سے مہاراجہ مدارالمہام بہادر کرینگے۔ (۳) مکہ مسجد کے اندر سب نمازی ساڑھے ۱۲ اب بجے جمع ہوجائین گے۔ (۴) اعلیحضرت اور امراو مصاحبین کے لیے صف اول مین ممبر کے سامنے جگہ رکھی جاے گی۔ مہتمم صاحب مکہ مسجد کو ایک روز قبل امراو مصاحبین کی

تعداد کی اطلاع دیجائے گی۔ (۵) مکہ مسجد کے دروازہ کی سیدہی طرف سے صف اوّل تک
شاہی باڈی گارڈ صف باندہ کر کہڑا رہے گا تاکہ اس راستہ سے اعلیحضرت مع ہمراہیان مسجد
کے اندر داخل ہون۔ مسجد کے اندر تمام انتظام فوج باقاعدہ اور کوتوالی بلدہ کا ہوگا۔ (۶)
اعلیحضرت مکہ مسجد مین پہونچتے ہی تمام مصلی اپنی اپنی جگہ پر کہڑے ہوجائین گے۔ بلحاظ ادب
مسجد مصلیان آداب بجالانے کی ضرورت نہین۔ اگر سب مصلیان فقط (السلام وعلیکم)
کہین تو کافی ہوگا۔ (۷) اعلیحضرت اپنے مصلے پر بیٹھ جائین گے بعد سب مصلی اپنی اپنی
جگہ پر بیٹھ جائین گے سنت نماز کی ادائی کے واسطے کسی قدر توقف کے بعد خطبہ شروع
ہوگا۔ (۸) خطبہ مین حسب الفاظ دعائیہ پڑہنے کا وقت آئیگا اُس وقت خطیب ہمارے بادشاہ
عالم پناہ کی طرف اشارہ کر کے بارگاہ احدیت مین اعلیحضرت کی سلامتی اور ترقی جاہ وجلال کی دعا
مانگین گے اور سب حاضرین باواز بلند آمین کہین گے۔ (۹) خطبہ اور نماز کے بعد جب
امام دعا سے فارغ ہونگے اُسوقت سب مصلی اُٹھ کر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوجائین گے۔
اور مراجعت کے وقت حضرت بندگان عالی جس طرف متوجہ ہون تمام مصلی مودبانہ (السلام
علیکم) کہہ سکتے ہین باڈی گارڈ کی صف کے درمیان مین سے جسطرف مسجد مین اعلیحضرت
وامراء مصاحبین داخل ہوتے تھے اُسی طرح مسجد کے پھاٹک تک جاکر وہان سے سواری
عماری مع جلوس بیچ محلہ سے ہوکے دیوان کے گھر پر سے دوسرے راستہ سے پھر بیچ محلہ
ہوکر سواری بڑی دیوڑہی خلوت مبارک مین داخل ہوگی (۱۰) فوج اور کوتوالی والے
جو مصلیون کے ساتھ تمام صفون مین شریک رہین گے۔ وہ اعلیحضرت کے مسجد مین
پہونچکر نماز سے فارغ ہونے اور مراجعت فرمانے تک کامل انتظام رکہین گے کہ کوئی مصلی
اپنی جگہ سے ادہر اودہر نہ جائے اور کوئی گڑبڑ یا غیر ضروری آواز نہ ہونے پائے۔ اِس
انتظام کے کامل ذمہ دار کوتوال صاحب بلدہ ہونگے (۱۱) مسجد سے سواری مراجعت فرمانے
کے وقت جب اعلیحضرت فیل خاصہ پر رونق بخش ہونگے اُسوقت سلامی کی توپین ۲۱

سلیمان جاہ کے جلوخانہ سے سر ہونگی۔ برگیڈ کوارٹر ماسٹر افسر کمانڈنگ توپخانہ سے ملکر سلامی کے اوقات کا اشارہ بذریعہ راکٹ یا ہیلوگراف کے دیے جانے کا انتظام کرین سلامی کی توپین چلتے وقت مسجد مین مصلیان آپس مین ایک دوسرے سے حسب عادت مصافحہ کر سکتے ہین۔ (۱۲) چند علماء و مشایخین جنکو مہاراجہ مدار المہام بہادر ایک روز قبل سرکار کے اجازت کی اطلاع بذریعہ ٹکٹ دینگے وہ خلوت مبارک مین بعد نماز جمعہ جاکر مکہ مسجد سے سواری واپس آنے تک حاضر رہین گے۔ اعلیحضرت وہان اُن سے ملاقات فرماوینگی۔

پروگرام - ۱۹ شوال ۱۳۲۳ھ روز شنبہ

(۱) صبح کے ۸ بجے بمقام گولکنڈہ پریڈ گرونڈ - افواج باقاعدہ گولکنڈہ برگیڈ حیدرآباد امپیریل پریڈ-۱
سروس ٹروپس - جمعیت نظام محبوب فلڈ ریس سے پریڈ کرینگے - اس پریڈ کے متعلق تمام فوجی انتظام کے ذمہ دار کمانڈر افواج سرکار عالی ہونگے - اور ضروری فوجی احکام مفصلاً اپنے جنرل آرڈر مین فوج کی اطلاع و ہدایت کے واسطے جاری کرین گے -
(۲) حویلی قدیم سے گولکنڈہ پریڈ گرونڈ تک سڑک کے دونون جانب کوتوالی بلدہ اور صفائی بلدہ راستہ کی حفاظت اور صفائی کا کامل اور عمدہ انتظام کرے گی - (۳) شاہی باڈی گارڈ کا اسکارٹ علی الصباح حویلی قدیم مین حاضر ہوکر وہان سے پریڈ گراونڈ تک اور وقت مراجعت پریڈ گراونڈ سے ڈیوڑہی مبارک تک اسکارٹ کرے گا - (۴) سواری مبارک مع اسکارٹ خاص جو فلڈ ریس مین ہوگا پریڈ گراونڈ پر قدم رنجہ فرما ہوتے ہی ۲۱ ضرب توپ کی سلامی سر ہوگی اور اعلیحضرت گھوڑے پر سوار ہوکر علم شاہی کے پاس رونق افروز ہونے کے بعد اُن قواعد کے مطابق جو کمانڈر قبل از قبل مقرر کر چکے ہونگے باضابطہ پریڈ ہوگا - پریڈ کے تمام کام ختم ہونے کے بعد ہیسرم کے رجمنٹ کے کمانڈنگ افسر فوج کے دعائیہ خطبہ پڑہین گے (جیساکہ ہر سال سالگرہ مبارک کے پریڈ مین پڑہا جاتا ہے -

اور تمام فوج اور سب حاضرین جو نشان کے دونون طرف اُس وقت حاضر ہونگے بہ آواز بلند
آمین کہین گے ۔جب دعا کا پڑہنا تمام ہو جائے اوسوقت کمانڈر افواج باقاعدہ گھوڑی
پر سوار ہوکر اپنے مالک کی سلامی کے تھری چیرز کہین گے ۔ اور سب فوج خوشی کے
نعرے بلند کرے گی اسکے بعد کمانڈر فوج باقاعدہ رسالہ اور توپ خانہ کو (سونت) کراوینگے
اُسوقت توپ خانہ اور رسالہ اپنی جگہ سے (ہول ابوٹ) کرے گا اور پلٹن بھی کسی قدر
(رٹیائر) ہوکر سب افواج کی صف درست کرلی جاے گی۔ اور کمانڈر فوج (اٹو ہانس ان یونیفارم
اوڈر) کا حکم دین گے بعد اوا سے سلامی کے کمانڈر فوج آگے بڑہ کر اعلیحضرت سے اجازت
حاصل کرکے (افسر ز کال) بجائین گے ۔جب سب افسر نشان شاہی کے پاس حاضر
ہو جائین اُسوقت کمانڈر افواج بارگاہ خسروی مین چہل سالہ سالگرہ مبارک کی مبارکباد
عرض کرینگے اس کے بعد افسران فوج اپنی اپنی جگہ پر جاکر سواری مبارک پریڈ گاہ سے
روانہ ہونے تک سب فوج (کری سورڈ) سے کھڑی رہے گی بوقت واپسی سواری مبارک
اکیس ۲۱ ضرب توپ کی سلامی ہوگی۔

(۲) گارڈن پارٹی منجانب رعایا ورسم قیام محبوب ٹاؤن ہال (۱) شنبہ کی سہ پہر کو بیادگار چہل سالہ سالگرہ مبارک باغ عامہ مین محبوب ٹاؤن ہال کی بنیاد قایم کرنے کی رسم ادا ہوگی سواری مبارک کا اسٹیٹ پروسیشن حسب ذیل ہوگا۔ گارڈن پارٹی

(۱) نشان ریاست ابدمدت (۲) نمبر ون بیاٹری کے دو توپ (۳) افریکین کیولری
گارڈ (۴) جمعداران مع جمعیت جیسا کہ کمیٹی جشن بمنظوری اعلیحضرت قرار دیگی (۵) باڈی گارڈ
اعلیحضرت (۶) کمانڈر افواج باقاعدہ مع اسٹاف (۷) حیدرآباد والنٹیرز (۸) بگی
خاصہ مبارک ۔بگی خاصہ مبارک کے ساتھ اعلیحضرت کے اسٹاف کے جسقدر ارکان کو
حکم ہوگا وہ گھوڑون پر سوار ہوکر حسب سلسلہ مقررہ فرمودہ اعلیحضرت ہمراہ رکاب سعادت مآب
رہین گے ۔ (۹) بقیہ اسکارٹ ۔ (۱۰) بگی جناب صاحبزادہ صاحب مع اسکارٹ ۔

(۱۱) مہاراجہ مدار المہام بہادر کی بگہی اسکے پیچھے معین المہامون کی بگیان بسلسلہ سینارٹی رہین گی۔ **نوٹ** - سوائے سرکار اور صاحبزادہ صاحب کی بگیون کے اور کسی کی بگی کے ساتھہ اسکارٹ نہ ہوگا۔ (۱۲) معین المہامون کی بگیون کے پیچھے مرشدزادگان و امراء و راجگان وغیرہ جن کے نام اعلیحضرت ارشاد فرمائین اُن کی بگیان اُس سلسلہ کے موافق رہین گی جو اعلیحضرت منظور فرمائین - (۱۳) سواری مبارک کا پروسیشن حسب مذکور خلوت مبارک سے حسب ذیل راستہ سے روانہ ہوگا -

(۱) خلوت مبارک (۲) چارمینار (۳) پنج محلہ (۴) مکان مہاراجہ مدار المہام بہادر (۵) تالاب میر جملہ (۶) صمصام الملک بہادر کی ڈیوڑہی - (۷) گلزار حوض (۸) مچھلی کمان (۹) پتھر گٹھی (۱۰) افضل گنج (۱۱) پتلیون کی باولی (۱۲) رزیڈنسی گیٹ و سڑک (۱۳) عابد کی شاپ (۱۴) نئی کمان (۱۵) فتح میدان (۱۶) باغ عامہ

(۲) بمقام اڈریس ہال جب اعلیحضرت رونق افروز ہونگے امپیریل سروس ٹروپس کا گارڈ آف آنر سلامی دیگا اور تمام حاضرین آداب بجا لائین گے اور اعلیحضرت براہ خسروانہ رعایا کی گارڈن پارٹی مین شریک ہونگے - (۳) اور گارڈن پارٹی کے بعد اعلیحضرت سے معروضہ کرینگے کہ ٹاؤن ہال کی بنیاد دست مبارک سے قایم فرمائی جائے - معروضہ مذکور کو اعلیحضرت گو شرف قبول عطا فرماکر ٹوٹن ہال کی بنیاد کا پتھر نصب فرمائین گے - اُسکے بعد کمیٹی جشن کے پریسیڈنٹ کے اشارے پر تمام حاضرین (تہری چیرز) دینگے اور گارڈ آف آنر سلامی ادا کریگا - (۴) سواری مبارک باغ عامہ سے پرائیویٹ طور سے مراجعت فرمائے گی -

(۵) سواری مبارک باغ عامہ داخل ہوتے وقت اکیس ۲۱ توپ کی سلامی سر ہوگی - اس کا انتظام کمانڈر افواج باقاعدہ کرین گے - (۶) سڑکون پر اور باغ عامہ مین حسب قاعدہ کوتوالی و صفائی کا ٹھیک و مناسب انتظام ہوگا - (۷) پروسیشن کے انتظام کے ذمہ دار کمانڈر افواج باقاعدہ ہونگے -

پروگرام ۲۰ شوال ۱۳۲۳ھ بروز یکشنبہ

کمیٹی انتظام جشن بمقامات و اوقات مناسب غربا و مساکین کو کھانا کھلانے کا انتظام کرے گی۔ خیر و خیرات

پروگرام ۲۱ شوال ۱۳۲۳ھ بروز دوشنبہ

شام کی چار بجے تہنیت محل مین انگریزی دربار منعقد ہوگا۔ اسکا تمام انتظام اُسی طرح ہوگا جس طرح عالیجناب نواب ویسرائے بہادر کا خریطہ پڑہنے کے وقت ہوتا ہے۔ اس دربار مین کرسیون کی تعداد اوسی قدر ہوگی جس قدر کہ اعلیحضرت مقرر فرمائین۔ جسوقت رزیڈنٹ صاحب مع اسٹاف و افسران سکندرآباد آئین گے اُس وقت حضور پرنور کے دو ایڈیکانگ گاڑی تک جاکر رزیڈنٹ صاحب کو چومحلہ مبارک کے اندر لائین گے۔ مدار المہام سرکار عالی تہنیت محل کے آگے تک رزیڈنٹ صاحب کی پیشوائی کرین گے اور رزیڈنٹ صاحب کو حضور پرنور کے جلوس کی جگہ پر لیجائین گے۔ اعلیحضرت رزیڈنٹ صاحب اور جنرل کمانڈنگ فورس سکندرآباد سے شیک ہانڈ کر کے کرسی مبارک پر رونق بخش ہون گے۔ رزیڈنٹ صاحب مع اسٹاف و دیگر عہدہ داران اعلیحضرت کے سیدہے طرف اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھین گے۔ امرا و اعزا و اعلیحضرت جو اس دربار مین مدعو ہونگے وہ اعلیحضرت کے بائین طرف اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھین گے جن پر اون کے نام لکھے ہونگے۔ اسکے بعد کا پروگرام دربار کے ایک روز قبل شایع کیا جائیگا۔

برخاست کے وقت سب مہمانون کو پانذان عنایت ہوگا۔ بعد برخاست دربار افضل محل مین گارڈن پارٹی ہوگی۔ بعد ختم گارڈن پارٹی و رخصت مہمانان ملازمین صرفخاص حاضر ہوکر اڈریس گزرانین گے۔

پروگرام ۲۲ شوال ۱۳۲۳ھ بروز سہ شنبہ

صبح کے ۸ بجے باغ عامہ مین تمام طلباے مدارس بلدہ و بیرون بلدہ و کورٹ آف وارڈز ۱- دعوت طلباے مدارس اسکول فیسٹ

کے وارڈز کی دعوت ہوگی اور باجازت اقدس جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ بھی اس دعوت
مین تشریف فرما ہونگے۔ اس دعوت کا تفصیلی پروگرام کمیٹی جشن بمشورہ ناظم صاحب تعلیمات
و مسٹر وٹلاب مقرر کرکے اسکی اطلاع دعوت کے چار پانچ روز قبل تمام مدرسون کے صدر مدرسون
کو اور مہتمم صاحب کورٹ آف وارڈز کو دین گے تاکہ حسبہ عمل کیا جائے۔

۲- افتتاح کلاک ٹاور فتحمیدان

(۱) سہ پہر کو جب سواری مبارک فتحمیدان کے طرف نہضت فرما ہوگی اوسوقت
باڈی گارڈ خاص اور افریکین کیولری گارڈ کے علاوہ نظامس اون گولکنڈہ لانسرس کے
ایک اسکواڈرن کا اسکاٹ بگی خاصہ مبارک کے ساتھ رہیگا۔ سواری مبارک کے ساتھ
جن صاحبون کو حکم ہوگا فقط اون کی بگیان رہین گی تمام دوسرے امرا و عہدہ داران و اعزا
قبل از قبل جاکر کلاک ٹاور کے پاس حاضر رہین گے۔ (۲) سواری مبارک کلاک ٹاور
کے پاس آتے ہی اکیس ضرب توپ کی سلامی ہوگی۔ امپیریل سروس ٹروپس کا گارڈ
آف آنر سلامی کے لیے حاضر رہیگا اسکو اعلیحضرت انسپکٹ فرماکر جب کلاک ٹاور کے
چبوترے پر قدم رنجہ فرمائین گے تو حاضرین آداب بجالائین گے۔ (۳) کمانڈر افواج
باقاعدہ کا معروضہ اعلیحضرت سماعت فرماکر کلاک ٹاور کی جب افتتاح فرماوین گے تو
گارڈ آف آنر پھر سلامی دیگا۔

۳- اسپورٹس

(۱) چند روز سے ہر روز سہ پہر کو فتحمیدان مین ہر قسم کے اسپورٹس ہوتی رہیگی
اخیر اسپورٹس کا دن سہ شنبہ ہوگا جس روز اعلیحضرت محبوب گرانڈ اسٹانڈ سے اسپورٹس
ملاحظہ فرمائین گے۔ (۲) ہر روز کے اسپورٹس کا پروگرام کمیٹی اسپورٹس بمنظوری کمیٹی
جشن شایع کرے گی اور آخر روز یعنی سہ شنبہ کا پروگرام بذریعہ افواج باقاعدہ اعلیحضرت کے
ملاحظہ مین گزرانے گی۔ (۳) کلاک ٹاور کے افتتاح کے بعد محبوب گرانڈ اسٹانڈ کو جانے
کے لیے جب اعلیحضرت بگی خاصہ مین جلوہ افروز ہونگے تو بگی سے گھوڑے الگ
کرکے افسران فوج باقاعدہ بگی خاصہ مبارک کو کھینچکر محبوب گرانڈ اسٹانڈ تک لیجانے کا

فخر حاصل کرین گے۔ (۴) محبوب گرانڈ اسٹانڈ کے پاس بھی امپیریل سروس ٹروپس کا
گارڈ آف آنر حاضر رہکر سلامی حسب قاعدہ دیگا اسکو اعلیحضرت انپسکٹ فرماکر گرانڈ اسٹانڈ
کے طرف متوجہ ہوتے وقت افواج سرکار عالی کی یوروپین افسران کے فیملیز پھولون کی گلدستہ
گزرانکر مبارکباد عرض کرین گی ۔ (۵) گرانڈ اسٹانڈ پر اعلیحضرت رونق افروز ہوتے ہی
اسپورٹس حسب پروگرام شروع ہونگے۔ (۶) بعد ملاحظہ اسپورٹس سواری مبارک
پرایویٹ طور سے دیوڑہی مبارک کو مراجعت فرما ہوگی۔ (۷) فتحمیدان کا تمام انتظام
افواج باقاعدہ کے سپرد رہے گا۔ اور سڑکون وغیرہ کا انتظام کوتوالی بلدہ کے ذمہ رہیگا۔

پروگرام ۲۳۔شوال ۱۳۲۳ھ روز چہارشنبہ

(۱) سماعت قصاید وغیرہ بمکان مہاراجہ مدار المہام بہادر (۱) چہارشنبہ کے روز صبح
کو شعرا وغیرہ جنکو کمیٹی جشن اجازت دیگی۔ مہاراجہ مدار المہام بہادر کے مکان مین حاضر رہنگی
(۲) ہاتھیون کی سواری کا انتظام حسب عادت مستمرہ مع لوازمہ متعلقہ رہے گا۔ ہاتھیون
کی سواری حویلی قدیم سے نہضت فرما ہوگی۔ راستہ حسب ذیل ہوگا۔
(۱) حویلی قدیم (۲) چھتہ (۳) بادشاہی عاشورخانہ کی کمان (۴) پتھر گٹھی (۵)
مچھلی کمان (۶) گلزار حوض (۷) چار مینار۔ (۸) پنج محلہ (۹) مکان مہاراجہ
مدار المہام بہادر۔
(۳) اعلیحضرت کے ہمراہ رکاب اسٹاف مین سے جنکو حکم ہوگا ہاتھیون پر سوار رہین گے
اور جن کو حکم ہوگا گھوڑون پر سوار رہین گے۔ (۴) اعلیحضرت مہاراجہ مدار المہام بہادر کے
مکان مین رونق افروز ہوکر قصاید وغیرہ کی سماعت فرماکر مراجعت فرماتے وقت بھی سواری
کے رستہ کا ویسا ہی انتظام رہے گا جیسا کہ نہضت فرمائی کے وقت تھا (۵)
سڑکون پر حسب عادت مستمرہ کوتوالی کا انتظام رہے گا۔
(۱) شب مین بلدہ و بیرون بلدہ اور باغ عامہ وغیرہ ہر جگہ حسب مناسب روشنی کیجائیگی۔ بمادر یعنی علام بنظام باغ عامہ

(۲) شب کے ۸ بجے بعد جب سواری مبارک باغ عامہ کی طرف نہضت فرما ہوگی تو اُس وقت
بگی خاصہ مبارک کے ساتھ (جسکے گھوڑون پر پوسٹلین ہونگے) باڈی گارڈ خاص کے
۵۰ سوار اور افریکن کیولری کے پچاس سوار کا اسکارٹ ہوگا۔ (۳) سواری مبارک کی
ساتھ جناب صاحبزادہ صاحب قبلہ رہین گے۔ اور اعلیحضرت کے اسٹاف کے جن ارکان کو
حکم ہوگا وہ رہین گے۔ تمام امرا و اعزہ قبل از قبل باغ عامہ مین جاکر حاضر رہین گے۔
(۴) راہ مین چند مقررہ مقامات پر جان نثار رعایا کے گروہ اپنے بادشاہ پر پھول نثار
کرینگے (۵) اعلیحضرت بگی مبارک سے اُتر کر شامیانہ مین قدم رنجہ فرماتے ہی منجانب
کمیٹی جشن مبارک مہاراجہ مدار المہام بہادر فرق مبارک پر سے روپیون کی تھیلیان نثار
کرین گے۔ اور تمام حاضرین دونون طرف اپنی مقررہ جگہ پر کھڑے رہ کر آداب بجا لائینگے
اعلیحضرت جلوس فرمانے کے بعد مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی بحصول اجازت ڈیپوٹیشن
کو بارگاہ اقدس مین پیش کرینگے۔ (۶) اس ڈیپوٹیشن مین تمام رعایا اور باشندگان
ممالک محروسہ سرکار عالی کی ہر قوم و گروہ کے اشخاص شریک جلسہ رہین گے۔ ان کا انتخاب
کمیٹی انتظام جشن کرے گی۔ اور ادنکے پروسیشن کا سلسلہ بھی مقرر کرے گی۔ اس
ڈیپوٹیشن کے آگے مہاراجہ مدار المہام بہادر رہین گے۔ انکے پیچھے چار امیرزادے
جن کو کمیٹی منتخب کریگی ایڈریس کا کیاسکٹ لیے ہوے رہین گے۔ ان کے پیچھے
ڈیپوٹیشن کے ارکان رہین گے۔ (۷) جس وقت مہاراجہ مدار المہام بہادر حاملین
کیاسکٹ اور ڈیپوٹیشن کے ساتھ اعلیحضرت کے سامنے حاضر ہونگے اُس وقت چوبدار
آداب بجا لاؤ کی صدا بلند کرینگے۔ مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی اور تمام حاضرین جلسہ
اپنے آقاے ولی نعمت کے حضور مین حسب قاعدہ آداب بجا لائین گے۔ مہاراجہ مدار المہام
اڈریس کے کیاسکٹ کو اپنے ہاتھ سے پیشگاہ اقدس مین گزرانین گے۔ دو ایڈیکانگ
جو اعلیحضرت کے دونون جانب کھڑے ہونگے وہ اس کیاسکٹ کو اعلیحضرت کے

دست مبارک سے لیکر اور اس مین سے اڈریس نکالکر مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی کو دینگی (۸) مہاراجہ مدار المہام بہادر بعد حصول اجازت اعلیحضرت کے سامنے کھڑے ہوکر اس اڈریس کو پڑہین گے - اس کا جواب جو کچھہ اعلیحضرت بعنایات خسروانہ اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائین گے اُسکو سب حاضرین دست بستہ کھڑے رہکر سنین گے اور اپنے آقا کے ارشادات پر جیرز دین گے - (۹) اڈریس پیش ہوکر جواب ارشاد فرمانے کے بعد فقط ڈیپوٹیشن کے ارکان حسب مراتب یکے بعد دیگرے نذرین گزراننے کی عزت حاصل کرینگے - (۱۰) نذرین ختم ہونے کے بعد سب حاضرین جلسہ برخاست کرینگے اور سواری مبارک پرئیوٹ طور سے مراجعت فرمائے گی - (۱۱) بلدہ اور بیرون بلدہ اور باغ عامہ مین کو توالی کا انتظام رہیگا - اور بمقام اڈریس جس قدر انتظام ضروری ہوگا اُسکا بندوبست کمیٹی جشن کریگی - اسکارٹ کا انتظام کمانڈر فوج باقاعدہ کرینگے -

پروگرام ۲۴ - شوال ۱۳۲۳ھ روز پنجشنبہ

دربار مغلائی

پنجشنبہ کی مغرب کے بعد حسب عادت قدیمہ خلوت مبارک مین مغلئی دربار ہوگا - اسکا انتظام عادت کے مطابق کیا جائیگا - اور نذرین گزرانی جائین گی -

اس پروگرام کے بعد دوسرا پروگرام جو علیحدہ ۲۳ - شوال ۱۳۲۳ھ کو شایع ہوا وہ ذیل مین درج ہے -

کورٹ سرکلر ۲۳ شوال روز چہارشنبہ

کوائف بارگاہ خسروی

آج کی شب موافق پروگرام شایع شدہ حضرت ظل سبحانی باغ عامہ کے اڈریس ہال مین اپنی جان نثار رعایا کو اڈریس منظور فرماکر عزت بخشین گے -

جسوقت سواری مبارک حویلی قدیم سے جلوہ افروز ہوگی - وہان سے تین تار امنڈل اور نوبت پہاڑ سے ۲۱ سلامی کے گولے چھوڑے جائین گے -

پروگرام جشن

سابق کے پروگرام مین بحکم اقدس واعلے مرقومہ ذیل تبدیلیان ہوئی ہین -

پنجشنبہ ۲۴ - یوم الراحت

شام کے ۵ بجے بنیاد محبوب ٹاؤن ہال باغ عامہ گارڈن پارٹی - جمعہ ۲۵

شام کے چار بجے اعلیحضرت کی سواری مبارک بسواری فیل خاصہ بمکان مہاراجہ مدار المہام شنبہ ۲۶
بہادر رونق افروز ہوگی - پروگرام سواری حسب سابق رہے گا - سماعت قصاید

شام کو اڈریس علاقہ صرفخاص - یکشنبہ ۲۷

اس کتاب کے ناظرین کو صرف پروگرام دیکھنے سے کچھہ زیادہ لطف نہ آئیگا - اسلیے ہم جشن چہل سالہ کے واقعات سلسلہ وار لکھتے ہین - پروگرام مین جشن کی ۱۸ تاریخ مقرر تھی - مگر چونکہ اُس سے ایک دن پہلے کی تاریخ ، اسے نہایت ہی مبارک اور مسعود تھی اس لیے ۱۷ ہی سے جشن کا آغاز ہوگیا - اس دن اعلیحضرت نے حویلی قدیم مین دربار منعقد فرما کر مدار المہام اور امراء کی نذرین قبول فرمائین -

۱۸ - شوال کو جو جشن کی حقیقی تاریخ تھی مکہ مسجد مین نماز کا سامان کیا گیا - نظم جمعیت اور دیگر افواج قدیم پل کے پاس جمع ہوگئین اور بارہ بجے کے قریب اس کا نشان چارمنار کے پاس آگیا - سوا دو بجے اعلیحضرت حویلی قدیم سے خلوت مبارک کو تشریف لے گیے - فوج باقاعدہ - فوج صرفخاص - فوج پائیگاہ - اور پولیس اضلاع سواری کے ہمراہ تھی - ٹھیک ۳ بجے آپ گاڑی مین سوار ہو کر وہان سے مکہ مسجد مین تشریف فرما ہوئے - اور نماز جمعہ ادا کی - جب نماز پڑھ چکے تو ساڑھے تین بجے تو پین سر ہوئین اور بندگان حضور عماری مین سوار ہوے - خواصی مین مہاراجہ مدار المہام تھے - صاحبزادہ ولی عہد بہادر کا ہاتھی اعلیحضرت کے بعد تھا باقی تمام امراء گھوڑون پر سوار جلوس مین موجود تھے - کسی وجہ سے نواب خورشید الملک امام جنگ بہادر اور نواب افتخار الملک مختار الدولہ شہاب جنگ بہادر شریک نہ ہو سکے تھے - غرض سواری مکہ مسجد سے روانہ ہو کر ایوان وزارت پہونچی بندگان عالی وہان اُترے - مہاراجہ مدار المہام بہادر نے نذر پیش کی اور شب کے ۸ بجے

تک اپنے آقا اور ملک کے فخر کو اپنے یہاں مہمان رکھنے کا افتخار حاصل کیا۔ اس کے بعد پورے شاہانہ جلوس کے ساتھ تشریف فرمائے خلوت مبارک ہوے۔ واپس ہو کر امرا نے نذرین پیش کین اور بندگان والا نے مشائخین سے ملاقات فرمائی۔

۱۹۔ شوال روز شنبہ کو گولکنڈہ کی پریڈ تھی۔ صبح سے تمام افواج باقاعدہ گولکنڈہ برگیڈ امپیریل سروس ٹروپس وغیرہ۔ لنگر حوض کے میدان مین جمع ہونے لگین ۳ بجے حضور پرنور پریڈ گراونڈ پر تشریف لے گئے سلامی سر ہوئی۔ محلات مبارک بھی بغرض ملاحظہ تماشہ موجود تھین۔ پریڈ کے بعد شاہ دکن نے کرنل نواب افسر الملک بہادر کمانڈر افواج کو سرپیچ عطا فرما کر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ساڑھے چار بجے فوج واپس ہوئی۔ آج ٹاؤن ہال کا سنگ بنیاد رکھا جانا قرار پایا تھا مگر کسی دوسرے وقت کے لیے ملتوی رہا۔

۲۰۔ شوال روز یکشنبہ کو غربا کو کمل تقسیم کئے گیے اس کے سوا اور کوئی بات نہ ہوئی۔

۲۱۔ شوال روز دوشنبہ کو صبح کے ۸ بجے نواب سر آسمانجاہ بہادر کی فوج نے اس جشن مبارک کی سلامی دی۔ اس موقع پر نواب معین الدین خان بہادر خلف نواب سر آسمانجاہ بہادر بھی موجود تھے۔ ۴ بجے انگریزی دربار منعقد ہوا۔ اس مین سوا ے ایک دو امرا کے باقی تمام امرا ء دربار اور علاقہ سرکار عالی کے چند راجہ بھی شریک تھے۔ صاحب رزیڈنٹ نے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی طرف سے حضور پرنس آف ویلز کی جانب سے اور ویسرا ے و گورنر جنرل ہند اور گورنر مدراس کی طرف سے مبارکباد دینے کے بعد اپنی جانب سے مبارکباد دی۔ دربار کے بعد گارڈن پارٹی ہوئی مگر حسب پروگرام آج صرفخاص والون کا اڈریس پیش نہ ہو سکا۔ مغلئی دربار ساڑھے سات بجے تک ہوتا رہا مہاراجہ مدار المہام نے جواہر نواب سالار جنگ بہادر نے جواہر اور تصویرین۔ نواب معین الدین خان بہادر نے مکان واقعہ پہاڑی حضرت بابا شرف الدین صاحب قبلہ قدس سرہٗ اور جواہر کی کشتیان نواب سلطان نواز جنگ بہادر نے دو گھوڑے دو بندوقین۔ دو دو شالے

اور ایک جنبیہ (قیمتی پانچہزار روپیہ) اور راجگان نے جواہر بطور نذر حضور مین گزرانے -

۲۲ - شوال روز شنبہ کو صبح کے وقت طلبا مدارس بلدہ باغ عامہ جمع ہوئے -
۸ بجے تک مہاراجہ مدار المہام اور پھر صاحبزادہ بہادر تشریف لائے اور طلبا کو دعوت دی گئی
۱۰ بجے برخاست ہوئی شام کے ۴ بجے حضور پر نور خلوت مبارک سے چوکڑہ مین سوار ہوکر
روانہ ہوے - جلو مین امرا، دربار اور توپ خانہ کے سوار کثرت سے موجود تھے سواری
مبارک چارمنار - پنچ محلہ - ایوان وزارت - سڑک تالاب میر جملہ جلوخانہ صمصام الدولہ -
گلزار حوض اور پتھر گٹھی ہوتی ہوئی افضل گنج کے پل پر پہونچی - جہان آپ نے جدید گھڑی
کا افتتاح فرمایا - اس کے بعد رزیڈنسی اور کتب خانہ آصفیہ کی سڑک سے ہوکر فتحمیدان
تشریف لے گیے وہان مردانہ کھیل ملاحظہ فرمایئے اور فتحمیدان کے گھنٹہ گھر کا افتتاح
فرمایا اس موقع پر بندگان عالی کے اعزاز مین توپین سر ہوئین اسکے بعد سواری مبارک
خلوت کو روانہ ہوئی -

۲۳ - شوال روز چہارشنبہ آج بندگان عالی بغرض سماعت قصاید ایوان وزارت
کو جانے والے تھے مگر جدید پروگرام کی رو سے وہان کا جانا ملتوی ہوا - اور اس روز
شب کو تمام شہر مین عموماً اور چارمنار - گلزار حوض - نیا پل - افضل گنج - رزیڈنسی - سڑک
اسٹیشن اور عابد کی شاپ وغیرہ وغیرہ پر خصوصاً روشنی کیگئی - سڑک کے دونون جانب
گلاس لگائے گئے تھے اور جابجا کمانین نصب تھین تمام شہر گویا بقعہ نور بنا ہوا تھا -
باغ عامہ مین اور بھی زیادہ خصوصیت کے ساتھ روشنی کی گئی تھی - اور نشست کے
لئے کرسیون کا خاص اہتمام تھا - چندہ دہندگان کے ٹکٹ پر جو نمبر تھا وہی اُن کی نشست
پر بھی تھا - باغ عامہ مین سوائے بندگان عالی اور صاحبزادہ ولی عہد بہادر کے اور کسی
کی گاڑی کے جانے کی اجازت نہ تھی - باغ اور ایڈریس ہال کے تمام دروازون
پر پولیس کا خاص پہرہ تھا اور اندرون ہال فوجی افسرون کا انتظام تھا - ٹکٹ کے لحاظ

سے لوگ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے تھے۔ دربار ہال کے بیچ میں ایک چبوترہ تخت نما بنایا گیا تھا۔ جو کہ زرد رنگ کے بیش قیمت کپڑوں سے سجا ہوا تھا۔ اس پر بندگان حضور اور صاحبزادہ ولی عہد بہادر کے لیے طلائی و نقروی کرسیاں رکھی تھیں۔ تخت کے پشت پر محلات مبارک کی نشست کا انتظام تھا اور اس کے دونوں جانب دو توپیں نہایت قرینے سے رکھی گئیں تھیں۔ صحن میں عوام کے لیے بھی سرخ پارچہ کا فرش تھا غرض باغ بر بعینہ دولہن کی تشبیہہ صادق آتی تھی جب نواب افتخار الملک مختار الدولہ شہاب جنگ بہادر معین المہام کوتوالی و تعمیرات و نواب شمس الملک بہادر وزیر افواج کے سوا دربار آصفیہ کے تمام امراء جمع ہو چکے تو صاحبزادہ بہادر تشریف لائے۔ اسکے بعد حضور پرنور تشریف فرما ہوئے مگر آتے ہی زنانہ میں تشریف لے گئے۔ ساڑھے ۴ بجے آپ مرصع بجواہر زیور زیب تن کیے ہوئے برآمد ہوئے اور طلائی کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ دوسری کرسی جو اس سے کسی قدر پیچھے بچھی ہوئی تھی اسپر صاحبزادہ ولی عہد بہادر متمکن ہوئے حسب پروگرام ڈیپوٹیشن پیش ہوا۔ اور چار لڑکوں نے اڈریس کا صندوقچہ پیش کیا۔ اور اعلیحضرت نے قبول فرما کر مہاراجہ مدار المہام کو دیدیا تو مہاراجہ نے اڈریس پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد اعلیحضرت نے اڈریس کا جواب دیا پھر ارکان ڈیپوٹیشن نے نذریں پیش کیں اور سونے چاندی کے پھول نثار کیے اعلیحضرت کا فوٹو لیا گیا اور آپ کو مع صاحبزادہ صاحب کے پھولوں کا گہنا پہنایا گیا۔ بعد ازیں بندگان عالی حاضرین کا سلام لیتے ہوئے زنانے میں تشریف لے گیے اور امراء اپنے اپنے مکان کو واپس گیے۔ اس شب کی روشنی اور کیفیت مسرت کا اظہار امکان سے باہر ہے۔

۲۴۔ شوال روز پنجشنبہ کو معمولی دربار تھا مگر موقوف رہا اور ۲۵۔ اور ۲۶۔ کو بھی ہوا ۲۷۔ شوال روز یکشنبہ کو شام کے ۵ بجے حضور پرنور باغ عامہ کو تشریف لے گئے وہاں تمام امراء دربار موجود تھے۔ جن کی معیت میں آپ نے محبوب ٹاؤن ہال کا سنگ بنیاد

رکھا۔ سنگ بنیاد کے ساتھ علاقہ سرکار عالی کے ۱۴ سکہ جات مع اخبار مشیر دکن کا تازہ نمبر رکھا گیا

۲۸۔ شوال روز دوشنبہ کو آفتاب محل مین پارسیون کی جانب سے تہنیتی ایڈریس پیش ہوا اور مہاراجہ مدار المہام بھی شریک تھے۔

۲۹۔ شوال روز سہ شنبہ کو شام کے ۵ بجے سے مہاراجہ مدار المہام کے یہان قصاید خوانی ہونے کو تھی چنانچہ امرا اور شعرا چار بجے سے وہان جمع ہو گیے تھے مگر کسی وجہ سے بندگان عالی شب کے ۱۱ بجے سوار ہوئے۔ آپ کے ہمراہ صاحبزادہ بہادر بھی تھے جلو مین جوانان پولیس اور علاقہ نظم جمعیت کا بدرقہ تھا۔ اور روشنی کا بھی خاص طور سے انتظام کیا گیا تھا پونے ۱۲ بجے پنج محلہ ہوتے ہوئے ایوان وزارت مین رونق افروز ہوئے۔ امرا نے نذرین پیش کین اور شعرا نے گوہر نظم نثار کیے ایک بجے کے قریب مجلس برخاست ہوئی۔ ۳ بجے صاحبزادہ صاحب کنگ کوٹھی کو اور ۴ بجے بندگان حضور حویلی قدیم کو تشریف لے گیے۔

۳۰۔ شوال روز چہار شنبہ کو دن کے چار بجے علاقہ صرفخاص کا ایڈریس پیش ہونے والا تھا۔ اور متوسلان صرفخاص اور امرا حاضر ہو گئے تھے مگر کسی سبب سے ایڈریس کا پیش ہونا ملتوی رہا۔

یکم ذیقعدہ روز پنجشنبہ کو صرفخاص کے اڈریس پیش ہونے کی باری آئی امرا اور دوسرے ارکان کل ہی سے جمع تھے آج ۴ بجے دن کے اڈریس نہایت دھوم دہام کے ساتھ پیش ہوا اور معززین نے نذرین گذرانین۔ اسکے بعد فوٹو لیا گیا۔ پانچ بجے سب لوگ رخصت ہوے۔ آج ہی شب کے ۱۱ بجے مغلئی دربار ہونا قرار پایا تھا۔ چنانچہ سوائے امرا پایگاہ سب امرا موجود تھے۔

۲۔ ذیقعدہ روز جمعہ کو صبح کے ساڑھے چار بجے اعلیحضرت جو محلہ مین برآمد ہوے اور جو امرا کل سے جمع تھے انہون نے نذرین پیش کین بعض لوگ نذر دینے سے باقی بھی رہگئے

نذرون مین دوسو چھپن اشرفی اور ۶۰۰۶ روپیہ داخل ہوئے اور ۹۴۳ اسم خطاب سے سرفراز ہوئے۔ سرناپلی کی رانی جلم جنکا بائی صاحبہ جنہون نے ہاتھی نذر دیا تھا وہ بہی خطاب سے سرفراز کی گئین۔ ۵ بجے دربار برخاست ہوا۔

جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک کے متعلق جریدہ غیر معمولی مورخہ ۳۔ بہمن ۱۳۱۵ف مطابق ۸ شوال کے ذریعہ سے ۹ اشوال سے لیکر ۲۴ ماہ مذکور تک تمام ممالک محروسہ سرکار عالی کے دفاتر کو تعطیل دی گئی تھی۔

جشن چہل سالہ کے متعلق یہان چند امور کا اندراج غالباً بے موقع نہ ہوگا وہ یہ ہین۔ (۱) محبوب ٹاؤن ہال پر لوکل فنڈ کے روپیے اور رعایا کے چندے کا تقریباً دولاکھ روپیہ اندازہ کیا گیا ہے۔ (۲) پربھنی کے تالاب کے لیے (عـــہ) قیام بیت المعذورین کے لیے (عـــہ) تقسیم خیرات کے لیے (عـــہ) مسجد کے امامون کے لئے اور غربا کو کھانا کھلانے کے لیے (عـــہ) ایڈریس ہال اور تعمیر اینفی تھیٹر کے لیے (عـــہ) آتش بازی اور روشنی کے لیے (عـــہ) روپیہ کی منظوری ہوئی۔ (۳) ایڈریس کاسکٹ طلائی کرسی وغیرہ جو رعایا کی جانب سے بارگاہ خسروی مین گزرانی گئین اُن پر (عـــہ) روپیہ صرف ہوا۔ (۴) دربار حال مین تین ہزار نشستون کا انتظام تھا۔ راجگان سمستان چار اور معین المہام بہادر ان کو دس زاید ٹکٹ دے گئے تھے۔ (۵) صدر مجلس بلدہ سے ۲۰۔ اور دیگر محابس سرکار عالی سے ۲۰۔ جملہ ۴۰ قیدی رہا کیے گیے۔ اس موقع پر نمایش بہی کیگئی تھی جسکا مفصل ذکر ہم نے باغ عامہ کے ساتھ کیا ہے۔

۱۵۔ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ روز جمعہ کو ایسے وقت مین جبکہ کسی کو گمان بھی نہ تھا۔ حضرت نظام النسا بیگم صاحبہ نے صبح کے ۹ بجے مرض دق سے انتقال فرمایا۔ بندگان عالی اسوقت حضور پرنس آف ویلز کے ہمراہ سکندر آباد کے میدان مین فوج ملاحظہ فرما رہے تھے۔ اس خبر کو سنکر آپ فوراً وہان سے روانہ ہوے اور اپنی چاہتی بیٹی کے غم مین تمام کام یک قلم

موقوف فرمادئے - صاحب زادی صاحبہ شام کے ۶ بجے مکہ مسجد مین دفن ہوئین - دفن کے وقت اعلیحضرت - صاحبزادہ صاحب نواب ظفر جنگ اور نواب امام جنگ کے سوا تمام امراء دربار آصفیہ موجود تھے شہزادہ ویلز بہادر نے بھی اپنے اسٹاف کے دلیسی افسرون کو اپنی جانب سے شریک کیا تھا اور شاہ دکن کو پرسا دینے کے لئے نہ صرف آپ ہی تشریف لائے تھے بلکہ اپنی محترم بی بی کو محل شاہی مین بھی اسی غرض سے روانہ کیا تھا شہزادہ صاحب کے اعزاز مین جو ڈنر ہونے والا تھا اور جس روشنی کا انتظام ہوا وہ آپ نے موقوف فرما دیا - صاحب زادی صاحبہ کے اظہار غم کیلئے بذریعہ ڈنل فروری ۱۳۱۵ف مطابق ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ کے جریدہ اعلامیہ غیر معمولی کے ذریعہ سے تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی جس کی تعمیل سوم کے روز ہوئی -

۱۷ - جمادی الاول روز دوشنبہ کو صبح کے چھ بجے حویلی قدیم مین بندگان عالی پر وبائی اثر محسوس ہوا جسکی وجہ سے عام طور پر بیچینی پھیل گئی تمام امراء دربار اور عہدہ دار مزاج پرسی کے لیے تشریف لے گیے اور صدقات تقسیم ہوے - ۲ بجے مزاج کو کسی قدر سکون ہوا - اس کے چند روز بعد اعلیحضرت ایک عرصہ تک حویلی قدیم مین ہزار ہا غربا کو کھانا کھلاتے رہے اور رمضان مین روزہ دارونکو بلدہ کی تمام مسجدون مین سحری اور افطار کے لیے بریانی پہونچاتے رہے - اسی سنہ مین بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲۴ دے ۱۳۱۶ف م ۱۳۲۴ھ کے ایام مین تغیر و تبدل واقع ہوا -

۲۸ - ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ روز یکشنبہ شب کے ۸ بجے حویلی قدیم مین آپ کا مزاج سوء ہضمی کیوجہ سے ناساز ہوا - دوسرے روز دن کے ۲ بجے افاقہ ہوا - تمام امراء ریاست نے صدقات وغیرہ داخل کیے -

اسوقت بندگان عالی مدظلہ العالی کی عمر ۴۴ سال کی ہے زمانہ حکمرانی سے اسوقت

تک آپ نے نہ صرف اپنی ہی قلمرو ہی مین عزیز رہے ہین بلکہ تمام ہندوستان کا کوئی ایک شہر بھی ایسا نہ نکلیگا جہان آپ کے نام لیوا اور دعا گو نہ ہون حیدرآباد کے کسی حکمران کا زمانہ ایسا پرامن نہین گزرا۔ امور مملکت مین آپ نے اپنی توجہ سے جو اصلاحین کین وہ آپکی بیدار مغزی اور قابلیت کی دلیل ہین۔ رفاہ عام اور رعایا کی فلاح و بہبود مین آپ ہمیشہ دلچسپی لیتے ہین۔ اور ہر سال لاکھون روپیہ کی امداد فرماتے ہین۔ آپ نہ صرف اپنے خیرخواہون کی قدر و منزلت فرماتے ہین بلکہ دشمنون پر بھی معمولی تنبیہ کے بعد رحم کرتے ہین تمام دنیا مین صرف حیدرآباد اور حیدرآباد مین صرف بندگان عالی ہی اسبات پر فخر فرما سکتی ہین کہ جن لوگون سے آپ ناراض ہوے ان کے ساتھہ بھی مہربانی سے پیش آئے اونکے پچھلے حقوق پامال نہ کیے بلکہ گھر بیٹھے اونکے ورثا ہے مقرر فرمادے آپکا شمار ملک کے علم دوست رئیسون مین ہوتا ہے۔ آپ عربی۔ فارسی۔ اور انگریزی مین اچھی طرح گفتگو فرما سکتے ہین اور اردو کے بے بدل استاد ہین۔ آصف تخلص فرماتے ہین مذاق سخن بھی بدرجہ اتم رکھتے ہین۔ اور اصناف نظم پر قادر ہین۔ شاعری مین آپ ہندوستان کے مسلم الثبوت استاد فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم کے شاگرد ہین چند شعر ہدیہ ناظرین ہین۔

وصل مین تلخ بھی دشنام مزا دیتے ہین — کوسنے والونکو ہم دل سے دعا دیتے ہین
ایسے لوگون مین نہین ہم جو کہین اور نہ کرین — مرد جو کہتے ہین وہ کرکے دکھا دیتے ہین
وہ شہادت کو سمجھتا ہے حیات جاوید — زندگی آپ تو عاشق کی بڑہا دیتے ہین
دل مرا کس نے چرایا ہے بتائین مجکو — زائچہ کھینچکے جو نام بتا دیتے ہین
جان کیونکر نہ تجھے دیدون یہ خدا کا ہے مال — کیا برائی بھی امانت کو لٹا دیتے ہین
وہ گئے دن جو اسے کوستے تھے آٹھہ پہر — ابتو آصف کو وہ جینے کی دعا دیتے ہین
مچی ہے دہوم زمانہ مین جابجا کسکی — دیگر — بندھی ہے دہاک ترے حسن کی سوا کسکی

وہ جو روش بھی تو مسجد مین تہا خدا جانے نماز کس نے ادا کی ہوئی قضا کسکی

نہین بھی اُسکی خبر ہے وہ کون ہی ایسا بندھی ہوئی ہے زبانیں نہین یہ ہوا کسکی

نہ جان کا ہے بھروسہ نہ عمر رفتہ کا یہ بیوفا ہوئی کسکی وہ آشنا کسکی

ہو کامیاب نہو کوئی یہ نصیب اُسکا نہین قبول کی آصف نے التجا کسکی

سیر و شکار کا بھی آپ کو از حد شوق ہے اور آپنے متعدد بار شیرون کا شکار کیا ہے ۔ نشانہ اندازی ۔ نیزہ بازی شمشیر زنی ۔ اور شہسواری مین آپکو خاص ملکہ حاصل ہے ۔ غرض آپکی ذات ستودہ صفات مین تمام خوبیان جمع ہین ۔ خداوند عالم آپکی عمر مین ترقی عطا فرمائے اور ہمیشہ رعایا کے سر پر قایم رکھے ۔

بندگان عالی کے زمانہ مین جو عمارتین تعمیر ہوئین یہان اُن کا ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہین ۔ چوک کا مارکٹ باغ اور گھنٹہ گھر ۔ باغ عامہ ۔ ایوان سیف آباد ۔ سرور نگر محل (وکٹوریا میموریل اسکول) شکارگاہ ملک پیٹھ ۔ سرور ولیا ۔ حسینی محل ۔ حسینی علم کی کمان محبوب گنج ۔ زنانہ اسپتال ۔ ورک شاپ ۔ پبلک ورکس آفس ۔ کنگ کوٹھی ۔ باغ عدن یا ایڈن گارڈن ۔ ڈاکٹر لاڈر کا بنگلہ ۔ سیجر گاٹ کا بنگلہ ۔ فلک نما ۔ سنٹرل جیل واقع چنچل گوڑہ محل لنگم پلی ۔ چادر گھاٹ تالاب سکندرآباد ان مین چند عمارتین خریدی بھی گئین اور بہت سی ان کے سوا اور خریدی بھی گئین ۔ قطب شاہون کی قدیم عمارتون کی مرمت ہوئی ۔ سڑکین تعمیر اور کشادہ کی گئین بلدہ مین دوکانات ایک ہی وضع پر بنائی گئین پل بنے اور کچھ عمارتین تعمیر ہوئین ۔ لال دروازہ کشادہ کیا گیا ۔ مکہ مسجد کے قریب ترپج محلہ سے ملا ہوا بنگلہ نواب ناظم الملک کے معرفت تعمیر ہوا اور ان بنگلون مین ، ۷ شوال ۱۳۲۳ھ جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک کے موقع پر اندرون مکہ مسجد کے مد نظر کی غرض سے دریچہ لگائے گیے دروازہ افضل گنج پر کلاک ٹاور تعمیر ہوا ۔ فتح میدان مین کلاک ٹاور تعمیر ہوا ۔ پرانی حویلی مین بھی عمارتین تعمیر ہوئین ۔

اعلیحضرت کی اولاد کی اولاد ذکور و اناث کا ذکر ہے لیکن اِن مین صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر آپکے ولیعہد ہین۔

صاحبزادہ نواب میر عثمان علیخان بہادر ولیعہد

آپ سلخ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ روز شنبہ کو شب کے ۹ بجے حویلی قدیم مین پیدا ہوئے ۲۵ شعبان سنہ الکو آپ کا نام عثمان علیخان رکھا گیا اور رسم چلہ ادا ہوئی۔ اس تقریب مین نواب سالار جنگ ثانی مدار المہام نے حضور مین جھولا داخل کیا۔ تین ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ روز یکشنبہ کو عشرت محل کی خوابگاہ مین مولوی نور الحسین صاحب کے ذریعہ سے رسم بسم اللہ خوانی ادا کی گئی۔ ۲۶۔ جمادی الثانی ۱۳۱۴ھ روز چہارشنبہ کو رحمت علی فرزند بادشاہ علی اصلاح ساز کے ہاتھہ آپ کا ختنہ کیا گیا اصلاح ساز نے اس خوشی مین جوڑا اور نقدی پائی۔ عربی اور فارسی تعلیم کے لیے مولوی انوار اللہ خان بہادر۔ سلطان العلما مولوی سید علی شوشتری مرحوم اور نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی مقرر کیے گئے۔ ۶۔ ربیع الاول ۱۳۱۷ھ کو مسٹر بی ایجرٹن بمشاہرہ [illegible] کلدار آپکی انگریزی تعلیم کے لیے مقرر ہوئے۔ ۵ اشعبان سنہ مذکور کو اعلیحضرت کے ہمراہ لارڈ کرزن گورنر جنرل کی ملاقات کے لیے کلکتہ تشریف لے گیے یکم صفر ۱۳۱۸ھ کو بغرض تعلیم و تربیت آپکا قیام کنگ کوٹھی مین قرار پایا۔ یہ کوٹھی بندگان عالی نے نواب کمال یار جنگ محمد کمال خان بہادر سے خرید فرمائی تھی۔ اسی سنہ مین ۲۴ شوال کو مغرب کے قریب آپ نشانہ اندازی کر رہے تھے آپ کے ہاتھہ ہی مین یکایک بندوق پھٹ گئی مگر خدا کا شکر ہے کہ آپ محفوظ رہے۔

۱۹۔ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ محترم والد کے ساتھہ بغرض شرکت دربار تاجپوشی ایڈورڈ ہفتم دہلی تشریف لے گیے۔ بارہ شوال ۱۳۲۳ھ کو آپ کنگ کوٹھی مین ٹٹیان

بھاندتے ہوے گھوڑے سے گر گئے مگر بفضل خدا ہر طرح خیریت گزری - ۱۹ / صفر سنہ ۱۳۲۴ھ
کو ایڈن گارڈن مین آپکا عقد مرشد زادہ جہانگیر بادشاہ کی صاحبزادی سے ہوا - اور جریدہ
غیر معمولی مورخہ ۱۳ / خورداد سنہ ۱۳۱۵ ف م ۲۱ صفر سنہ ۱۳۲۴ھ کے ذریعہ سے تمام دفاتر مین
ایک دن کی تعطیل رہی ۴ - شعبان سنہ ۱۳۲۵ھ روز شنبہ صبح کے ساڑہے ۹ بجے صاحبزادہ
صاحب بغرض تبدیل آب وہوا بلدہ سے چھوٹی لین پر اورنگ آباد تشریف لے گئے -
ہمراہی مین نواب صادق جنگ مہتمم خزانہ صرف خاص - مسٹر ہی اجرٹن استاد انگریزی -
نواب ممتاز الدولہ بہادر کمانڈنگ افسر پلٹن - صرف خاص کے علاوہ دیگر اسٹاف بھی
تھا - ۲۸ شعبان سنہ الہ روز سہ شنبہ صبح کے ساڑہے سات بجے واپس بلدہ ہوئے - صاحبزادہ
صاحب اردو فارسی اور انگریزی مین کافی مہارت رکھتے ہین - اور نشانہ اندازی اور
شہسواری کا بھی آپکو شوق ہے -

پہلے آپکے اتالیق مین نواب اقبال یار جنگ - نواب فیروز یار جنگ اور نواب
صادق جنگ مقرر کیے گئے تھے مگر اول الذکر دو اتالیقون کی وفات کے باعث
شہباز جنگ اور شہ زور جنگ اتالیق مقرر ہوے - لیکن کسی خاص وجہ سے اوائل ذی الحجہ
سنہ ۱۳۲۴ھ مین شہباز جنگ اسی خدمت سے علیحدہ کئے گیے -

۸ - محرم سنہ ۱۳۲۵ھ روز پنجشنبہ کو شام کے پانچ بجے کنگ کوٹھی کے متصل (نواب
مکرم الدولہ کا بنگلہ) آپ کے مشکوے معلی مین صاحب زادہ تولد ہوا - اور آٹھ صفر سنہ الہ
روز شنبہ کو حسب الحکم اعلیحضرت قدر قدرت اس تقریب مسعود مین تمام دفاتر ممالک
محروسہ سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی -

۱۵ - ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۵ھ روز شنبہ رات کے گیارہ بجے (کنگ کوٹھی) دوسرے صاحبزادہ
صاحب تولد ہوئے اور ایک یوم کی تعطیل بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲ / اسفندار سنہ ۱۳۱۵ ف
تمام دفاتر سرکار عالی کو دیگئی - ۲۵ محرم سنہ ۱۳۲۶ھ روز جمعہ آٹھ بجے (کنگ کوٹھی) تیسرے

صاحبزادہ صاحب تولد ہوے ۱ اور اس کی تہنیت مین تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی
تعطیل بذریعہ جریدۂ غیر معمولی ۱۵ صفر سنہ الہ پنجشنبہ کو دی گئی - یکم جمادی الثانی سنہ الہ
روز چہارشنبہ کو صبح کے وقت ان صاحبزادہ کا انتقال ہوا -

شہزادیان و شہزادگان اعلیحضرت قدر قدرت

(۱) ۲ شوال ۱۳۰۰ھ روز دوشنبہ مغرب کے سوا چار بجے بڑی صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین
اور ۶ شوال سنہ الہ کو چھٹی کا رسم ادا ہوا اور نظام النسا بیگم نام قرار پایا - (۱۱۰) ماہ نجھے
داخل کیے گیے - ۵ ذیقعدہ سنہ الہ کو رسم چلہ ادا ہوا - اور علاقہ دیوانی سے جھولا داخل ہوا
۱۹ ربیع الثانی ۱۳۰۱ھ روز یکشنبہ کو صاحبزادی صاحبہ کو چیچک کا ٹیکا لگایا گیا - اور ۶ صفر
۱۳۰۵ھ روز دوشنبہ کو محل سیف آباد مین مولوی انوار اللہ خان بہادر سے صاحبزادی صاحبہ
کی رسم تسمیہ خوانی ادا ہوئی - ۱۵ - ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ روز جمعہ صبح کے ۹ بجے مرض دق
سے صاحبزادی صاحبہ کا انتقال ہوا - اور مغرب کے ساڑھے چھ بجے مکہ مسجد کے شاہی مقبرہ
مین سپرد خاک کی گئین -

(۲) ۲۶ صفر ۱۳۰۱ھ روز پنجشنبہ رات کے ۱۲ بجے عشرت محل مین دوسری صاحبزادی
صاحبہ مردہ پیدا ہوئین اور دوسرے روز اکبر جاہ کے احاطہ مین دفن کی گئین اُس وقت
اعلیحضرت کلکتہ کے سفر مین تھے -

(۳) ربیع الاول ۱۳۰۲ھ روز شنبہ بوقت ۲۹ گھڑی ۵۴ پل شب گذشتہ بڑے
صاحبزادہ صاحب تولد ہوے اور ۲ ربیع الاولی سنہ الہ کو میر فاروق علیخان نام رکھا گیا -
اس ولادت باسعادت کی خوشی مین توپین سر ہوئین اور نواب لایق علیخان عماد السلطنت مدار المہام
نے طلائی جھولا ۱۱ جمادی الاول روز شنبہ کو اعلیحضرت کی حضور مین پیش کیا - نواب منیر الملک
بہادر - نواب سلطان الملک - نواب آسمان جاہ بہادر مہاراجہ نندر بہادر - مہاراجہ

کشن پرشاد بہادر کے علاوہ اور لوگ بھی ہمراہ تھے اور تمام امرا اور عہدہ دارون نے اعلیحضرت کی خدمت مین نذرین پیش کین - تمام دفاتر کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی - ماہ شعبان سنہ الیہ کو رسم بوٹ چٹاون ادا ہوئی - یکم ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۲ھ روز شنبہ کو صاحبزادہ کا انتقال ہوا -

(۴) سلخ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۳ھ روز سہ شنبہ شب کے ۹ بجے حویلی قدیم مین دوسرے صاحبزادہ صاحب تولد ہوے آپکا ذکر علیحدہ لکھا جاچکا ہے -

(۵) ۲۸ - رجب سنہ ۱۳۰۳ھ روز شنبہ دن کے پونے ۲ بجے خوابگاہ مین تیسری صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۱۵ - رمضان سنہ الیہ کو رسم چلہ ادا ہوکر آصف النسا بیگم نام رکھا گیا - اور نواب سالار جنگ ثانی مدار المہام نے جھولا داخل کیا -

(۶) ۲۲ - رمضان سنہ ۱۳۰۳ھ روز جمعہ کو قلعہ گولکنڈہ مین چوتھی صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین جنہون نے عالم شیر خوارگی مین انتقال فرمایا -

(۷) ۲۶ - جمادی الاول سنہ ۱۳۰۴ھ روز یکشنبہ صبح کے چار بجے خوابگاہ مین تیسرے صاحبزادہ صاحب تولد ہوے اور ۲۸ ماہ مذکور روز سہ شنبہ کو صبح کے ۹ بجے انتقال کر گئے -

(۸) ۹ رمضان سنہ ۱۳۰۵ھ روز دوشنبہ مغرب کے ۴ بجے حویلی قدیم مین پانچوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور نام سکندر النسا بیگم رکھا گیا - ۲۳ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۶ھ روز پنجشنبہ دن کے ۳ بجے انہون نے انتقال فرمایا -

(۹) ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۷ھ روز شنبہ کو عشرت محل مین چھٹی صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۲۵ ربیع الثانی سنہ الیہ روز پنجشنبہ کو عوث النسا بیگم نام رکھا گیا - اور ۱۱ رجب سنہ الیہ کو بوٹ چٹاون کا رسم ادا ہوا - ۱۵ رجب سنہ ۱۳۱۱ھ روز جمعہ کو مولوی انوار اللہ خان بہادر نے رسم بسم اللہ خوانی ادا کی -

(۱۰) ۸ - ربیع الاول سنہ ۱۳۰۸ھ روز پنجشنبہ کو صبح کے ۴ بجے چوتھے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اسی خوشی مین تمام دفاتر سرکار عالی کو (۱۱) ماہ مذکور کو ایک یوم کی تعطیل دیگئی

تھی۔ ۱۹ ماہِ مذکور کو میر صدیق علیخان نام رکھا گیا۔ اور ۱۱۔ رجب ۱۳۰۶ھ روز شنبہ بوقت مغرب انہون نے انتقال کیا۔

(۱۱) ۴۔ جمادی الاول ۱۳۰۸ھ روز سہ شنبہ شب کے ۸ بجے عشرت محل مین ساتوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین۔ اور ۲۶ ماہ و سنہ الہ کو انتقال فرما گئین۔

(۱۲) ۴ ربیع الثانی ۱۳۰۹ھ روز جمعہ کو محل ڈہالیہ چمن مین آٹھوین صاحب زادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۲۲۔ جمادی الثانی سنہ الہ روز شنبہ کو پونے چار بجے انہون نے انتقال فرمایا۔

(۱۳) ۹ شعبان ۱۳۰۹ھ روز چہار شنبہ دیوڑہی محل خاص مین پانچوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوے اور ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ کو انتقال فرما گئے۔

(۱۴) ۱۶۔ شعبان ۱۳۰۹ھ روز چہار شنبہ کو دیوڑہی محل خاص مین چھٹے صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اور ۲۳۔ رمضان سنہ الہ کو انتقال فرما گیے۔

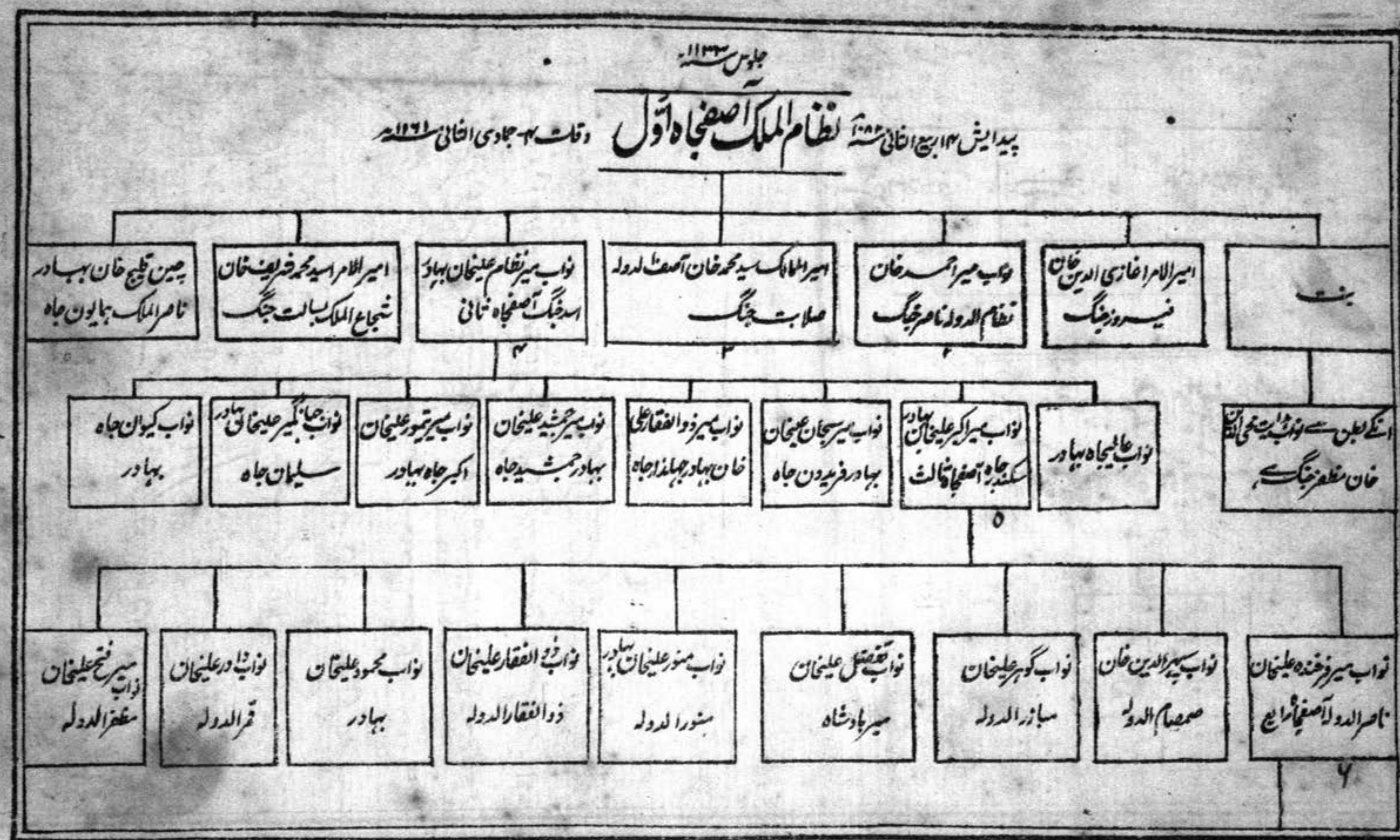
(۱۵) ۲۔ رمضان ۱۳۱۲ھ روز پنجشنبہ صبح کے ۸ بجے محل لنگم پلی مین ساتوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے اور ۱۴ ذی الحجہ سنہ الہ روز شنبہ کو قادر علیخان نام رکھا گیا۔ اور ۸۔ رمضان ۱۳۱۳ھ روز یکشنبہ شب کے ۱۱ بجے کوہ مولا پر آپ نے انتقال فرمایا اور ۹ ماہ مذکور کو صبح کے ۹ بجے آپ مکہ مسجد کے شاہی مقبرے مین سپرد خاک کیے گیے۔

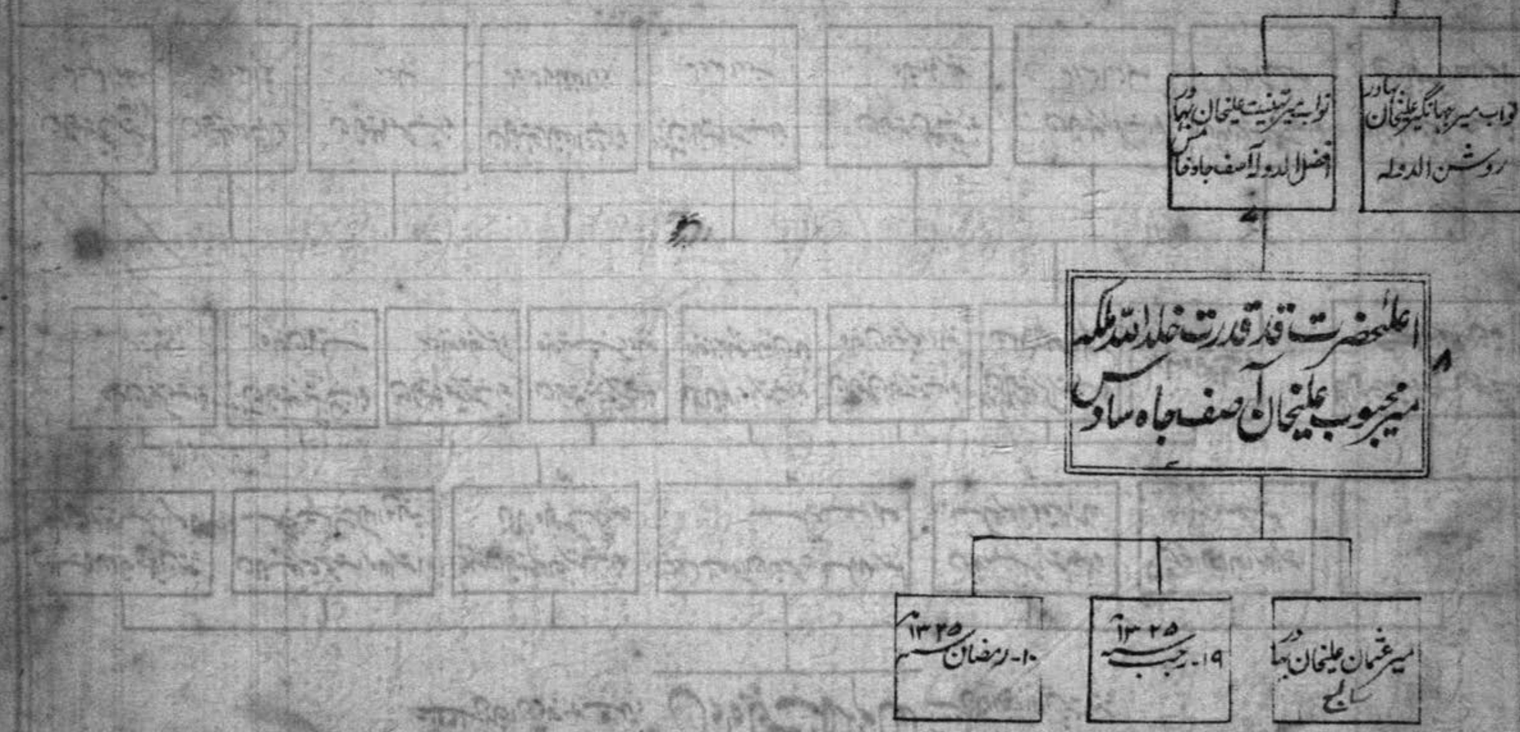
(۱۶) ۱۳۔ صفر ۱۳۱۳ھ روز سہ شنبہ صبح کے ۸ بجے دیوڑہی محل خاص مین آٹھوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوے اور ۲۲ ماہ مذکور روز چہار شنبہ کو میر غلام محی الدین خان نام رکھا گیا۔ اور ۲۱۔ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ روز پنجشنبہ شب کے ۲ بجے آپ نے انتقال فرمایا اور دوسرے روز صبح کے ۷ بجے آپ حضرت شہنشاہ صاحب کی درگاہ مین سپرد خاک کیے گئے۔

(۱۷) ۸۔ رجب ۱۳۱۳ھ روز چہار شنبہ کو حویلی قدیم مین نوین صاحبزادی صاحبہ تولد ہوئین اور ۱۶۔ جمادی الاول ۱۳۱۶ھ ہجری کو دلور النسا بیگم نام رکھا گیا اور ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ کو مولوی انوار اللہ خان بہادر نے عشرت محل مین آپکی رسم بسم اللہ خوانی ادا کی۔

(۱۸) ۹۔ رجب سنہ ۱۳۲۵ھ روز سہ شنبہ دن کے ۱۲ بجے حویلی قدیم مین نوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوئے۔ ۲۱ توپون کی سلامی سر ہوئی۔ تمام امرائے نذرین گزرانین اور دیگر عہداران وغیرہ کی نذرون کا سلسلہ کئی دن تک رہا۔ تمام دفاتر سرکار عالی کو ۲ یوم کی تعطیل بذریعہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۱۶۔ مہر سنہ ۱۳۱۶ف دی گئی۔ ۱۵۔ شعبان سنہ الہ کو الہ رکھی بیگم صاحبہ نے ماجنہ داخل کیا۔ ۱۹ شعبان سنہ الہ کو چلہ کا رسم ادا ہوا۔

(۱۹) ۱۰۔ رمضان سنہ ۱۳۲۵ھ روز جمعہ شب کے ۱۰ بجے حویلی قدیم مین دسوین صاحبزادہ صاحب تولد ہوے۔ اس کی تہنیت مین تمام توپ خانون سے ۲۱ توپ سلامی کی سر ہوئین۔ اور تمام امرا و جاگیرداروں نے نذرین داخل کین۔ اور تمام دفاتر سرکار عالی کو ایک یوم کی تعطیل دی گئی اور ۱۷۔ شوال سنہ الہ کو رسم چلہ ادا ہوا۔


جلوس ۱۱۳۳ھ
نظام الملک آصفجاہ اوّل
پیدائش ۱۴ ربیع الثانی ۱۰۸۲ھ
وفات ۴ جمادی الثانی ۱۱۶۱ھ
بنت
امیر الامرا غازی الدین خان فیروز جنگ
نواب میر احمد خان نظام الدولہ ناصر جنگ
امیر الممالک سید محمد خان آصف الدولہ صلابت جنگ
نواب میر نظام علیخان بہادر اسد جنگ آصفجاہ ثانی
امیر الامرا سید محمد شریف خان شجاع الملک بسالت جنگ
چین قلیچ خان بہادر ناصر الملک ہمایون جاہ
۲
۳
۴
انکے بطن سے نواب ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ ہے
نواب عالیجاہ بہادر
نواب میر اکبر علیخان بہادر سکندر جاہ آصفجاہ ثالث
نواب میر سبحان علیخان بہادر فریدون جاہ
نواب میر ذوالفقار علی خان بہادر جہاندار جاہ
نواب میر جمشید علیخان بہادر جمشید جاہ
نواب میر تیمور علیخان اکبر جاہ بہادر
نواب جہانگیر علیخان بہادر سلیمان جاہ
نواب کیوان جاہ بہادر
۵
نواب میر فرخندہ علیخان ناصر الدولہ آصفجاہ رابع
نواب میر سیف الدین خان صمصام الدولہ
نواب گوہر علیخان مبارز الدولہ
نواب تفضل علیخان میر بادشاہ
نواب منور علیخان بہادر منور الدولہ
نواب ذوالفقار علیخان ذوالفقار الدولہ
نواب محمود علیخان بہادر
نواب نادر علیخان قمر الدولہ
نواب میر فتح علیخان مظفر الدولہ
۶



(نوٹ) جن ناموں پر نمبر دیئے ہیں - انھوں نے سلطنت آصفیہ کی حکمرانی کی ہے -

تختۂ فرمانروایان سلطنتِ آصفیہ

نشان سلسلہ	نام فرمان روا	تاریخ ولادت	تاریخ جلوس	تاریخ [illegible]	تاریخ وفات	مدت عمر سال	مدت عمر ماہ	مدت عمر یوم	مدت حکومت سال	مدت حکومت ماہ	مدت حکومت یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	نواب میر قمرالدینخان فتح جنگ نظام الملک آصف جاہ مغفرت مآب	۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۰۸۲ھ	سنہ ۱۱۳۳ھ	۰	۴ جمادی الثانی سنہ ۱۱۶۱ھ	۷۹	۲	۱۰	۲۸	۰	۰
۲	نواب میر احمد خان ناصر جنگ نظام الدولہ ۱ (شہید) خلف دوم مغفرت مآب۔	۱۸ محرم سنہ ۱۱۲۴ھ	۹ جمادی ۲ سنہ ۱۱۶۱ھ	۰	۱۷ محرم سنہ ۱۱۶۴ھ	۰	۰	۰	۲	۷	۸
۳	نواب ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ	۰	۱۷ محرم سنہ ۱۱۶۴ھ	۰	۱۷ ربیع الاول سنہ ۱۱۶۴ھ	۰	۰	۰	۰	۲	۰
۴	نواب سید محمد خان صلابت جنگ آصف الدولہ ۲ امیر الممالک خلف سوم نواب مغفرت مآب	۰	۱۸ ربیع ۱ سنہ ۱۱۶۴ھ	۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۱۷۵ھ	۳۰ ربیع ۲ سنہ ۱۱۷۷ھ	۰	۰	۰	۱۱	۸	۲۶
۵	نواب میر نظام علیخان فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ ثانی غفران مآب	یکم شوال سنہ ۱۱۴۶ھ	۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۱۷۵ھ	۰	۱۷ ربیع ۲ سنہ ۱۲۱۸ھ	۷۱	۶	۱۶	۴۲	۴	۳
۶	نواب سکندر جاہ میر اکبر علیخان آصفجاہ ثالث مغفرت منزل	یکم رجب سنہ ۱۱۸۲ھ	۲۲ ربیع ۲ سنہ ۱۲۱۸ھ	۰	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ	۶۲	۴	۱۶	۲۶	۶	۲۵
۷	نواب ناصر الدولہ میر فرخندہ علیخان بہادر آصفجاہ رابع غفران منزل ۳	۲۴ رمضان سنہ ۱۲۰۹ھ	۲۰ ذیقعدہ سنہ ۱۲۴۴ھ	۰	۲۲ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ	۶۴	۱۱	۲۸	۲۸	۱۰	۲
۸	نواب افضل الدولہ میر تہنیت علیخان آصفجاہ خامس مغفرت مکان	۲۰ ربیع ۱ سنہ ۱۲۴۳ھ	۴ رمضان سنہ ۱۲۷۳ھ	۰	۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۵ھ	۴۲	۷	۱۳	۱۲	۱	۱۹
۹	نواب میر محبوب علیخان بہادر ۴ مدظلہ العالی آصفجاہ سادس	۵ ربیع ۲ سنہ ۱۲۸۳ھ	۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۵ھ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

(نوٹ) ۱ شہید ہوئے ۲ بیدر میں وفات ہوئی اور وہیں دفن ہوئے ۳ قلعہ محمد آباد بیدر میں پیدا ہوئے ۴ ۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ روز شنبہ کو موجودگی ویسرائے گورنر جنرل لارڈ رپن آپ کے حکمرانی کے رسومات ادا ہوئے

صرف خاص کی ابتدا۔ اور تاریخی وضروری امور

فصل ۴

عہد نواب ناصر الدولہ غفران منزل مین صرف خاص کی بنیاد ایک جدید طور پر قایم کی گئی کیونکہ مالک ریاست کے اخراجات اقربا۔ دربار۔ وغیرہ کے مصارف کیلیے خزانہ عامرہ سے ایک نقد رقم ہمیشہ گذرانی جایا کرتی تھی جسکو غفران منزل نے اپنے عہد حکومت مین ان ہی اخراجات کے ایک حصہ کے معاوضہ مین چند تعلقات علیحدہ کرکے صرف خاص کے نام سے موسوم فرمایا تھا۔ اِس کا خاص سبب یہہ تھا۔ کہ اُس وقت تک قدیم طرزپر تحصیل وصول کا قاعدہ جاری نہ تھا جسکی وجہ سے خزانہ عامرہ مین ہر وقت کثیر رقم کے ملنے مین تعویق ہوا کرتی تھی رفتہ رفتہ اس مین اور کئی قسم کی زمینات۔ قطعات۔ دیہات وغیرہ شامل ہوتے رہے۔ جسکی مجملاً تفصیل لکھی جاتی ہے۔

۱۔ حضرت...... کے بذاتہ خرید زمینات ومقطعہ جات وغیرہ۔ ۲۔ بیگمات و دیگر اقربا کے زرخرید مقطعہ جات و جاگیرات وغیرہ جن کے انتقال کے بعد کوئی خاص وارث نہوتا تھا۔ ۳۔ وہ تعلقات صرف خاص جو ۱۲۶۳ف مین اضلاع دیوانی مفوضہ سرکار عظمت مدار کے ساتھہ شامل ہوگئے تھے اور ۱۲۷۱ف مین جب اُن اضلاع مفوضہ ملک امانی برار سے دو ضلع مسترد ہوئے تو ان ہی اضلاع مسترده سے چند تعلقات صرف خاص مین بھی شامل ہوئے۔ ۴۔ سمستان شورا پور یہہ وہی سمستان شورا پور ہی جسکا راجہ سرکار عالی کا خراج گزار تھا اور جس نے ۱۸۵۷ء مین سرکار انگریزی سے بغاوت کی تھی جس مین سرکار عالی کی فوج کنٹنجنٹ بھی گئی تھی بعد ضبطی سمستان مذکور سرکار انگریزی نے سرکار عالی کے تفویض کیا جسکی اُسوقت ۱۱ر۹ کلدار آمدنی تھی۔ ۵۔ اُسوقت سے اِس زمانہ تک اسیطرح مقطعہ جات جاگیرات وغیرہ صرف خاص مین داخل ہوا کرتے ہین۔

ابتدائی انتظام

صرفخاص کا انتظام ناصر الدولہ غفران منزل اور نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کے عہد مین خاص ذات حضرت...... سے متعلق تھا۔ اور امرا و متمول اشخاص اسکا انتظام کرتے تھے علاوہ برین جو طریقہ علاقہ دیوانی مین مالگزاری کا تھا وہی طریقہ صرف خاص کے تعلقات مین بھی جاری تھا

بعد انتقال نواب افضل الدولہ مغفرت مکان صرف خاص کا اہتمام علاقہ دیوانی سے متعلق ہوا۔ اسوقت سالار جنگ اول مدار المہام نے جو بوجہ نابالغی اعلیٰحضرت ...... نائب ریاست بھی تھے تعلقات صرف خاص کا انتظام اُن جدید اصول پر کیا جن پر اضلاع دیوانی کا انتظام ہوا تھا علاوہ اس کے اور بہت سی اسمین مفید اصلاحین کین۔ چنانچہ ۱۲۷۸ف مین صرف خاص کے دو ضلعے ایک ضلع اطراف بلدہ اور دوسرا پالم مقرر کیا۔ اور اُن پر ایک ایک تعلقدار ماہوار یاب مقرر کیا گیا۔ اخراجات صادر سہ بندی کا طریقہ موقوف ہوا۔ نگرانی کے لیے بھی ایک عہدہ دار مقرر ہوا جو ناظم مداخل مہتمم تعلقات صرف خاص کے نام سے موسوم تھا۔ علاقہ دیوانی کے محکمجات کیطرح عدالت۔ کوتوالی۔ تعمیرات۔ صفائی۔ مدارس وغیرہ اضلاع صرف خاص مین بھی قایم کیے گئے اور صرف خاص کا علٰحدہ دفتر بھی ۲۲ خورداد ۱۲۷۸ف مین قایم کیا گیا۔ جسکے مہتمم اکرام جنگ بدر الدولہ ہوئے۔

سنہ ۱۲۷۹ف مین ایک مستقل عہدہ دار مقرر ہوا جو معتمد صرف خاص کے نام سے موسوم ہوا۔ بعد مسند نشینی اعلیٰحضرت نے بموجب عملدرآمد قدیم بنفس نفیس صرف خاص کے کاغذات ملاحظہ فرمانا شروع کیے۔ اسوقت تک جس قدر فرامین اور احکامات صادر ہوا کرتے تھے وہ ارشادات زبانی اور مختلف ذرایع سے صادر ہوتے تھے۔ اور ایسے احکام کے منضبط رکھنے اور اجرائی احکام کے لیے کوئی خاص عہدہ دار مقرر نہ تھا۔ لیکن مسند نشینی کے چار ماہ بعد پیشگاہ سرکار سے حکم ہوا کہ معتمدی صرف خاص کے کاغذات معتمد حضرت کے ذریعہ سے پیش ہوا کرین۔ اور اسجگہ پر موتمن جنگ بہادر (سید حسین بلگرامی) کا تقرر ۱۴۔ شعبان سنہ ۱۳۰۱ کو عمل مین آیا۔

انتظامات مین وقتاً فوقتاً ردوبدل بھی ہوا کیا۔ چنانچہ سنہ ۱۲۹۳ف مین ناظم مداخل مہتمم تعلقات صرف خاص کا عہدہ موقوف کیا گیا۔ اور اُس کا عملہ صدر المہام سرکار عالی کے دفتر مین شریک ہوا۔ اور جب سنہ ۱۲۹۹ف مین صدر المہامی بھی موقوف ہوئی۔ اور مجلس مالگزاری قایم ہوئی تو یہہ عملہ مجلس مالگزاری مین منتقل ہوا۔ صرف خاص کے اکثر تعلقات متفرق طور پر فاصلہ سے واقع تھے اس وجہہ سے اہالیان اضلاع صرف خاص کی پورے طور پر نگرانی نہین ہوسکتی تھی چنانچہ اس دقت کے دفعیہ کے لیے

۱۲۹۵ء ف مین ایک مجلس قایم ہوئی جسکے میر مجلس نواب مکرم الدولہ تھے - اور قدیر جنگ - مقرب جنگ - دستور رزتبنجی - سید محی الدین صاحب - انتصار جنگ - ارکان مقرر ہوئے -

اس مجلس نے دو تجویزین پیش کین - ۱ - صرف خاص کے جو تعلقات دیہات علاقہ دیوانی کے جن اضلاع یا تعلقات کے قریب واقع ہون اُنہین اضلاع و تعلقات مین شامل کردیئے جائین

۲ - اُن تمام تعلقات و دیہات کا معاوضہ محاصل کے لحاظ سے دیوانی کے اُن تعلقات اور دیہات کے ساتھہ کیا جائے جو صرف خاص کے تعلقات کے متصل واقع ہون -

سالارجنگ اول نے پہلی تجویز منظور فرمائی - اور آخر کی نسبت حکم دیا کہ اعلیحضرت جس وقت عنانِ حکومت اپنے ہاتھہ مین لین اُس وقت اپنی رائے باصواب سے اس تجویز کو جاری فرمائین -

اسطرح سے تعلقات صرف خاص کی کئی حیثیتین ہوگئین - کچھہ تو اضلاع دیوانی سے متعلق ہوگئے - اور کچھہ پہلے ہی سے امراء پایگاہ کے تحت مین تھے - اور باقی تعلقات اضلاع صرفخاص کہلاتے تھے - علاوہ ازین اور چند تعلقات امانی صرف خاص و جمعیت صرف خاص کے نام سے پایگاہ مین تھے - جمعیت صرف خاص کے محاصل سے شاگرد پیشگان اور جمعیت صرف خاص کے مفوضہ علاقہ ہذا کے اخراجات ادا ہوتے تھے -

جو تعلقات صرف خاص علاقہ دیوانی سے متعلق تھے ان کا محاصل خزانہ عامرہ مین جمع ہوتا تھا اور اُس کے اخراجات ملازمان صرف خاص کی ماہوارات اور حضرت کی فرمان کے [illegible] عالی ۸/۹ بموجب خزانہ عامرہ سے صرف ہوتے تھے چنانچہ سمستان شولاپور کا محاصل (معادل کلدار) خزانہ عامرہ ہی مین جمع ہوتا تھا اور وہین سے خرچ ہوتا تھا - جو تعلقات امانی صرف خاص امراء پایگاہ کے تحت مین تھے اُن کی آمدنی خزانہ صرف خاص مین کم و بیش داخل ہوتی تھی - لیکن یہہ تعلقات صرف خاص بموجب فرمان اعلیحضرت مورخہ ۱۷ - رجب ۱۳۲۱ھ [?] نواب ظفر جنگ شمس الملک بہادر نے صرف خاص مین تعلقہ کہڑک - حیات نگر - احمد باد ٹرا -

سلطان باغ ۔ اور نواب سلطان الملک بہادر نے پیٹھ ہمنا باد ۔ اوپل وغیرہ داخل کردیے ۔
جب ۱۳ ۔ مہر ۱۲۹۳ف کو مجلس نظم مداخل و مخارج صرف خاص مقرر ہوئی اور ناظم مداخل و مخارج کا
عہدہ قایم ہوا ۔ تو اُس وقت ذریعہ معتمد مدار المہام نشان (۱۰۲) سنہ ۱۳۰۲ھ تعلقات صرفخاص کی
نگرانی عہدہ داران دیوانی سے علٰحدہ کیگئی ۔ اور اون کا تعلق معتمد صرف خاص سے کیا گیا ۔
اس مجلس کے میر مجلس سی کلارک صاحب تھے ۔ اور بدرالدولہ نائب میر مجلس ۔ مقرب جنگ
اقبال یار جنگ ۔ قدیر جنگ ۔ ارکان ۔ سید یوسف الدین معتمد مقرر ہوئے لیکن ۸ ربیع الاول ۱۳۰۳ھ
کو میر مجلسی صرف خاص کی صدارت کو اعلیحضرت نے بذات خود زینت بخشی تو نائب میر مجلس کا عہدہ
موقوف ہوا اور سب ارکان مساوی المرتبہ اور اُنکی تنخواہ الـ ۱۱ مقرر ہوئی ۔

حضرت کے جلوس کے بعد پھر ناظم مداخل کا عہدہ قائم ہوا ۔ اور جو عملہ مجلس مالگزاری مین شریک
کیا گیا تھا وہ پھر ناظم مداخل کے عملہ مین شریک ہوا ۔ اور اس جگہہ پر یکم اسفندار ۱۲۹۴ف کو
قدیر جنگ کا تقرر ہوا ۔

انتظامات

انتظامات صرف خاص کی ابتدا سے اسوقت تک کوئی ایسی یادداشت نہین دستیاب ہوئی
جس سے اس امر کا پورے طور پر انکشاف ہوتا کہ باعتبار اراضی محکہ جات اور قوانین کیا کیا
ردوبدل ہوا ۔ اور کون کون مفید اور ضروری اصلاحین وقتاً فوقتاً عمل مین آتی رہین ۔ تاہم
اس قدر پتہ چلا ہی کہ اس علاقہ مین پیمایش بھی کی گئی ۔ اور ان تعلقات مین عموماً طریقہ رعیتواری
جاری ہی ۔ صرف چند سربستہ اراضی اور مقطعہ جات ہین ۔ اور اضلاع اطراف بلدہ مین مثل اضلاع
دیوانی تعلقدار اول ۔ دوم ۔ سوم ۔ مقرر ہین جن کے تحت مین تحصیلدار بھی ہین ۔ اور مالی مقدمات کے
فیصلون کا مرافعہ معتمدی مال مین سُنا جاتا ہی ۔ اور جن تعلقداران دیوانی کی نگرانی مین تعلقات
صرف خاص ہین ۔ اُن کے مالی فیصلہ جات کا مرافعہ صوبہ دارون کے محکمہ مین ہوتا ہی ۔ اور
صوبہ دارون کے فیصلہ جات کا مرافعہ معتمد مالگزاری مین ہوتا ہی ۔ سررشتہ انعام کا تعلق بھی
مال سے ہی ۔ اور کل قوانین مروجہ علاقہ دیوانی تمام تعلقات صرف خاص مین جاری ہین جن کا بتہ

اُن احکام اعلیحضرت سے لگتا ہی جو وقتاً فوقتاً مجلس صرف خاص کے نام صادر ہوا کیے ہین غرضکہ اس طرح جمعیت کوتوالی ۔ صرف خاص بھی ناظم کوتوالی علاقہ دیوانی کے زیر نگرانی ہی ۔ اور صرفخاص مین مہتمم ۔ امین ۔ نائب امین ۔ مقرر ہین ۔

عدالت دیوانی و فوجداری ۔

دیوانی فوجداری کی عدالتین بھی اضلاع و تعلقات صرفخاص مین کافی تعداد مین قایم ہین ۔ اور یہہ عدالتین مجلس عالیہ عدالت کی زیر نگرانی ہین ۔ اور تحصیلدارون کے فیصلہ کا مرافعہ ضلع کی عدالتون مین اور صوبون کی عدالتون مین ہوتا ہی مگر ضلع اطراف بلدہ کی عدالت کا مرافعہ مجلس عالیہ عدالت مین ہوتا ہی ۔

کاغذ مہور

کاغذ مہور صرف خاص کا علیحدہ طبع ہوتا ہی ۔ اور عدالتی و مالی محکمون مین جاری ہی ۔ جس کی آمدنی خزانہ صرف خاص ہی مین جمع ہوتی ہے ۔

صفائی

صفائی اضلاع دیوانی تعمیرات عامہ کے زیر نگرانی ہی ۔ اسوجہ سے صفائی تعلقات صرف خاص بھی اس ہی علاقہ کی زیر نگرانی ہے ۔ صرف قلعہ محمد نگر کی صفائی کا انتظام علیحدہ ہی ۔ جسکے لیے ایک مہتمم مقرر ہی ۔

ٹپہ خانہ

اضلاع صرفخاص اور تعلقات مین جابجا سرکار عالی ہی کے ٹپہ خانہ جات قایم ہین ۔

دواخانہ

تعلقات صرف خاص مین حکما مقرر ہین اور دواخانہ جات قایم ہین ۔ جسکے اخراجات خزانہ صرف خاص سے ادا ہوتے ہین ۔

تعلیمات

مدارس بھی تعلقات صرف خاص مین کافی تعداد مین قایم ہین ۔ جن کی نگرانی ناظم تعلیمات علاقہ دیوانی کے متعلق ہی ۔ ان مدارس مین انگریزی ۔ فارسی ۔ اُردو ۔ تلنگی ۔ مرہٹی ۔ اور تعلیم قرآن مجید ہوتی ہے ۔ جس زمانہ مین مردم شماری ہوئی ہی اُس وقت ۱۸ جدید مدرسہ اور کھولے گئے ۔ جن مین مدرسہ منصبداران بھی شامل ہے جو خاص بلدہ مین ہی ۔

فوج

اس فوج صرف خاص مین چند سررشتہ شل ۱ ۔ جمعیت صرف خاص ۔ ۲ ۔ ملازمان متفرق ۔ ۳ ۔ جمعیت گرد ۔ ۴ ۔ احشام قلعہ ۔ سلح خانہ جات داخل ہین ۔ اور اسمین سوار ۔ بارگیر ۔ جوانان بار

عروب - جوانان حبش - جوانان مولد - جوانان علی غول - جوانان خاص بردار - اور جوانان لودھ
شریک ہین - جن کی مجموعی تعداد تقریباً ۸ ہزار تک ہی - اسکے متعلق توپین - ہاتھی - پالکی - میانے
گھوڑے - بیل وغیرہ بھی ہین - یہہ جمعیت بیقاعدہ اور قدیم طریقہ کی ہی - صرف ایک پلٹن اسمین ہی
جو کسیقدر منتظم ہی - جس کو غفران منزل کے عہد مین کپتان جان فنگلاس صاحب نے تیار کیا تھا -
اور اب نواب ممتاز یار الدولہ بہادر کے تفویض ہی اور باقی جمعیت کا انتظام ایک افسر سے متعلق ہی
جو ابتدا مین مہتمم کل جمعیت صرف خاص تھا - مجلس کے تقرر کے قبل جمعیت صرف خاص مین دو اور
دفتر تھے -

دفتر مثل اس کا یہہ کام تھا کہ جو لوگ ملازم ہوتے تھے اُن کی اسناد یعنی سیاہہ و گوشوارہ وغیرہ
مرتب کرے -

دفتر داخلہ اس کا یہہ کام تھا کہ جو اسناد مرتب ہوتے تھے اُنکو اصل اسم کے ساتھ مقابلہ کر کو دیکھے
یہہ دونون دفتر تقرر مجلس سے غرۂ آذر ۱۲۹۵ ف سے موقوف ہوئے - اور چہرہ مثل کا کام
دفتر مہتمم جمعیت مین داخل ہوا - اور داخلہ کا کام مجلس سے متعلق ہوا -

جمعیت عہدہ داران جمعیت کے عہدہ دارون کو پہلے سرگردہ کہتے تھے جس مین امرا یا جاگیردار منصبدار وغیرہ
معزز لوگ ہوتے تھے بعض امرا کو بطور رعایت تفویض تھی - اور یہہ جمعیت اُن اُمرا کا ذاتی کام
کرتی تھی علاوہ اسکے کچھہ دوسرے لوگون کو بطور اعزاز تفویض تھی - جسکا تھوڑا حصہ ان لوگون کا
خانگی کام بھی کرتا تھا - اور باقی حصہ صرف خاص کی نوکری مین مصروف رہتا تھا - تاہم کوئی خاص قاعدہ
مقرر نہ تھا - نواب سالار جنگ اول نے باتفاق امیر کبیر یہہ قرار دیا کہ فیصدی ۵ شخص سرگردون کے
خانگی کام انجام دین - اور باقی صرف خاص کی نوکری کرین - یہہ سرگردے نوبت بہ نوبت دیوڑھی مبارک
مین نشستگاہون پر حاضر رہتے تھے بعد اُس کے جب نشست کا طریقہ موقوف ہوا تو صرف لنگر
(محرم مین) مین وہ سرگردے حاضر ہوتے ہین - ان سرگردون کی کوئی تنخواہ معین نہ تھی - صرف
جوانان علی غول کے سرگردون کو فیصد جوان ـــہ ماہوار تھی - اسمین آدھا حصہ آنہ بخشی گری کے

وضع ہوتے تھے۔ اردی بہشت ۱۲۸۶ف مین سالار جنگ اوّل نے اس تحریر کے عیوض مین سرکردون کی تنخواہین مقرر کین (زاید سے زاید سا۹ حالی اس کے قبل سکہ چلنی مروج تھا جسکا عمل یکم مہر ۱۳۰۳ف سے منسوخ ہوا۔ سپاہیونکی تنخواہ عموماً للعہ سے لعہ تک تھی۔

جمعیت گرد یہہ جمعیت ڈیوڑہی مبارک کے اطراف مین پہرہ دیتی ہے۔ اور اب نواب سرتاج جنگ بہادر کی نگرانی مین ہے۔

احشام قلعہ قلعہ محمد نگر یہہ قلعہ ایک قلعہ دار کی نگرانی مین تھا۔ مگر اب نواب افسر الملک بہادر کی نگرانی مین ہے عام لوگون مین یہہ قلعہ گولکنڈہ مشہور ہے۔

سلح خانہ دو خاص سلح خانہ ہین۔ اسلح خانہ قدیم۔ اس مین وہ ہتیار ہین جسکا استعمال حضرت دربار وغیرہ مین فرماتے ہین اور اس مین بطور یادگار قدیم ہتیار موجود ہین۔ جو سلاطین مغلیہ سے عنایت ہوتے رہی اسی سلحہ خانہ مین جہانگیر پسند تلوار ہے جو آصف جاہ مغفرت مآب کو عنایت ہوئی تھی اس تلوار کی ذات جنوبی فرانسیسی راست خم ہے۔ قیمت کی روایت یون ہے کہ اسکا فولاد فی رتی ماہر روپیہ کاہے

۲۔ سلح خانہ جدید۔ اس مین شکار وغیرہ کے اور وہ ہتیار ہین جو یورپ کی صناعی سے ہین یہہ سلح خانہ نواب افسر الملک بہادر کی نگرانی مین ہے۔

عدالت مہتمم صرف خاص کے تحت ایک عدالت بہی تھی جس مین ملازم صرف خاص کے دیوانی فوجداری مقدمات کا فیصلہ ہوتا تھا۔ مگر اب علاقہ دیوانی کی عدالتون مین ایسے مقدمات رجوع ہوتے ہین اور صرف مقدمات کا تعلق اس سے ہی۔

آبان ۱۲۹۵ف سے جمعیت کا داخلہ شروع ہوا۔ یہان سپاہیون اور عہدہ دارون کی جائداد موروثی خیال کی جاتی ہین۔ جب ایسا کوئی شخص مرتا ہے تو اُسکا وارث اُس جگہہ مقرر ہوتا ہے بحالت نابالغی اوس کے عیوضی کا تقرر ہوتا ہے اور اس حالت مین دونون نصف نصف تنخواہ پاتے ہین اس جمعیت صرف خاص سے ملازمان رعایتی اور وظیفہ خواران کی ماہوار دی جایا کرتی تھی۔ مگر ذیحجہ ۱۳۰۳ھ سے اُسکا تعلق خزانہ صرف خاص سے کر دیا گیا۔

کارخانجات یہ اُس وقت سے قایم ہین جبکہ ریاست ابد مدت قایم ہوئی۔ اسکے علاوہ قدیم سے شاہان عجم کی

ذاتی اخراجات کے لیے ایسے کارخانون کے قیام کا ثبوت ملتا ہے۔ جب سلاطین مغلیہ کی حکومت ہندوستان میں قایم ہوئی تو اس مین اور بھی ترقی ہوئی اور جدید کارخانے بھی قایم کیے گئے۔ جن کے آئین و قواعد بھی مرتب ہوئے [۵]۔ اسیطرح اس ریاست ابد مدت مین بھی کارخانجات قایم ہین حضرت نے جلوس کے بعد کارخانجات کی نگرانی پر ایک صدر عہدہ دار مقرر فرمایا جسکے عہدہ کا نام ناظم در دولت تھا اور اس عہدہ پر مسٹر کلارک صاحب جو اتالیق حضرت بھی تھے مقرر ہوئے۔ لیکن ۱۲ اسفندار ۱۲۹۳ ف کو مجلس کے تقرر سے صرف یہہ عہدہ ٹوٹ گیا۔ وہ کارخانے یہہ ہین۔

باورچی خانہ جات۔ اس مین انگریزی یعنی میز خانہ مبارک۔ اور مغلئی باورچی خانہ داخل ہین۔ تنبول خانہ۔ توشکخانہ۔ خوشبو خانہ۔ محلات۔ فراش خانہ۔ شمع و چراغ خانہ۔ مشعل خانہ یہہ دونون ایک ہین مگر دو نام سے مشہور ہین۔ اصطبل۔ بگھی خانہ۔ بنڈی خانہ۔ رتھ خانہ۔ فیل خانہ۔ شتر خانہ۔ یہہ ۶۔ آذر ۱۳۱۳ ف کو تخفیف کیا گیا۔ دوا خانہ جات۔ اسمین انگریزی ڈاکٹر اور حکما مقرر ہین۔ گاؤ خانہ۔ گوسفند خانہ۔ کبک خانہ۔ شکار خانہ جات ۶۔ آذر ۱۳۱۳ ف کو تخفیف کیا گیا۔ شکار گاہ۔ ۵ اخورداد ۱۳۱۴ ف کو اسکی نگرانی نواب افسر الملک بہادر کو تفویض ہوئی۔ باغات و گنجہ جات خدمتی (جیبداران۔ شاگرد پیشہ سرکاری ملاح کہار) ابتدا مین ہر کارون کی تعداد زائد تھی۔ اور وہ اکثر امرا کے مکان پر متعین تھے ان مین سے بعد تخفیف اب ۱۲۵۔ باقی رکھے گئے ہین۔

تعمیرات اس مین کئی سر رشتہ ہین۔ تعمیرات محلات مبارک۔ تعمیرات تعلقات صرف خاص۔ صفائی تعلقات صرف خاص۔ صفائی قلعہ محمد نگر۔ باز ارات صرف خاص۔ پہلے تعمیر محلات وغیرہ مختلف عہدہ دارون کے ذریعہ سے ہوتی تھی ۱۲۸۶ ف مین سالار جنگ اول نے مہتمم صرف خاص کا عہدہ قایم کیا۔

حضرت کے محل شہر مین ۸ ہین۔ ۱ خلوت۔ ۲۔ حویلی قدیم۔ ۳۔ حسینی محل۔ ۴۔ سردار محل

---

[۵] دیکھو آئین اکبری جلد اول۔

نمبر ۱ و ۲ مین متعدد مکانات ہین - اس کے علاوہ بیرون بلدہ مین اور عمارات عالیشان بھی ہین جنکی تفصیل باب عمارات مین علحدہ لکھی گئی ہے -

بازارات

صرف خاص مین کئی بازارات ہین جن کی آمدنی اس ہی علاقہ مین جمع ہوتی ہے -

عمارات و باغ

بلدہ اور اطراف بلدہ مین متعدد باغ ہین جس مین ایک یا اس سے زاید مکانات موجود ہین ان کل مکانات کا تعلق مہتم تعمیرات صرف خاص سے ہے -

صفائی قلعہ محمد نگر

مہتم صفائی قلعہ محمد نگر کے متعلق وہان کی کل عمارات شاہی کی نگہداشت ہے - اور تعمیر و ترمیم عمارات متفرق و سٹرکہائے اندرون قلعہ مع نگہداشت گنبدہائے قطب شاہیہ ہے - یہہ گنبد بیرون قلعہ واقع ہین جو قطب شاہی سلاطین اور اُن کی بیگمات کے ہین - ان کی درستی اور نگہداشت کے لیے ایک بیش قرار رقم سالانہ مقرر ہے - بلدہ مین بھی چند بازارات علاقہ صرف خاص سے تعلق رکہتے ہین لیکن ان کی تعمیر و نگہداشت مہتم تعمیرات محلات سے ہے - تعمیر وغیرہ کی برآوردات قدیم طریقہ پر مرتب ہوا کرتی تھین جس مین نقشہ وغیرہ نہین ہوتے تھے - اور یہہ برآوردین معتمد تعمیرات عامہ کے دفتر مین بغرض تنقیح جایا کرتی تھین جو بوجہ ناقص ہونے کے تنقیح کنندہ کو دقت مین ڈالتی تھین - اس نقص کے دفع کرنے کے لیے ۱۲ شوال ۱۳۰۳ھ کو میر کاظم علی صاحب (سابق مہتم صفائی بلدہ) کا تقرر ہوا -

فینانس صرف خاص

اس مین تقریباً مندرجہ ذیل سررشتہ شامل ہین محاسبی - تقسیم محلات مبارک - خزانہ صرف خاص[1] خزانہ جیب خاص - منصب رکاب - وظیفہ - ملازمان رعایتی - اس علاقہ کی آمدنی کے دو بڑے ذریعہ تھے - یعنی محاصل تعلقات صرف خاص - اور وہ رقم جو علاقہ صرف خاص کے مصارف کیواسطے خزانہ عامرہ سے خزانہ صرف خاص مین داخل ہوتی تھی - اور انتظام جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے - سنہ ۱۲۹۵ف کے قبل چار ذریعون سے ہوتا تھا - ۱ - مجلس انتظام صرف خاص - ۲ - مدارالمہام سرکار عالی - ۳ - نواب شمس الامرا امیر کبیر خورشید جاہ مرحوم - ۴ - نواب وقار الامرا اقبال الدولہ مرحوم - اور

[1] پہلے چار خزانہ تھے اُن کو توڑ کر خزانہ صرف خاص مین شریک کیے گئے -

آمدنی صرف خاص کی دو قسمین تھین۔ اول وہ جو خاص قسم کے محاصل کی رقم تھی دوسری وہ جو سرکار عالی کے عام محاصل مین سے
علاوہ صرف خاص کے اخراجات کیلیے دیجاتی تھی۔ اس قسم کے محاصل جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے۔ اُسکی تفصیل مختصراً یہہ ہے۔
۱۔ محاصل سمستان شوراپور۔ جسکے بارے مین اول لکھا جا چکا ہے۔ ۲۔ پٹی کاسال۔ یہہ
عباس علیخان عرض بیگی کی جاگیر تھی جو ۱۲۶۸ف مین ضبط ہوئی۔ ۳۔ پٹی دیگانون جاگیر۔ اور
چیتاپور جو نواب عسکر جنگ کی جاگیر ہے۔ مگر اسکا چوتھہ اور پٹی دیگانون کی آمدنی دونون ملکر
خزانہ صرف خاص مین داخل ہوتی ہین۔ ۴۔ پرگنہ کلبگوپہ پرشوتم داس کی جاگیر تھی جو علاقہ دار
راجہ شمبو پرشاد کے تھے۔ ۵۔ ابتدا مین بطور تعہد کروڑگیری کا انتظام تھا۔ اس وجہ سے
اُسکی سالانہ رقم صرف خاص مین داخل ہوتی تھی۔ سالار جنگ اول نے اس رقم مین اوربیشی کی
اور کروڑگیری کا تعلق علاقہ دیوانی سے کردیا۔

جو رقم عام محاصل ریاست سے داخل ہوتی تھی اُسکے بھی دو قسمین تھین۔ ایک نقد۔ دوسری مین
مصارف صرف خاص ادا ہوتے تھے۔ اور یہ کل رقم جو خزانہ عامرہ سے صرف ہوتی تھی وہ
داخل حضور پرنور مین لکھی جاتی تھی۔ جب اعلیحضرت نے جلوس کے بعد فینانس کی حالت پر غور
فرمایا تو ۱۲۹۲ف مین اُس وقت کی حساب کے رو سے صرف خاص کا خرچ زاید تھا۔
اس لیے حضرت کے حکم سے ایک مجلس قایم ہوئی۔ اوس نے غرۂ ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ تک
کارروائی کی اور ایک کثیر رقم کی بچت نکالی۔

تقسیم تنخواہ محلات

محلات کی تنخواہ دفتر تقسیم محلات سے تقسیم ہوتی ہے جس کی تفصیل تقریباً یہ ہے۔ ۱۔ محلات
و بیگمات خاص حضرت۔ و بیگمات فرمانروایان سابق ۲۔ مرشدزادگان۔ ۳۔ اقربا حضرت
۴۔ ملازمان محلات۔ ۵۔ متفرقات۔

منصبدار

منصبدارون کا طبقہ وہ طبقہ ہے جس مین اکثر منصبدار اُن لوگون کی اولاد سے ہین
جو دولت آصفیہ کے ساتھہ عہد بعہد کارگزاریان کرچکے ہین۔ ایسے لوگ جو ماہوار پاتے ہین
وہ موروثی ہین۔ اور بعض منصبدار خاص کامون پر متعین ہین اِنہین اس ماہوار کے

علاوہ اضافہ بھی ملتا ہے ۔ اور ملازمین کو وظائف بھی دیے جاتے ہین جس مین ۔ ۱ ۔ وظائف معاوضہ خدمت ۲ ۔ وظائف معذوری ۔ ۳ ۔ وظائف پیرانہ سالی ۔ ۴ ۔ وظائف ترک ملازمت وظائف غیر معمولی یعنی رعایتی پانے والے لوگ بھی ہین ۔

پیشتر ریاست کے حسابات قدیم سیاق کے طریقہ پر رکھے جاتے تھے ۔ لیکن یکم مہر ۱۲۸۸ف سے جب دستور العمل حساب علاقہ دیوانی مین جاری ہوا ۔ تو یہان بھی وہی طریقہ ۱۲۸۹ف سے مروج ہوا ۔ علاقہ دیوانی مین ریاست کے مداخل و مخارج کے موازنہ کی ترتیب ۱۲۸۸ف سے شروع ہو گئی تھی ۔ اس بنا پر صرف خاص مین بھی سنہ ۱۲۹۱ف سے موازنہ مرتب ہونا شروع ہوا علاقہ دیوانی کی طرح اس علاقہ کا موازنہ طبع نہین ہوتا ۔

ناظم مقدمات محلات

ناظم مقدمات محلات کا ایک محکمہ پہلے تھا جس مین بحیثیت مدعی یا مدعی علیہ اہل محلات مبارک ہوتے تھے اور فریقین کی رضامندی سے فیصلہ کا اجرا ہوتا تھا ۔ لیکن غرہ آذر ۱۲۹۸ف سے یہہ عہدہ موقوف ہوا ۔ اور ناظم تقسیم محلات کو یہہ اقتدار دیا گیا کہ محلات مبارک کے مقدمات بتراضی طرفین طے کرین ۔ ناراضگی کی حالت مین فریقین کو اختیار ہے کہ دیوانی کی عدالتون مین رجوع ہون ۔

اجازت نامہ

پہلے برآورد ات تنخواہ وغیرہ خزانہ صرف خاص مین بھیجی جاتی تھین جہان سے رقم ایصال ہوا کرتی تھی ۔ لیکن مجلس کے تقرر کے بعد یہہ طریقہ موقوف ہوا ۔ اور ماہ دی ۱۲۹۵ف سے رقم خزانہ صرف خاص سے محاسبی کے اجازت نامون پر دی جانے لگی

دیگر سررشتہ جات

صرف خاص مین سررشتہ فینانس کے متعلق ذیل کے سررشتے بھی شامل ہین ۔ کوٹھہ جات اعراس ۔ نیازات ۔ صدقات ۔ دعاگویان ۔ سیاہہ مبارک ۔ کتب خانہ ۔ مطبخ ۔ ارباب نشاط عام کارروائی جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ قواعد و ضوابط علاقہ دیوانی صرف خاص مین نافذ ہین اسطرح کم و بیش ان سررشتون مین بھی مروج ہین ۔ غرضکہ صرف خاص کے جمیع انتظامات عدالتی ۔ کوتوالی ۔ تعمیرات ۔ صفائی ۔ تعلیمات اور ان کے جس قدر متعلقات ہین وہ سب

علاقہ دیوانی کے محکمہ جات کے اصول پر نہایت ہی عمدگی سے قایم ہین۔

ابتدا سے اس وقت تک علاقہ صرف خاص مین جو عہدہ دار مقرر ہوئے ہین۔ اُن کا جہانتک پتہ ملا ہے ہمنے سنہ واری ذیل مین تختہ درج کر دیا ہے۔ آمدنی و اخراجات کا تفصیلی حال معلوم نہو سکا لیکن اسکا اندازہ یک کرور روپے ... لاکھ کا کیا جاتا ہے۔ اور اُسکی تفصیل یہہ ہے کہ تقریباً ... لاکھ روپیہ سالانہ اُن تعلقات کے دیوانی سے داخل ہوتے ہین جو زیر نگرانی دیوانی ہین۔ اور بقیہ رقم تعلقات صرف خاص سے داخل ہوتی ہی۔

یادداشت ضروری

۱۔ محرم ۱۳۱۱ھ کو حسب تحریک معتمد صرف خاص ٹکٹ چسپانیدنی۔ (رنگ سرخ) کے چھپوانے کی اجازت دی گئی۔ ۲۔ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ ۱۳۱۰ف کو فرمان اعلیحضرت صادر ہوا کہ بلا توسط محکمہ تقسیم محلات بیگمات کو قرضہ دینے کی یا اشیا رہن رکھنے کی ممانعت کی گئی جسکا نفاذ یکم شہریور ۱۳۱۰ف سے ہوا۔ اور اس کے قبل کے قرضخواہوں کو حکم ہوا کہ ۴ ماہ کے اندر محکمہ تقسیم محلات پر آکر اپنے قرضہ یا رہن کی تصدیق کرا دین۔

۳۔ ۶۔ آذر ۱۳۱۳ف کو حسب ذیل کارخانہ جات تخفیف مین آئے۔ ۱۔ کلب خانہ کا کچھہ حصہ ۲۔ شکار خانہ علاقہ نواب معظم جنگ کامل۔ ۳۔ شتر خانہ۔ ۴۔ طیور خانہ کامل۔

۴۔ ۱۵۔ صفر ۱۳۲۱ھ روز پنجشنبہ کو بغرض اصلاح صرف خاص کمیٹی مقرر ہوئی۔ مولوی احمد حسین صاحب معتمد پیشی و چیف سکرٹری۔ مولوی عبد الرحیم صاحب مہتمم تقسیم محلات و توشہ خانہ جات۔ مولوی محمد عثمان خان صاحب محاسب۔ نواب تہور الملک بہادر معتمد صرف خاص۔ نواب افسر الملک بہادر۔

۵۔ ۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ ۱۳۱۲ف کو بموجب گشتی فینانس غرہ آبان ۱۳۱۵ف معتمد صرف خاص نے حکم جاری کیا کہ عہدہ داران و ملازمین کی تنخواہ سے وضعات کنٹری بیوشن کا عمل کیا جائے۔

۶۔ ۴۔ رمضان ۱۳۲۱ھ ۱۳۱۳ف کو معتمد صرف خاص کا حکم صادر ہوا کہ بر آورد ات وغیرہ مین علاقہ صرف خاص کا ٹکٹ زرد رنگ کا چسپان کیا جائے اور ماہ امرداد سنہ الیہ سے اسکا عمل ہوا۔

تختہ عہدہ داران علاقہ صرف خاص

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴
	معتمد		
۱	نواب بدر الدولہ اکرام جنگ	.	معلوم نہیں ہوئی
۲	سید عبد الرزاق آصف نواز الملک	سنہ ۱۳۰۱ھ	"
۳	نواب موتمن جنگ سید حسین بلگرامی	۲۱ شوال سنہ ۱۳۰۱ھ	"
۴	سید عبد الرزاق آصف نواز الملک	۴ ربیع ۲ سنہ ۱۳۰۴ء	۱۱ ربیع ۱ سنہ ۱۳۲۰ء
۵	سید عبد الرشید منصرم خلف آصف نواز الملک	۱۱ ربیع ۱ سنہ ۱۳۲۰ھ	۲۱ صفر سنہ ۱۳۲۱ء
۶	نواب مقرب جنگ مشہور الملک	۲۱ صفر سنہ ۱۳۲۱ء	موجود
	معتمد پیشی اعلیحضرت		
۱	کرنل مارشل	۲۷ ربیع ۲ سنہ ۱۳۰۴ھ	اوائل ماہ ربیع سنہ ۱۳۰۶ھ
۲	نواب موتمن جنگ سید حسین بلگرامی	۱۲ ج ۲ سنہ ۱۳۰۶ھ	.
۳	نواب آغا مرزا سرور الملک	.	۳ شعبان سنہ ۱۳۱۴ء

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علحدگی
۱	۲	۳	۴
۴	مولوی احمد حسین صاحب	سنہ ۱۳۱۴ھ	موجود
	مہتمم خزانہ صرف خاص		
۱	نواب اکرام جنگ بدر الدولہ	۲۲ محرم سنہ ۱۲۸۶ھ	۲۸ رجب سنہ ۱۳۰۱ھ
۲	نواب اقبال یار جنگ	۲۸ رجب سنہ ۱۳۰۱ھ	.
۳	محبوب خان مددگار خزانہ	.	سنہ ۱۳۱۲ف
۴	نواب صادق جنگ بہادر	سنہ ۱۳۱۲ف	موجود
	مہتمم تقسیم محلات		
۱	مہاراجہ نراندر بہادر پیشکار	۷ ج ۱ سنہ ۱۲۷۵ھ	۲ ربیع ۲ سنہ ۱۲۸۲ھ
۲	قاور علیخان قادر الدولہ	۱۲ ربیع ۲ سنہ ۱۲۸۳ھ	.
۳	شہسوار جنگ	ج ۱ سنہ ۱۲۹۰ھ	.
۴	نواب مظفر جنگ مشہور الملک	۳۰ رمضان سنہ ۱۲۹۹ھ	.
۵	کلیم اللہ خان قادر جنگ	۲۹ رمضان سنہ ۱۳۰۳ھ	۱۶ شعبان سنہ ۱۳۱۸ھ
۶	بر نفس نفیس اعلیحضرت	۱۶ شعبان سنہ ۱۳۱۸ھ	.
۷	مولوی مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب	۲۶ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ	موجود

نمبر	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علیحدگی
۱	۲	۳	۴
	مہتمم توشکخانہ		
۱	نواب فرخندہ یار جنگ		یکم ربیع الاول سنہ ۱۲۹۳ھ
۲	راجہ گوپال راؤ راجندر بہادر	یکم ربیع ا سنہ ۱۲۹۳ھ	۲۰ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۹ موجود
۳	محمد معز الدین صاحب	۲۰ ج ا سنہ ۱۲۹۹ھ	۔
۴	مولوی عبدالرحیم بیگ صاحب	۱۲ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ	۔
	مہتمم تعمیرات		
۱	سید شمس الدین علاقہ پائیگاہ	سنہ ۱۲۸۰ف	۔
۲	محمد وزیر سلطان علاقہ پائیگاہ	۔	۲۰ ج ا سنہ ۱۲۹۹ھ
۳	نواب محبوب یار جنگ ناظم الملک	۲۰ ج ا سنہ ۱۲۹۹ھ	۲ شوال سنہ ۱۳۲۵ھ
۴	نواب سر تاج جنگ بہادر ناظم مخارج	۳ شوال سنہ ۱۳۲۵ھ	موجود
۱	نواب صارم جنگ عزیز الدولہ	۔	۱۲ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ
۲	نواب داور الملک	۱۲ صفر سنہ ۱۳۲۱ھ	موجود

فصل ۵

مدار المہامان دولت آصفیہ

نواب آصف جاہ اول کے عہد مین کوئی قاعدہ مدار المہامی کے متعلق مقرر نہین ہوا تھا۔ بلکہ دولت آصفیہ کے مقتدر امرا مین سے بعض بعض کو ملکی و مالی اور فوجی خدمتین سپرد تھین۔ یہہ طریقہ اُس زمانہ کی پر آشوبی کے لحاظ سے عرصہ تک رہا۔ اور اس وجہ سے اُن سب کا ذکر سن وار کرنے سے قاصر ہین علاوہ اس کے مدار المہامون کے نامون اور خطابون کی تطبیق مین بھی دِقّت واقع ہوئی ہی۔ تاہم جسقدر معلومات مولفہ بہم پہونچی اُس کے اعتبار سے ایک نقشہ علٰحدہ دیا گیا ہی جس مین مدار المہامون کے نام مع سن تقرر و علٰحدگی اور وفات درج ہین۔

سب سے پہلے اعلیٰحضرت نواب آصف جاہ اول نے دیانت خان کو منصب اور خطابات خانی سے سرفراز کر کے صوبہ برار با انضمام دیوانی محلات سرکار مقرر کیا تھا جب ناصر جنگ نے اُن کا مقابلہ کیا تو دیانت خان نواب حضرت آپ کے مخالف ہو کر اُن کے طرفدار ہو گئے اس وجہ سے وہ خدمت سے علٰحدہ کیے گئے اور اُن کی جاگیر ضبط کی گئی۔ لیکن چند روز کے بعد اعلیٰحضرت کا دریاے کرم جوش مین آیا اور آپ نے ۱۱۶۰ھ مین دیانت خان کی جاگیر بحال کر کے دیوانی بادشاہی صوبہ برار پر حسب سابق سرفراز فرمایا۔ بعد انتقال نواب آصف جاہ جب نواب ناصر جنگ حکمران ہوئے تو اُنھون نے دیانت خان کے پچھلے حقوق کا لحاظ کر کے اُنہین برار سے طلب کیا اور منصب۔ علم۔ نقارہ دیگر خدمت دیوانی سے سرفراز فرمایا۔

۱۱۶۴ھ مین جب نواب ناصر جنگ شہید ہوئے اور نواب ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ نبیرہ آصف جاہ اول مسند نشین ہوئے تو انہون نے راجہ رام داس عرف راجہ رگھوناتھ داس کو فرانسیسون کی سفارش پر مدار المہام مقرر کیا۔ لیکن بعض سپاہیون نے جن کی تنخواہین عرصہ سے نہین ملی تھین بلوا کر کے نواح بھالکی مین انہین ۱۱۶۶ھ ۱۷۵۲ء مین قتل کر ڈالا۔

اسکے بعد نواب سید لشکر خان ۱۱۶۶ھ ۱۷۵۲ء مین دیوان ریاست مقرر ہوئے۔ یہہ ذی لیاقت امیر حکمرانی اور کارگزاری مین بہت ہوشیار تھے۔ اُنہون نے اپنی ذاتی کوشش سے موسی رہمو فرانسی اور اُسکی فوج کو قلمرو آصفیہ سے خارج کردیا مگر وہ خود بھی ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء مین معزول کیے گئے۔ ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء مین نواب شاہ نواز خان مدار المہام مقرر ہوئے۔ انہون نے بھی موسی رہمون کو خارج البلد کیا مگر وہ پھر آگیا اور آخر مین فرانسیسیون سے صلح ہوگئی وہ ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء مین اس جلیل الشان عہدہ سے معزول ہوکر قلعہ دولت آباد بھیجدیے گئے اور ۱۱۷۲ھ مین مارے گئے۔ نواب شاہ نواز خان کے بعد ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء مین نواب صلابت جنگ دیوان ریاست مقرر ہوئے آپ نواب مغفرت مآب کے فرزند تھے جب نواب نظام علیخان آصف جاہ ثانی نواب صلابت جنگ کو قید کرکے مسند نشین ہوئے تو ۱۱۷۵ھ ۱۷۶۱ء مین انہین معزول کردیا۔

نواب آصف جاہ ثانی نے راجہ پرتاب ونت عرف وٹھل سندر کو ۱۱۷۵ھ ۱۷۶۱ء مین دیوان مقرر فرمایا۔ یہہ راجہ پرتاب ونت وہی ہین جو پونا کے جنگ مین نواب صاحب کے ہمرکاب تھے اور ۱۱۷۷ھ ۱۷۶۳ء مین دریاے گوداوری کے کنارے مرہٹون کے ہاتھ سے مارے گئے۔

اس کے بعد نواب سید لشکر خان جو ۱۱۶۹ھ مین معزول کیے گئے تھے ۱۷ رمضان ۱۱۷۷ھ ۱۷۶۵ء کو دوبارہ دیوان ریاست مقرر ہوئے۔ اس مرتبہ فہرست دیوانی مین ان کا نام نواب رکن الدولہ میر موسی خان درج ہے۔ اس نام اور خطاب کے ساتھ اُن کے اختیارات بھی وسیع کیگئی سب لوگ اُن سے عزت اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے ۲۶ صفر ۱۱۸۹ھ ۱۷۷۵ء کو قتل ہوئے۔

نواب سید لشکر خان کے قتل ہونے کے بعد ۳ سال تک نواب صمصام الملک اور نواب وقار الدولہ دونون خدمت دیوانی کو انجام دیتے تھے۔ پھر صرف نواب وقار الدولہ نے اس خدمت کو اپنے ذمہ لیا مگر فیضو نامی ایک سپاہی نے اُنہین قتل کردیا۔

۱۸ شعبان ۱۱۹۴ھ کو نواب اعظم الامرا ارسطو جاہ مشیر الملک کو سرکار آصفیہ سے چغہ مرحمت ہوا۔ گویا یہی اُن کی ترقی کا پیش خیمہ تھا نوہ شوال ۱۱۹۵ھ کو خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے

اس سے پہلے اورنگ آباد کے قلعہ دار تھے۔ جب رکن الدولہ قتل ہوئے تو وہ نائب دیوان مقرر کیے گئے۔ سنہ ۱۲۰۲ھ مین بحالت دیوانی نواب سکندر جاہ کے ہمراہ ٹیپو سلطان کے مقابلہ کو گئے۔ سنہ ۱۲۱۰ھ مین نواب نظام اور مرہٹون کے درمیان جو عہدنامہ ہوا اسکی رو سے نواب اعظم الامرا بطور کفالت پونا بھیجے گئے وہان سے دو سال کے بعد سنہ ۱۲۱۲ھ مین واپس آئے اور ۲۸ محرم سنہ ۱۲۱۹ھ کو وفات پائی۔ اور آپ کے انتقال کے بعد سنہ ۱۲۱۹ھ مین راجہ رگھوتم راو ۲ مہینے کے لیے دیوان ریاست مقرر ہوئے۔ اس سے پہلے نائب پیشکاری کی خدمت پر مامور تھے۔

نواب ابو القاسم میر عالم سنہ ۱۱۶۶ھ مین پیدا ہوئے۔ ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۲۱۹ھ کو خدمت دیوانی پر سرفراز کیے گئے۔ جب نواب ارسطو جاہ ۲ سال تک مرہٹون کی کفالت مین رہے تو اسوقت بھی نواب میر عالم ہی اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ آپ سرکار انگریزی کے بھی خیرخواہ تھے وہان سے اُنہین ۲ ہزار روپیہ ماہوار پنشن ملا کرتی تھی۔ تالاب میر عالم آپ ہی کی یادگار ہے ۲۰ شوال سنہ ۱۲۲۳ھ (۱۸۰۸ء) کو بحالت مدار المہامی قضا کی۔

نواب میر عالم کے بعد اُن کے داماد اور نواب سالار جنگ اعظم کے پدر عالی قدر نواب منیر الملک ۵ رجب سنہ ۱۲۲۴ھ کو مدار المہام مقرر ہوئے۔ مہاراجہ چندو لال اُن کے مددگار رہے کل مالی اور ملکی کام اُنہین کی رائے سے طے ہوتے تھے۔ ۷ شعبان سنہ ۱۲۴۸ھ کو آپ کا انتقال ہوا۔

مہاراجہ چندو لال نواب منیر الملک کی حیات ہی مین دخیل کار تھے۔ جب انہون نے انتقال کیا تو راجہ صاحب ہی خدمت دیوانی کو انجام دینے لگے اور قریب ۴۲ سال کے اس خدمت پر مامور رہے۔ یہہ ایک نہایت ہی تیز فہم اور ذی علم امیر تھے۔ انگریزی گورنمنٹ سے ان کا بڑا اتحاد تھا۔ ۱۱ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ کو خدمت وزارت سے مستعفی ہوئے اور ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۱ھ کو وفات پائی اُن کی فیاضی مشہور عام ہے۔

راجہ رام بخش ۱۱ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ کو خدمت پیشکاری سے سرفراز کیے گئے اور

اور چند ماہ تک خدمت مدار المہامی کو بھی انجام دیا - ۱۷- ذیقعدہ ۱۲۶۴ھ کو اس خدمت سے معزول کیے گئے -

۱۷- ذیقعدہ ۱۲۶۲ھ کو نواب سراج الملک نے جو نواب منیر الملک مدار المہام کے بھائی اور سالار جنگ کے چچا تھے خدمت دیوانی کا جایزہ لیا اُس وقت ریاست نہایت ہی خراب حالت میں تھی - نواب سراج الملک نے اس کی اصلاح اور درستی میں بہت کوشش کی - ۱۵- ذیحجہ ۱۲۶۴ھ کو اپنی خدمت سے دست بردار ہوئے - آپ ۱- شعبان ۱۲۵۹ھ کو بعہد جنرل فریزر رزیڈنٹ وکیل مقرر ہوئے تھے -

نواب سراج الملک کے بعد ذیحجہ ۱۲۶۴ھ سے محرم ۱۲۶۵ھ تک نواب سیف جنگ ابن امجد الملک نے دیوانی کا کام انجام دیا - اسکا اندازہ ایک ماہ چند یوم سے زیادہ نہین -

اُن کے بعد ۴- ربیع الثانی ۱۲۶۵ھ سے ۱۰- رمضان سنہ ایضاً تک نواب شمس الامرا فخر الدین خان مدار المہام رہے - ۱۹- شوال ۱۲۷۹ھ کو انتقال کیا - آپ کا حال پائیگاہ مین درج ہے -

۲- شوال ۱۲۶۵ھ کو راجہ رام بخش دوبارہ مدار المہام مقرر ہوے اور ۲۰- ذیحجہ ۱۲۶۶ھ تک اس خدمت پر رہے - انکا حال خاندان پیشکاری مین درج ہے -

راجہ رام بخش کے بعد راجہ پرتاب ونت کے پوتے راجہ گنیش راو جمادی الاول ۱۲۶۷ھ مین دیوان مقرر ہوئے اور تین مہینے کام کرکے شعبان مین علیحدہ کیے گئے - ۲۷- رمضان ۱۲۹۴ھ ہجری کو انتقال کیا -

۲۸- شعبان ۱۲۶۷ھ کو نواب سراج الملک کو دوبارہ مدار المہامی ملی اور اُنہون نے ۱۲۶۹ھ تک اس خدمت کو انجام دیا آپ ہی کے زمانہ مین اخراجات فوج کنٹجنٹ کے لیے بطور کفالت برار سرکار انگریزی کے سپرد ہوا - ۱۸- شعبان ۱۲۶۹ھ کو وفات پائی -

نواب سر سالار جنگ اعظم ۲- شعبان ۱۲۶۹ھ کو خدمت وزارت پر سرفراز کیے گئے آپ نے حیدر آباد کی ترقی کیلیے بے حد کوشش کی رمضان ۱۲۸۳ھ مین آپ نے استعفا دیا تھا مگر نامنظور ہوا ۲۹- ربیع الاول ۱۳۰۰ھ کو بحالت مدار المہامی انتقال کیا آپ نے ۳۰ سال تک نہایت آب و تاب کیساتھ

وزارت کی ان کے حالات علٰحدہ لکھے گئے ہین ۔

راجہ نرندر بہادر پیشکار بعد سر سالار جنگ اعظم کے انتقال کے بعد منصرم مدار المہام مقرر ہوئے ۔
اس سے قبل ۲۶ جمادی الثانی سنہ ۱۲۹۹ھ مین راجہ صاحب نے اسوقت بھی وزارت کی خدمت کو منصرمانہ
انجام دیا تھا جب نواب سر سالار جنگ شملہ تشریف لے گئے تھے ۔ ۱۳ ۔ رمضان سنہ ۱۳۰۶ھ کو راجہ صاحب نے
انتقال کیا ۔ آپ کے حالات علٰحدہ درج ہین ۔

۷ ۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ کو جب اعلٰحضرت قدر قدرت مسندنشین ہوئے تو تاریخ مذکور کو
نواب سالار جنگ ثانی میر لائق علیخان عماد السلطنتہ کو اپنا وزیر مقرر فرمایا آپ نے ۲۴ ۔ رجب سنہ ۱۳۰۴ھ
کو اپنی خدمت سے استعفا دیا ۔ اور ۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۶ھ کو قضا کی آپ کے حالات علٰحدہ درج ہین ۔
۱۰ ۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ کو نواب سر آسمانجاہ منصرم مدار المہام مقرر ہوئے اور ۱۴ ۔ شوال سنہ ۱۳۰۵ھ
کو مستقل ہوگئے آپ نے ۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ کو خدمت وزارت سے استعفا دیا اور ۲۶ صفر سنہ ۱۳۱۶ھ کو
وفات پائی حسب دستور عـــہ ہزار چلنی ماہانہ تنخواہ دیوانی ملتی تھی لیکن حسب قانونچہ مبارک عـــہ مقرر ہوئے
آپ کے حالات علٰحدہ درج ہین ۔

نواب سر آسمانجاہ کے مستعفی ہونے کے بعد ۶ ۔ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ کو نواب سر وقار الامرا
اقبال الدولہ خدمت مدار المہامی پر منصرمانہ مقرر کیے گئے ۔ ۱۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو مستقل ہوئے
اس سے قبل بھی وہ کئی مرتبہ منصرم مدار المہام رہ چکے تھے ۔ ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ کو مستعفی ہوئے
عـــہ روپیہ چلنی مدار المہامی کے ماہانہ ملتے تھے ۔ اور ۲۶ ۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ کو انتقال کیا ۔ آپ کے
حالات بھی علٰحدہ درج ہین ۔

موجودہ مدار المہام مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر پیشکار یمین السلطنتہ ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ کو
منصرم مدار المہام مقرر ہوئے اور ۷ ۔ شعبان سنہ ۱۳۲۰ھ کو مستقل ہوگئے عـــہ روپیہ تنخواہ قرار پائی ۔
آپ کے حالات علٰحدہ درج ہین ۔ اور آپ اس وقت تک وزارت کے جلیل القدر عہدہ کو
انجام دے رہے ہین ۔

بعض تاریخون مین خدمت مدار المہامی کا کچھہ ایسا اختلاف پایا جاتا ہے کہ جس کی وجہ سے صحیح سلسلہ سنہ واری لکھنا نہایت دشوار تھا تاہم جو نقشہ دیا گیا ہے وہ نہایت ہی صحیح اور سنہ واری سلسلہ دار ہہی جن نامون کی وجہ سے سلسلہ ٹوٹتا تھا اور صحت پر بھی چندان وثوق نہ تھا۔ اُن کو ذیل مین سنہ وار مولف نے درج کر دیا ہے۔

سنہ ۱۱۶۷ہ مین صمصام الدولہ شاہ نواز خان خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے صحیح وہ ہی جو تختہ مین لکھا گیا۔

۲۶۔ رمضان سنہ ۱۱۹۷ہ کو محمد صفدر خان اشجع الملک کو خدمت دیوانی عنایت ہوئی مگر تمام مقدمات مالی و ملکی منیر الملک غلام سید خان کے سپرد فرمائے اور بحالی و تقرری کا اختیار دیا گیا۔

۲۶۔ ذیحجہ سنہ ۱۱۸۶ہ کو راجہ جگدیو کو (رکن الدولہ کی جگہہ) خدمت دیوانی عنایت ہوئی۔

سنہ ۱۲۰۲ہ کو میر اکبر علیخان خدمت دیوانی سے سرفراز کیے گئے۔

ماہ شعبان سنہ ۱۲۰۵ہ مین اشجع الملک کے فرزند محمد حیدر خان کو دیوانی کا خلعت دیا گیا اور ۲۶ رمضان سنہ ۱۲۱۱ہ کو اپنے دادا کے خطاب منیر الدولہ منیر الملک سے سرفراز ہوئے۔

راجہ شام راج نے (جب ارسطو جاہ سنہ ۱۲۱۰ہ مین پونہ گئے ہین) خدمت دیوانی کو انجام دیا۔

ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۳ہ کو راجہ گنیش راؤ کے خدمت دیوانی پر سرفراز ہونیکا پتہ چلتا ہے اور بعض تاریخون مین ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۷ہ ہے۔

صدر تختہ اخراجات سالانہ تحریر دیوانی و اشتاف مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی بابتہ سنہ ۱۳۱۵ف

نشان	نام	[illegible]	رقم	نشان	نام	[illegible]	رقم
۱	تحریر دیوانی مع جلنی		[illegible]	۴	صادر بموجب تقرر		[illegible]
۲	اسٹاف		[illegible]	۵	الونس اشتاف سرجن		[illegible]
۳	ایڈیکانگ		[illegible]	۶	اہلکاران پیشی		[illegible]
۴	عملہ		[illegible]		میزان		[illegible]

سابق مین مدار المہامی کی تنخواہ [illegible] ہزار روپیہ چلنی مقرر تھی لیکن حسب دفعہ ۷ و ۸ حصہ سوم قانونچہ مبارک مورخہ ۱۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ بجائے [illegible] ہزار روپیہ کے [illegible] ہزار ماہانہ قرار پائے لیکن مہاراجہ مدار المہام کو [illegible] ہزار روپیہ ماہانہ ملتے ہین۔

تختہ سرفرازی و علحدگی وزرای سلطنت آصفیہ

نشان سلسلہ	نام	تاریخ ولادت	تاریخ سرفرازی	تاریخ علحدگی	تاریخ وفات	مدت حکومت			مدت عمر		
						سال	ماہ	یوم	سال	ماہ	یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱	راجہ رگھوناتھ داس [۱]	۰	سنہ ۱۱۶۴ھ	۰	سنہ ۱۱۶۶ھ	۲	۰	۰	۰	۰	۰
۲	سید لشکر خان [۲]	۰	سنہ ۱۱۶۶ھ	سنہ ۱۱۶۹ھ	۰	۳	۰	۰	۰	۰	۰
۳	شہنواز خان [۳]	۰	سنہ ۱۱۶۹ھ	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۱۷۲ھ	۳	۰	۰	۰	۰	۰
۴	نواب صلابت جنگ	سنہ ۱۱۳۰ھ	سنہ ۱۱۷۲ھ	سنہ ۱۱۷۵ھ	۲۰ ربیع ا سنہ ۱۱۷۷ھ	۳	۰	۰	۴۷	۰	۰
۵	راجہ پرتاب ونت [۴] عرف وٹھل سندر	۰	سنہ ۱۱۷۵ھ	۰	سنہ ۱۱۷۷ھ	۲	۰	۰	۰	۰	۰
۶	سید لشکر خان [۵]	۰	۱۷ رمضان سنہ ۱۱۷۷ھ	۰	۲۶ صفر سنہ ۱۱۸۹ھ	۱۱	۵	۱۹	۰	۰	۰

[۱] بمقام بہالکی بعض سپاہیون کے ہاتھ سے تنخواہ نہ دینے کی وجہ سے مارے گئے [۲] خدمت سے علحدہ کیے گئے [۳] بعد معزولی قلعہ دولت آباد مین بھیجے گئے اور وہان مارے گئے [۴] دریاے گوداوری کے کنارہ مرہٹون کے ہاتھ سے مارے گئے [۵] دوبارہ خدمت دیوانی سے سرفراز ہوئے اور نواب میر موسی خان رکن الدولہ کے خطاب سے فہرست دیوانی مین نام درج ہے۔

نشان سلسلہ	نام	تاریخ ولادت	تاریخ تقرر وزارت	تاریخ علیحدگی	تاریخ وفات	مدت حکومت: سال	ماہ	یوم	مدت عمر: سال	ماہ	یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۷	نواب صمصام الملک و [۱] نواب وقار الدولہ	۰	۰	۰	۰	۳					
۸	ارسطو جاہ	۰	یکم شوال سنہ ۱۱۹۵ھ	۰	۲۸ محرم سنہ ۱۲۱۹ھ	۲۳	۳	۲۷			
۹	میر عالم سید ابو القاسم	سنہ ۱۱۶۶ھ	۴ ربیع ۲ سنہ ۱۲۱۹ھ	۰	۲۰ شوال سنہ ۱۲۲۳ھ	۴	۶	۱۶	۵۷	۰	۰
۱۰	نواب منیر الملک	۰	۱۵ رجب سنہ ۱۲۲۳ھ	۰	۷ شعبان سنہ ۱۲۴۸ھ	۲۴	۵	۲۲	۰	۰	۰
۱۱	راجہ چندو لعل [۲]	سنہ ۱۱۷۷ھ	۷ شعبان سنہ ۱۲۴۸ھ	۱۱ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ	۸ ربیع دوم سنہ ۱۲۶۱ھ	۱۱	۰	۴	۸۳		
۱۲	نواب سراج الملک [۳]	۰	۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۲ھ	۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۴ھ		۲	۰	۲۷	۰	۰	۰
۱۳	سیف جنگ امجد الملک	۰	ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۴ھ	محرم سنہ ۱۲۶۵ھ	۰	۰	۱	چند یوم	۰	۰	۰
۱۴	نواب شمس الامرا قمر الدین خان	۲۸ رمضان سنہ ۱۱۹۵ھ	۴ ربیع دوم سنہ ۱۲۶۵ھ	۱۰ رمضان سنہ ۱۲۶۵ھ	۱۳ ذیقعدہ سنہ ۱۲۷۸ھ	۰					
۱۵	راجہ رام بخش	۰	۰	۰	۳۰ ج دوم سنہ ۱۲۶۸ھ	۰	چند ماہ	۰	۰	۰	۰
۱۶	نواب سراج الملک [۴]	۰	۲۸ شعبان سنہ ۱۲۶۷ھ	۰	۱۷ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ	۲	۰	۱۹	۰	۰	۰
۱۷	نواب سالار جنگ اعظم	۲۴ ج دوم سنہ ۱۲۴۴ھ	۲۴ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ	۰	۲۹ ربیع ۱ سنہ ۱۳۰۰ھ	۳۰	۷	۷	۵۵	۹	۵
۱۸	مہاراجہ نریندر بہادر پیشکار [۵]	۲۵ ربیع ۲ سنہ ۱۲۴۴ھ	۴ ربیع ۱ سنہ ۱۳۰۰ھ	۷ ربیع دوم سنہ ۱۳۰۱ھ	۱۳ رمضان سنہ ۱۳۰۶ھ	۱	۰	۱۷	۶۰	۴	۱۸

[۱] ضرب کٹار سے مارے گئے [۲] منیر الملک کی زندگی میں ہی دخیل کار دیوانی تھے [۳] معزول دفعہ اول [۴] دفعہ دوم سرفراز ہوئے [۵] بعد انتقال نواب سالار جنگ اعظم خدمت مدار المہامی کو منصرمانہ طور پر انجام دیتے رہے۔

نشان سلسلہ	نام	تاریخ ولادت	تاریخ سرفرازی	تاریخ علیحدگی	تاریخ وفات	مدت حکومت سال	ماہ	یوم	مدت عمر سال	ماہ	یوم
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۹	نواب امیر الکبیر علیجان سالار جنگ ثانی	۸ رجب سنہ ۱۲۸۰ھ	۷ ربیع دوم سنہ ۱۳۰۱ھ	۲۴ رجب سنہ ۱۳۰۴ھ	۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۶ھ	۳	۲	۱۷	۲۵	۲	۲۹
۲۰	نواب سر آسمان جاہ [1]	۹ شوال سنہ ۱۲۶۵ھ	۱۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۴ھ	۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۱ھ	۲۹ صفر سنہ ۱۳۱۶ھ	۶	۵	۲۶	۴۹	۳	۲۷
۲۱	نواب سر وقار الامرا اقبال الدولہ [2]	۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۲۷۲ھ	۶ جمادی الاولی سنہ ۱۳۱۱ھ	۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ	۲۶ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ	۸	۰	۴	۴۵	۱۰	۲۶
۲۲	مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر [3] پیشکار یمین السلطنت	۸ جمادی دوم سنہ ۱۲۷۹ھ	۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ	—	—	·	·	·	·	·	·

تختہ پیشکاران دولت آصفیہ

نام	تاریخ سرفرازی	تاریخ علیحدگی	تاریخ وفات
۱	۲	۳	۴
مورو پنڈت [4]	۷ جمادی دوم سنہ ۱۱۶۲ھ	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۱۶۳ھ
عیوض بیگ المخاطب شاہ بیگ خان	سنہ ۱۱۶۱ھ	·	·
دہونڈو پنڈت رای رایان [5]	۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۱۸۶ھ	[6]	۲۹ محرم سنہ ۱۱۹۷ھ
راجہ بہوانی شنکر عرف بابو راجہ المخاطب امانت ونت	۱۹ محرم سنہ ۱۲۱۲ھ	۳ رجب سنہ ۱۲۱۴ھ	۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۲۲۱ھ
راجہ چندو لال۔	۸ اصفر سنہ ۱۲۲۱ھ	۱۱ اسعبان سنہ ۱۲۵۹ھ	۷ ربیع ۲ سنہ ۱۲۶۱ھ

نام	تاریخ سرفرازی	تاریخ علیحدگی	تاریخ وفات
۱	۲	۳	۴
راجہ رام بخش برادر زادہ راجہ چندو لال۔	۱۱ شعبان سنہ ۱۲۵۹ھ	۷ ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۲ھ	۲۷ ج دوم سنہ ۱۲۸۸ھ
"	۲۶ شوال سنہ ۱۲۶۵ھ	۲ ذی الحجہ سنہ ۱۲۶۶ھ	-
مہاراجہ نرندر بہادر	۲۲ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ		۱۳ رمضان سنہ ۱۳۰۶ھ
مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر [7] یمین السلطنت۔	۲ رجب سنہ ۱۳۰۱ھ	·	·

اِن تختوں مین جن پیشکارون کے نام درج ہین اُنکا تاریخوں زاید حال معلوم نہ ہوسکا اور نہ درمیانی سنون کا پورے طور پر تطابق ہوسکا۔ بانیوجہ تاریخ سرفرازی وغیرہ جو لکھی گئی ہی اُسمین انجام دہی خدمت اچھی طرح نہ بتلائی جا سکی

ف۱ ۱۴ شوال سنہ ۱۳۰۵ھ کو خدمت منصرمی سے مستقل کیے گئے ف۲ ۴ ربیع الاول سنہ ۱۳۱۲ھ کو منصرمی سے مستقل کیے گئے
ف۳ ۱۱ شعبان سنہ ۱۳۲۰ھ کو خدمت منصرمی سے مستقل کیے گئے۔
ف۴ تاریخ خاندان راجہ رای رایان (مرتبہ بابو راجہ رام والوزکر مطبوعہ سنہ ۱۳۱۴ف مین) سنہ ۱۱۶۳ھ تاریخ سرفرازی درج ہی ف۵ تاریخ محولہ صدر مین تاریخ سرفرازی ۷ صفر سنہ ۱۱۸۷ھ لکھی ہی ف۶ آپ تاریخ مذکور کو رامیشور چلے گئے ف۷ آپ برخشوری دیا سے اس خدمت کو اور خدمت مدار المہامی کو عمدگی کے ساتھ انجام دے رہے ہین

اور بعض درمیانی سنہ اس خدمت سے خالی بھی رہی۔ مہاراجہ نریندر بہادر پیشکار کو بہ جلنی ماہانہ خدمت پیشکاری کی تنخواہ

ملا کرتی تھی۔ بعد انتقال راجہ صاحب موصوف حسب نصب، وہ قانونچہ مبارک مورخہ ۱۴ جلوی دوم سنہ ۱۳۰۱ آسمہ جلنی قرار پائے۔

باب دوم

دفتر فینانس

فصل ۱

سالار جنگ مرحوم (اول) کے زمانہ مین ہر ایک علاقہ کی نگرانی کے لیے معتمدون کا تقرر ہوا تھا

شلاً۔ مال۔ عدالت۔ فوج۔ کوتوالی۔ متفرقات۔ تعمیرات وغیرہ لیکن سررشتہ فینانس کے لیے کوئی

معتمد مقرر نہ تھا۔ بلکہ دفتر محاسبی سے راست مدار المہام سرکار عالی کے ملاحظہ مین کاغذات پیش ہوا کرتے تھے

سر لائق علیخان مرحوم عماد السلطنتہ کے زمانہ مین حسب جریدۂ غیر معمولی مطبوعہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ ف

ایک جدید محکمہ پولیٹیکل و فینانس قایم ہوا اور کارہائے ذیل محکمہ مذکور سے متعلق ہوئے۔

۱۔ مداخل و مخارج ۲۔ ترتیب تختہ جات و کیفیات صدر نظم و نسق ماہانہ۔ سہ ماہی و سالانہ ۳ تحریر کوائف ملکی

شلاً تاریخ و گزیٹر۔ مردم شماری۔ کیفیت حمات و پیدائش۔ حالات بیماری۔ موسم[۱] پیداوار و بارش وغیرہ

۴۔ دار الطبع[۲] ۵ ترجمہ رپورٹ کیفیت و دیگر کاغذات سرکاری[۳]۔ انگریزی سے اردو۔ اور اردو سے

انگریزی ۶۔ اشاعت احکام عام جسکا تعلق کسی دفتر سرکاری سے مخصوص ہو اور دستخط اور مہر مدار المہام سے

مزین ہو۔ اور نیز ایسے احکام کی تعمیل کے نتائج کی دریافت ۷۔ داخلہ احکام ضروری کا رکھنا

جسکے نسبت مدار المہام حکم دین ۸۔ حسب جریدۂ غیر معمولی مطبوعہ ۲۸ اسفندار سنہ ۱۳۰۲ ف دفتر فینانس سے

کارہائے پولیٹیکل کا تعلق اُٹھا دیا گیا اور معتمد پولیٹیکل کا عہدہ فینانشل سکرٹری ہوا۔

۶ شہریور سنہ ۱۳۰۲ ف کو نواب محسن الملک وظیفہ یاب ہوئے تو چند روز کے لیے

دفتر فینانس محاسبی مین ضم ہوا اور راجہ مرلیمنوہر بہادر صدر محاسب نے دفتر فینانس کا کام

انجام دیا اُس کے بعد ۱۸ شہریور سنہ ۱۳۰۲ ف کو نواب اعظم یار جنگ مرحوم صوبہ دار گلبرگہ نے معتمدی

---

[۱] اب بارش کے تختہ جات اور فصل کے حالات دفتر مالگزاری مین مرتب ہو کر جریدہ مین طبع ہوتے ہین [۲] پہلے دار الطبع کا تعلق

دفتر معتمد متفرقات و خانگی سے تھا جسب جریدہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۲۹۴ ف دفتر فینانس سے ہوا تھا۔ اور اب صرف جریدہ اعلامیہ

سرکار عالی کے متعلق دار الطبع کا تعلق دفتر فینانس سے ہے اور بقیہ امور معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سے متعلق ہے۔

فینانس کا جایزہ حاصل کیا جسب جریدہ غیر معمولی مورخۂ ۱۵ بہمن ۱۳۰۳ف معتمد فینانس سے معتمدی مال کا کام متعلق کیا گیا۔ اور ۱۰ اردی بہشت ۱۳۰۵ف کو صیغہ مال کے کام کا تعلق معتمد فینانس سے علٰحدہ کر دیا گیا۔ ۲۸ شہریور ۱۳۰۲ف کو مسٹر کرالی کنٹرولر جنرل بماہوار ... علاوہ کرایہ مکان وکنٹر بیوشن مقرر ہوئے۔ اور خورداد ۱۳۱۰ف مین بعد ختم مدت واپس ہوئے۔ صیغہ فینانس راست مدار المہام کے تحت مین تھا۔ ۲۱ تیر ۱۳۱۱ف کو اعلیحضرت نے مسٹر واکر معتمد فینانس کو معین المہام فینانس کا عہدہ سرفراز فرمایا۔

۱۱ تیر ۱۳۱۳ف کو مسٹر واکر ریلوے بورڈ کے انیشل ڈایرکٹر ہوئے۔ مسٹر کیاسن اکر معتمد فینانس جب معین المہام فینانس ہوئے۔ تو معتمدی فینانس کی جگہ خالی تھی جس پر ۶ اردی بہشت ۱۳۱۷ف کو محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب صدر محاسب سرکار عالی کا تقرر ہوا۔ قبل از تقرر مسٹر واکر صیغہ ریلوے کا تعلق معتمدی تعمیرات سے تھا۔ اب صیغہ فینانس سے ہی۔ جاگیرداروں و معاشداران نقدی کی وراثت کی منظوری کا تعلق پہلے معتمدی مال سے تھا اب سررشتہ فینانس سے ہی۔

نام معتمدین

نام	تاریخ تقرر	تاریخ علٰحدگی	نام	تاریخ تقرر	تاریخ علٰحدگی
۱	۲	۳	۱	۲	۳
نواب محسن الملک	۲۹ بہمن ۱۲۹۴ف	۶ شہریور ۱۳۰۲ف	نواب عماد جنگ اول	۵ آبان ۱۳۰۶ف	۲۴ دے ۱۳۱۱ف
نواب اعظم یار جنگ	۱۸ شہریور ۱۳۰۲ف	۸ امرداد ۱۳۰۴ف	مسٹر کیاسن واکر	۲۴ دی ۱۳۱۱ف	آپ معین المہام ہوئے
مولوی سید علی حسن صاحب	۱۷ اردی بہشت ۱۳۰۵ف	۵ آبان ۱۳۰۶ف	محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب	۲۱ دی ۱۳۱۷ف	موجود ہین

تختہ اخراجات محکمہ فینانس بابتہ ۱۳۱۵ف

نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
معین المہام فینانس (۱)	[illegible]	.	.	الونس	[illegible]

نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم	نام ابواب	رقم
۱	۲	۱	۲	۱	۲
مددگار اول - ۱	[illegible]	اہلکاران - ۵۸	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]
مددگار دوم - ۱	[illegible]	چپراسیان وغیرہ - ۴۰	[illegible]	تفرقات	[illegible]
مددگار سوم - ۱	[illegible]	ہرکارگان - ۶	[illegible]		
صدر مترجم - ۱	[illegible]	عملہ ہنگامی	[illegible]	میزان صدر	[illegible]

محاسبی

ابتدا سے یہان حساب کے ۲ دفتر ہین - ایک دفتر دیوانی - دوسرا دفتر مال - دفتر دیوانی فصل ۲
راجہ رائے رایان بہادر کے خاندان مین - اور دفتر مال لالہ بہادر کے خاندان مین ہی -
راجہ رائے رایان کا تقرر ۲۶ ذیحجہ ۱۱۷۵ھ کو ہوا تھا - اُس وقت کی تقسیم کے بموجب جو صوبجات
ان دفترون سے متعلق تھے اُن کی تفصیل یہہ ہے - الف متعلق دفتر دیوانی - ۱ - صوبہ اورنگ آباد
۲ - صوبہ برار بالاگھاٹ - ۳ - صوبہ بیجاپور - ب متعلق دفتر مال ا صوبہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد
۲ صوبہ بیدر - یہہ کاغذات حساب جس طرز پر اُس وقت مرتب ہوتے تھے - ابتک بجنسہ محفوظ
و موجود ہین - اگرچہ یہ دفاتر زمانہ حال کے اصول سے بالکل جدا ہین تاہم اُنہین کاغذات کے
اعتبار سے اُس وقت کی مالی حالت اور انتظامی کیفیت کا ثبوت ملتا ہے - ورنہ وزارت کے
انقلابات سے مدتون جیسی کچھہ برہمی رہی ہے - اُن طوفان حوادث مین ان وثائق کا نام
و نشان بہی باقی نہ رہتا -

اِن دفترون کے اقتدارات دستورالعمل کی طرح مدون نہین ہین - مگر اُس وقت کی
کارروائیون سے ثابت ہی کہ بزیر نگرانی مدارالمہام دونون دفترون کے اقتدارات یکسان تھے
بے وساطت ان کے کوئی حکم جاری نہین ہوتا تھا - کارہائے ذیل گویا باضابطہ ان سے متعلق تھے

اور مدار المہام مالیہ حضور پرنور کے سامنے بذات خاص وہ ان انتظامات کے جوابدہ تھے
۱- وصول مالگزاری - اور کل حساب آمد و خرچ سرکاری ۲- اجراے احکام تقرر تعلقداران -
و بند و بست مستاجری مالگزاری ۳- تقسیم تنخواہ - مطالبات نقدی سرکار کے عیوض تعلقات کا بموجب
حکم مدار المہام مکفول کرنا ۴- عطاے اسناد جاگیرات و منصب ۵- مراسلت متعلقہ کارہائے صدر -
ان خدمات کے عیوض کوئی تنخواہ مقرر نہ تھی - بلکہ بطور عطیات و حقوق کے معاشین مقرر تھیں
جو اُن کو اور اُن کے متصدیوں کو ملتی تھیں - مثلاً جاگیرات - منصب - تحریر پاوانی - صوبہ جات
متعلقہ کے کل محاصل پر بحساب فی روپیہ پاؤ آنہ - تحریر تنخواہ داران جمعیت و یومیہ داران حقوق
متفرق مثل سردیسپانڈیہ گری وغیرہ - یہہ خدمتیں موروثی تھیں چنانچہ یہہ کل حقوق اس وقت تک
برابر ان کو وصول ہوتے ہیں -

طریقہ حسابات عہد سابق

حسابات کا طریقہ انتظام مال و خزانہ کے قدم بقدم تھا - سیاق قدیم کے بموجب تمام ریاست کی
آمدنی و خرچ کا دفتر تعلقہ واری - دیہہ واری مرتب رہتا تھا - اور سالگزشتہ کے بموجب آئندہ کے
مداخل و مخارج کا تخمینہ بطور موازنہ کے تیار کیا جاتا تھا - اور اسی بنیاد پر تعلقہ واری بندات
ان دونوں دفاتر میں مرتب ہوا کرتے تھے جس میں سالگزشتہ کے بموجب کسیقدر اصلاح کے بعد
آمدنی و خرچ کا داخلہ ہوتا تھا - ہر سال یہہ بندات مرتب ہوکر عاملان تعلقات کو ان دفتروں کے
ذریعہ سے سپرد کیے جاتے تھے - یہہ بندات سبیل بند کہلاتے تھے جن کو بجائے موازنہ کے
سمجھنا چاہیئے - سال تمام کے بعد یہی کاغذات مداخل و مخارج واقعی کی بنیاد سمجھے جاتے تھے -
اور انہیں کی تالیف سے ایک صدر کا غذ سالانہ بنام مداخل مخارج بنا لیا جاتا تھا - ان بندات میں
آمد و خرچ کی تفصیل محکمہ واری اور سررشتہ واری نہیں ہوتی تھی - بلکہ آمد و خرچ کے دونوں جانب
تین تین صدر ابواب اور اُن کے ذیل میں تعلقہ وار اور اسم وار تفصیلی ابواب لکھے جاتے تھے

جمع

مال - اس میں سوائے مالگزاری کے اور کوئی رقم نہیں ہوتی تھی - اور جو کچھ سبیل بند میں
قرار پاتا - وہی درج کیا جاتا - **سوائے** یعنی نذرانہ وغیرہ **دستگردان** - اس سے قرضہ ادھ

کیونکہ اُس وقت امانت بھوار۔ کہاتہ بل اور ارسال کا نام ہی نہ تھا۔

خرچ

تعلق سرکار یعنی دار السلطنت کا خرچ۔ اس مین منصب۔ یومیہ۔ اور تنخواہون کے مصارف لکھے جاتے تھے۔ اور اُن کی تفصیل ہر ایک شخص اور ہر ایک کارخانہ کی تشریح نام بنام کیجاتی تھی **تعلق محال** یعنی مفصل کا خرچ۔ اس مین رسوم معمول اور دیہہ صادر کا خرچ لکھا جاتا تھا **ادائے دستگردان** مین قرضہ جو دیا گیا۔ وہ اس مین درج ہوتا تھا۔ چونکہ سبیل بندات تفصیل سے مرتب ہوتے تھے۔ اس وجہ سے بہت کم ضرورت ہوتی تھی۔ کہ تعلقات و اضلاع سے کاغذات منگاکر اُن کی تنقیح و تالیف کی جائے۔ اور اُس وقت کی انتظامی حالت خود ہی اسکی مقتضی تھی کہ تعلقات سے کسی کاغذ کا آنا یا منگوانا ضروری نہ تھا۔ کیونکہ سرکار کو تعلقات سے براہ راست کوئی علاقہ نہ تھا۔ اور نہ تعلقات و اضلاع مین کوئی خزانہ تھا۔ نہ دفتر حساب۔ تعلقات مستاجرین مالگزاری کے سپرد تھے۔ اُن سے بعد ادائی رقم اجارہ۔ کوئی مواخذہ نتھا صرف صدر ہی مین حسابات کا تیار کر لینا کافی سمجھا جاتا تھا۔ البتہ مستاجر تعلقدار۔ بطور خود اپنا اپنا حساب تیار کر لیتے تھے۔ اُس زمانہ مین صرف تین چار حسابی کتابین جرو اعظم سمجھی جاتی تھین اور وہ سب بندات پر رقوم مین لکھی جایا کرتی تھین۔ جن کی تفصیل یہ ہی۔ **روزنامچہ** اس کو سیاہہ اور کردی بھی کہتے ہین۔ اس کے ذیلی کاغذات بالکل نہ تھے۔ روزانہ جمع و خرچ کی کل تفصیل اس کتاب مین لکھی جاتی تھی **کھاتہ**۔ اس مین ہر ایک داخلہ اسم وار اور تفصیل وار جدا جدا لکھا جاتا تھا۔ **کھتاؤنی** اسے اورجہ بھی کہتے ہین۔ مختلف مدات اور رقومات و تعلقات اس کے ذریعہ سے یکجا کر کے اس پر سے صدر گوشوارہ مرتب کیا جاتا تھا۔ مگر یہ کھتاونی مسلسل کتاب کے طور پر نہ تھی۔ بلکہ جدا جدا پرچون مین بقدر ضرورت لکھکر اسے چاک کر دیا کرتے تھے۔ **گوشوارہ**۔ یہہ کاغذ گویا مطلوب اصلی تھا۔ جو بعد کھتاونی کے مرتب ہوتا تھا۔ ابتدا مین کل میزان اور اُس کی تفصیل (مدات ملکی و ذیلی) دو مد و سہ مد و چہار مدین اسمو ار و دیہہ وار ذیل مین تبلائے جاتے تھے۔

پہلے تین کاغذات گویا بالکل بیکار سمجھے جاتے تھے۔ جب یہہ گوشوارہ تیار ہوجاتا
تو وہ سب ردّی مین پھینک دیئے جاتے۔ اور اُن پر کسی حاکم کی دستخط نہین ہوتی تھی۔
جبکہ اُس زمانہ مین مواز نہ ہی نہ تھا تو صحت ابواب کی ضرورت کس کو ہوسکتی تھی۔ مدعالیکہ
وثائق زبانی ہوا کرتے تھے۔ تو تنقیح کا اصلی کام کیا ہوسکتا تھا۔ صرف میزان وغیرہ کا دیکھہ لینا
یہی تنقیح مین داخل تھا ایک طرح کی تنقیح البتہ ہوتی تھی جس کو محاسبہ کہتے تھے۔ اور یہہ محاسبہ عمال
اور مستاجرون سے لیا جاتا تھا۔ اس کے واسطے کوئی خاص زمانہ معین نہ تھا۔ بعد اختتام
زمانہ مستاجری یا اندرون زمانہ تعہد۔ یا سالانہ یا جس وقت کوئی مصلحت مالی مقتضی ہوتی تھی۔
(یعنی روپیہ کی ضرورت ہوئی اور اُس کے وصول کی اُمید پائی گئی) اُس وقت حساب کا
مطالبہ ہوتا تھا صورت اُس کی یہ تھی۔ کہ حسابات سر دفتر کے دفتر مین بالمواجہہ پیش ہوتے تھے
جمع کی تنقیح سے کوئی واسطہ ہی نہ تھا۔ صرف رقم اجارہ کی وصول باقی دیکھہ لی جاتی تھی۔ سرکار کو
اس سے سروکار ہی نہ تھا۔ کہ مستاجر نے جو کچھہ رعایا سے وصول کیا وہ واجبی ہے یا ناواجب
خرچ مین صرف یہہ دیکھہ لیا جاتا تھا۔ کہ سبیل بند مین جو مصارف قرار دیئے گئے ہین۔
وہ بموجب اسناد ہین کہ نہین یا اُن کی واقعیت کے متعلق کوئی ذریعہ اطمینان کا ہے
کہ نہین۔ اگر پورا اطمینان اُن مصارف کا ثابت نہ ہوا تو ایسے رقوم کا اُن سے مواخذہ
کیا جاتا تھا۔ مگر یہہ صورت بہی کمتر ہوتی تھی۔ کیونکہ عاملون کو پوپیہ داران وغیرہ سے
فارغخطی بآسانی حاصل ہوجاتی تھی۔ یا فرط احتیاج یا مایوسی کی وجہ سے وہ تھوڑی رقم کے
ملنے پر بھی مال مفت سمجھکر فارغخطی لکھدیتے تھے۔ یا اس امید پر کہ اُن کو مستاجرون کی
طرف سے ان کی حقیت کے ثبوت مین کوئی تحریر ملجاتی تھی۔ یا یہی کافی سمجھا جاتا تھا کہ انکا
نام دفتر مین شریک ہو۔ تاکہ آیندہ ایک استحقاق کا داخلہ بطور سند رہے۔ اسوجہ سے کہ
اُس زمانہ مین معاشداروں کو لازم ہوتا تھا کہ ہر سال بلدہ کے صدر دفاتر مین حاضر ہون
اور یہان اپنے اسناد دکھاکر سالانہ جدید احکام عمال و مستاجرین کے نام حاصل کرین

وجہہ جو مصارف بموجب جنبیل بند اُن کے ذمہ قرار دیئے جاتے تھے وہ پورے خرچ
نہین ہوتے تھے۔ اور نہ ارباب استحقاق کو اُن کے ملنے کا وثوق و اطمینان تھا۔ اسی
بناپر نصف و ثلث جو معاشداروں کو ملجاتا تھا اُس کو غنیمت سمجھتے تھے۔ اور جو
خرچہ و مصارف انتظامی کی غرض سے بنام سہ بندی صادر و مقرر ہوتا تھا وہ علانیہ گویا
مستاجرین کا عین المال تھا کیونکہ عملہ سرکار کی طرف سے تو مقرر نہین تھا۔ نہ وہ خود اپنی طرف
عملہ کا باضابطہ تقرر کرتے تھے۔ کیونکہ زر مالگزاری کی تحصیل جمعیت کے ذریعہ سے کرلیجاتی تھی
اُس وقت کی انتظامی حالت گو کیسی ہی ہو مگر جو حسابات مرتب ہوتے تھے وہ بقاعدہ سیاق بنائے
جاتے تھے اور اُن کے حسابی اُصول مستحکم تھے اور بعد احضا مدار المہام دفتر مین دیئے جاتے تھے
ان کی تصدیق کی نسبت مُہری قرار ہوتے تھے۔ اور وہ قابل وثوق تھے۔ اور ان کی
تبویب کے بارہ مین بھی کسی طرح کی خرابی کا احتمال نہین ہو سکتا تھا۔ کیونکہ اولاً خود ابواب
زیادہ نہ تھے۔ دوسرے اسمواری تفصیل سے ہر رقم کا داخلہ اسطرح ہوتا تھا۔ کہ اُس سے
پوری حقیقت جمع و خرچ کی معلوم ہو سکتی تھی۔ چنانچہ یہہ کاغذات اسی حیثیت سے اتبک
موجود ہین۔

بہر حال حالات مرقومہ الصدر کے لحاظ سے ملک کی مالی حیثیت کی یہہ حالت پہونچی تھی
کہ خزانہ کا نام نہ تھا۔ قرضہ پر سب مصارف کا دار و مدار تھا۔ اور اس کے بہم پہونچنے مین
سخت دقتین اُٹھانی پڑتی تھین۔ اس پر بھی جب تک کہ خاطر خواہ سود نہ دیا جائے۔ اور
ساتھہ ہی اس کے کوئی جائداد یا کوئی حصہ ملک کا مکفول نکیا جائے قرضہ نہین ملتا تھا۔
سلطنت کے احکام اور وعدوں کی کوئی وقعت باقی نہ تھی۔ انتظام و حفاظت و عدالت
اور سر سبزی ملک کے واسطے نہ کوئی سر رشتہ قایم ہو سکتا تھا نہ اُسکا سرمایہ تھا۔ اور نہ ذریعہ
امن و عافیت۔ قتل و ہنگامہ غارت گری و رہزنی سے جان و مال ہر وقت ہر جگہ معرض
خطر و ہلاکت مین تھا۔ علم و فن تجارت و حرفت انہین وجوہ سے قطعاً مٹی ہوئی تھی غرضکہ

سلطنت مین روپیہ نہونے کی وجہ سے جو خرابیان لازم وملزوم ہین وہ تمام کیفیت ہر جانب نمایان تھی۔

ریاست کی خوش نصیبی تھی کہ ایسے نازک وقت مین ۲۲ شعبان سنہ ۱۲۶۹ھ کو میر تراب علیخان مختار الملک اول وزارت سے سرفراز ہوئے۔ ابتدا ہی سے آپ کی توجہ محاسبی اور خزانہ کیطرف مائل ہوئی جسکی اُسوقت اشد ضرورت تھی چنانچہ خلعت وزارت سے سرفراز ہوتے ہی (جسوقت ایوان وزارت مین آپ کی سرفرازی کی نذرین گزرنے لگین) سر دربار دو شخصون سے دوہری نذرین لی گئین۔ اور بدین ارشاد وتخصیص اُن دو شخصون کو عزت دی گئی کہ یہہ دوسری نذر خدمت محاسبی وخزانہ کی ہے۔ یعنی ہنمنت راو صاحب کا تقرر خزانہ عامرہ کی مہتممی پر ہوا۔ اور رامراو صاحب کا تقرر صدر محاسبی پر ہوا۔ جو آجکل دفتر صدر محاسب سرکار عالی کہلاتا ہی۔ اُسوقت اسکا نام منشی خانہ تھا۔ یہہ نام البتہ اپنے مسمیٰ سے کسیقدر بیگانہ پایا جاتا ہی۔ مگر اُس کے اسباب یہ تھے ۱۔ قدیم سے ہر طرح کے دفترون کو دار الانشا یا منشی خانہ کہتے تھے۔ اور چونکہ یہان ایک دفتر بنام دار الانشاء پہلے ہی سے موجود تھا اس لیے اسکا نام منشی خانہ رکھا گیا۔ ۲۔ دفتر حساب اصلی کا نام رکھنا اُس وقت مصالح ملکی کے بالکل خلاف سمجھا گیا تھا۔ کیونکہ حساب کا کام قطعاً دفتر مال ودیوانی سے متعلق تھا۔ اور ان دفترون کے کامون مین کسی کو شریک کرنا یا اپنے طور پر اُن سے کام لینا ایک مشکل کام تھا۔ بلکہ اس نام سے بھی ان دفاتر جدید مین حساب کا کام ہونا اہالیان دفاتر قدیم کو گوارا نہین ہو سکتا تھا۔ اور مدار المہام مرحوم کو اُن کی ذرا بھی آزردگی منظور نہ تھی۔ ان ہی وجوہ سے اُسوقت دفتر مال ودیوانی دفاتر حضوری کہلاتے تھے۔ اور دفتر محاسبی حسابات دیوانی کا دفتر سمجھا جاتا تھا۔ اُس زمانہ مین حسابات دفتر محاسبی وخزانہ مدار المہام کی دستخط کے بعد دفتر مال ودیوانی مین دیے جاتے تھے۔ علاوہ برین کل اسناد کی کارروائی محاسبی کے بعد دفاتر مال ودیوانی کے حوالہ ہوتی تھی۔

اس زمانہ مین محاسبی کے اقتدارات بالاستقلال کچھہ بھی نہ تھے۔ بلکہ درحقیقت یہہ حالت تھی

کہ گویا خود مدار المہام بذات خاص محاسب سرکار عالی اور مہتمم خزانہ تھے۔ کیونکہ ۳۰ برس کا سارا دفتر اسبات کی تحریری گواہی دیتا ہے کہ بلا اجازت و دستخط خاص کوئی حکم جاری نہین ہوتا تھا۔ مدار المہام کے اُس ابتدائی زمانہ مین جو کام بالاجمال اُس دفتر سے لیا جاتا تھا اُس کی تفصیل یہہ ہے
۱۔ مال کے حکام اضلاع کا تقرر۔ ۲۔ معاملات مالگزاری مین حکام مال سے مراسلت ۳۔ امیرون جاگیردارون اور ساہوکارون کے مقدمات۔ ۴۔ سرکاری قرضو نکا لین دین۔ ۵۔ سررشتہ جات کی جانچ ۶۔ تنقیح و تالیف حسابات خزائن۔ ان کامون کے اس اختلاط سے ظاہر ہوتا ہی کہ ایسے دفتر کو خاص محاسبی قرار دینا یا اس مین محاسبی و خزانہ کو باہمدیگر جدا کر کے دکھانا نہایت مشکل امر تھا۔ مگر جب یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ اسوقت کوئی سررشتہ یا دفتر نتھا۔ اور ان وجوہ پر نظر ڈالی جاتی ہی جو اوپر بیان کیے گئے ہین۔ اور پھر یہہ دیکھا جاتا ہی کہ وقتاً فوقتاً کیسے کیسے سررشتہ قایم ہوے اور کام کہان کہان بٹ گیا۔ اور آخرکار کون کون سے امور اس دفتر مین باقی رہگئے تو دفتر منشی خانہ کو دفتر محاسبی ہی کہہ سکتے ہین۔

غرضکہ محاسبی رامراؤ کے متعلق ہوگئی۔ اور خزاین اضلاع کا کام بھی اُن کے تفویض تھا خزانہ ہنمنت راؤ کے تفویض تھا۔ اور بلدہ کا کل آمد و خرچ اِن کے حوالہ تھا گویا یہہ شہر کے بخشی تھے۔ مگر مجموعی اور ابتدائی حالت یہہ تھی کہ خود ان عہدہ دارون کو بھی اپنے کام اور اقتدار کی حد معلوم نہین تھی۔ اور نہ وہ چاہتے تھے کہ اقتدارات محدود ہون۔ اِن کے سوا اور بہت سے دفاتر ایسے بھی تھے جو عہدہ دارون کے نام سے مشہور تھے۔ مثلاً ۱۔ سررشتہ کشن راؤ۔ اس دفتر مین مصارف متفرق کے سوا بلدہ کے معمولدارون۔ یومیہ دارون۔ انعامدارون اور وظیفہ خوارون وغیرہ کی تنخواہ تقسیم ہوتی تھی اسکا داخلہ ۱۲۹۲ف تک ہی۔ ۲۔ سررشتہ شنکر راؤ اس دفتر سے محرم مین سبیلی وغیرہ۔ عید الضحی مین گوسفند۔ شب برات مین آتشبازی اسکے علاوہ اور تقاریب خانگی و سرکاری کا انتظام تھا یہہ دفتر ۱۲۸۹ف تک رہا۔ ۳۔ سررشتہ عبد الحق۔ یہہ سررشتہ سردار دلیر جنگ دلیر الدولہ کا ابتدائی تقرر ہی۔ جس مین بعض اجزا کو توالی خصوصاً تھکی

و ڈکیتی بہی شریک تھے۔ کاغذات مین محکمہ کے عیوض اُن کا نام ہی لکھا جاتا تھا۔ یہ ۱۲۹۰ف سے ۱۲۹۹ف تک قایم رہا۔ اسموقع پر مناسب معلوم ہوتا ہی کہ سی سالہ وزارت مختار الملک سر سالار جنگ اول کو ۳ دہائیون مین تقسیم کیا جاے اور ہر دہائی کو عشرۂ اول و دوم و سوم موسوم کرنیکے بعد حالات لکھے جائین کیونکہ ہر عشرہ قریب قریب مساوی ہے۔ **پہلا عشرہ** - ابتدائے وزارت سے ۱۲۷۴ف تک یہہ انتظام جدید ضلع بندی تک ہی۔ اس زمانہ کو **ڈارک ایج** .Dark age کہہ سکتے ہین یعنی عہد تاریک کہنا بیجا نہوگا۔ کیونکہ یہہ زمانہ پہلی خرابیون اور فسورشون کے کم کرنے یا نہایت خوفناک حالت کو جھیلنے اور نباہنے مین گزرا اور ارباب اقتدارات سابق اور مخالفان انتظام سے نہایت ہی سخت مقابلہ رہا۔ اس سبب سے کسی زبردست اصلاح کی نوبت نہ آئی یہہ وہ زمانہ تھا کہ کسی سیول کا وجود بھی نہ تھا۔ **دوسرا عشرہ** آغاز ضلع بندی سے ۱۲۸۴ف تک ہی جسے **مڈل ایج** - .middle age کہہ سکتے ہین یعنی دور درمیانی۔ اس زمانہ مین پورا تجربہ کیا گیا۔ اور اسکے اچھے بُرے نتیجون نے اصلاح وانتظام کا ایک جوش پیدا کردیا۔ اور ثابت کردیا کہ ہر وقت کی اصلاح ایک ضروری چیز ہی۔ اور کسی ایک حال پر سکون ہونا تنزل کی دلیل ہی **تیسرا عشرہ** یہہ آخری دورہ ہی جو ۱۲۸۵ف سے شروع ہوا۔ روز افزون اصلاحون اور انتظامون نے ملک کو ایک بہترین راستہ پر لگادیا۔ اور فقط ریاست کے کاروبار مین محدود نہین رہا بلکہ معاشرت و تمدن (سوشیل لائف) مین بھی اسکا اثر پہیل گیا۔ ملک و دولت کی ترقی کے واسطے خیالات مین کافی وسعت پیدا ہوئی اور اسکا اثر ایسا قوی ہوا کہ مدار المہام جیسے بانی اصلاح و فلاح کی اندوہ ناک وفات کی سراسیمگی بھی اس کو فرو نہ کرسکی۔

عشرہ اول مین خزانہ و محاسبی کا کام بالکل قدیم اصول پر رہا حسابات اضلاع کو حکام اضلاع اور اُن کے کارپرداز ہر سال حاضر ہوکر داخل کرتے تھے اور محاسبی مین اُن کل کاغذات کی تنقیح ہوتی تھی۔ حساب فہمی اور تنقیح اسناد وغیرہ کے بعد مدار المہام کی دستخط سے مزین ہوتے تھے بعدازان دفاتر مال و دیوانی مین بہیجے جاتے تھے۔ وہان وہ کاغذات بطور سند کے رکھہ لیے جاتے تھے

اور اُسکے نقول مصدقہ (مال و دیوانی) دفتر محاسبی مین بہیجی جاتی تہی - چنانچہ یہہ دونون کاغذات صدر
اسوقت تک دونون جگہہ موجود ہین - اور ان کے اسناد دفاتر مال و دیوانی مین رکہے ہین -
اسوقت تک ابواب مین وہ تفصیل نہ تہی جو مالی موازنہ اور تشخیص کے واسطے کار آمد ہو سکتی -
غرضکہ اس زمانہ مین انتظامی امور کیطرح حسابی معاملات مین بہی کسیطرح کا انقلاب نہین ہوا - اور نہ کوئی
جدید اصلاح کیگئی - صرف طرز قدیم کی تنقیح و تالیف طرز قدیم پر ہوتی رہی - اور بدستور حسابات مع
اسناد دفاتر مال و دیوانی کو روانہ ہوتے رہے -

دوسرا عشرہ - یہہ ضلع بندی کے آغاز سے ہی - اسوقت مجلس مالگزاری قایم ہوئی - اور
ٹوٹ ہی گئی - اضلاع کا انتظام کامل اماتی ہوگیا - تعلقدار مقرر ہوئے - ہر ضلع مین خزانہ اور بلدہ مین
دفتر تنقیح قایم کیا گیا - حسابات ماہواری تختون پر آنے لگے دفتر تنقیح تعمیرات جداگانہ قایم ہوا - اور
پہر وہ تنقیح عام مین ملا دیا گیا - اگرچہ یہہ سب کچہہ ہوا مگر حسابات کے ابواب وہی قایم رہے - اور کل
دار و مدار سالانہ حسابات پر تہا -

تیسرا عشرہ - یہہ اُس وقت شروع ہوتا ہی جبکہ رزیڈنسی سے ریاست کے تختہ جات مالی کا
تقاضا شروع ہوا - اور برار کی سالانہ رپورٹون مین اسکے بہیجنے کے پیہم وعدے نظر آنے لگے
مگر اُسوقت تک دفتر محاسبی مین طرز قدیم کے سوا خیالات تازہ کی ہوا تک نہین لگی تہی - اور نہ
یہہ معلوم تہا کہ ان حسابات کی غایت کیا ہی - اور وہ کسطرح حاصل ہو سکتے ہین - آمد و خرچ کی مفید
تقسیم کونسی ہی - جمع و خرچ کے دونون پہلوؤن پر ابواب صدر و ذیل کس غایت سے کس تفصیل سے
قایم کیے جائین - مد سرکاری کیا چیز ہی - اس مین اور دستگردان اور ارسال مین کون سے امور
مابہ الامتیاز ہین اور ان کے جدا جدا دکہانیکی کیا ضرورت ہی - اور ان کا اختلاط تصفیہ حسابات مین
کیسا اُلجہاؤ پیدا کرتا ہی - ان حسابات کو طرز جدید و آسانی پر لانے اور مالی مصالح کے قابل
بنانے کے واسطے نواب مکرم الدولہ صدر المہام مال کی نگرانی شروع ہوگئی - مولوی مہدی علیخان
محسن الملک بحیثیت مجوز کارروائی منجملہ اور کامون کے ادہر بہی مامور و مصروف ہوئے - انکی

تحریک سے اسکی مجموعی حالت پر غور اور اسکی اصلاح کیواسطے صدر المہام موصوف کی میر مجلسی مین
ایک مجلس قایم ہوئی جسکے ارکان یہہ ہین - ۱ مولوی مہدیعلی خان محسن الملک معتمد مال - ۲ - نواب
قدیر جنگ صدر مہتمم دفتر تنقیح - ۳ - رام کشن راؤ محاسب سرکار عالی - دو تین سال بہیم اس مجلس کی
تحقیقات اور کارروائی جاری رہی - زیادہ تر اس مجلس کا وقت ترتیب حسابات اور ملک کی
مالی حالت دریافت کرنے مین صرف ہوا - تاہم کوئی ایسی رپورٹ پیش نہ ہوسکی جس سے اسوقت کی
موجودہ حالت کا حسن و قبح اور آیندہ کیواسطے مفید تجاویز اور اُن تجویزون کے وجوہ معلوم ہوتے -
اسکا سبب سوائے اسکے اور کچھہ معلوم نہین ہوتا کہ حالات قدیم کی دریافت و اصلاح کیواسطے
مجلس کو پورا وقت اور موقع نہ ملا -

سنہ ۱۲۸۶ف سے دفتر محاسبی اور مدار المہام مین ایک وساطت کا سلسلہ قایم ہوگیا یعنی اکثر
کارروائیان صدر المہام مال کے ملاحظہ مین پیش ہوتی تھین - اور انکی دستخط کے بعد مدار المہام کی پیشی مین
جاتی تھین مگر وساطت فقط اُنہین کاغذات کے بارہ مین تھی جو درحقیقت فرائض محاسب سے جدا اور مقدمات
مال (فینانس) سے علاقہ رکھتے تھے ورنہ خاص محاسبی کے کاغذات راست مدار المہام کے ملاحظہ مین
پیش ہوتے تھے - اس کارروائی کا نتیجہ یہہ ہوا کہ کل وہ کاغذات جو خاص عام کے سمجھنے اور سرکار
انگریزی مین پیش کرنے کے قابل تھے طرز جدید مین مرتب ہوگئے اور دائمی نگرانی - متواتر ہدایات -
مسلسل اصلاحون - اور عمدہ تجویزون نے وہ حیثیت پیدا کردی کہ اسکی درستی کی کامل امید ہوگئی - اور
اِن کوششون کی بدولت جو اصلاحین عمل مین آئین وہ لکھی جاتی ہین - ۱ - دفتر تنقیح عام توڑ دیا گیا - اور
محاسبی مین اس کا الحاق ہوا - ۲ - تنقیح تعمیرات کا دفتر معتمد تعمیرات سے متعلق کیا گیا - ۳ - تحویلات کا عمل کل حسابات سے
موقوف کیا گیا - ۴ - ہدایت نامہ کے طور پر ایک تفصیلی گشتی نشان ۲/۱ مورخہ ۲۳ - رمضان سنہ ۱۲۹۵ جاری
کی گئی - ۵ ضلع اور تحصیل کے حسابات کا دستور العمل مرتب و مشتہر ہوا - ۶ - سنہ ۱۲۸۸ف کا موازنہ مرتب ہوا
اور اسکے ساتھہ ایک عمدہ کیفیت لکھی گئی جس سے سابق و حال کی مالی حیثیت کا عمدہ اندازہ
ہوسکتا ہی - ۷ - سنہ ۱۲۸۷ف کا جمع و خرچ اصول جدید پر مرتب ہوا - ۸ - ابواب کی درستی مالی مصالح کے

اعتبار سے کیگئی ۹ - چار اشخاص ملازمان سرکاری سے منتخب ہو کر برار و بمبئی میں محاسبی کا
کام سیکھنے کے لیے بھیجے گئے - اور کامیابی کے بعد محاسبی کے مددگار مقرر ہوئے -
صورت اس تقرر کی روبکار دفتر مدار المہام سرکار عالی علاقہ مالگزاری موسومہ صدر محاسب
سرکار عالی اس طرح درج ہے - "الف کار آموزان حساب کہ بذریعۂ صاحب عالیشان بہادر
برائے واقفیت اصول و فروع حساب کہ در سرکار عظمت مدار جاری ست - بہ بمبئی و برار فرستادہ
شدند - بعد حصول اسناد لیاقت واپس آمدند - و در کارروائی حساب سرکار عالی واقفیت حاصل کردند
لہذا تقرر ایشان بر مددگاری محاسب سرکار عالی حسب تفصیل کردہ میشود -
لالہ گیا پرشاد مددگار - کار ترتیب موازنہ و نگرانی نقدی خزانہ ہائے اضلاع سرکار عالی
و دستی خانہ - و عام نگرانی بہ ماتحتی محاسب سرکار عالی بہ ایشان متعلق خواہد بود مولوی رکن الدین
مددگار - کار تالیف حسابات یعنی ترتیب صدر گوشوارہ جمع و خرچ کل ریاست و ترتیب بہی کھاتہ
بابواری - آمدنی و خرچ کہ آنرا در انگریزی لیجر و جنرل گویند - و کار ترتیب سلک پٹی ہائے
اضلاع - و دیگر سررشتہ جات - و ترتیب پیشگیات مولوی عبد الرحیم خان مددگار کار تنقیح
برآوردات تنخواہ - دیہہ صادر - و متفرقات - و جمع و خرچ ہائے دفاتر بلدہ و خزانہ عامرہ - و
تنقیح پیشگیات - و دستگردان - مولوی سید احمد مددگار کار تنقیح بابتہ اضلاع و تنقیح پیشگیات
و دستگردان ب - برای اطلاع انتظام دفتر بہ ماتحتی ہر مددگار یک منتظم منجملہ ملازمان موجودہ دفتر تجویز
باید کرد تا کارروائی صیغہ حساب متذکرہ صدر بہ نگرانی مددگار و منتظم از دیگر صیغہ جات علحدہ باشد -
و ہر مددگار و ہر منتظم بابتہ کار خود ذمہ دار باشد ج - تقسیم کار بجائے باب وار ضلع وار کردہ شود کہ
در تمامی ممالک سرکار عظمت مدار ہمین اصول جاری ست د - کار تنقیح و نگرانی صیغہ جمع یعنی وصول باقی
وغیرہ بعد منتظم سپرد کردہ شود و منتظم حال صدر منتظم مقرر شود ہ جملہ مددگاران ماتحت محاسب
سرکار عالی تابع حکم ایشان خواہند بود - و بر مراسلات سرکاری تا بہ امکان دستخط محاسب سرکار عالی
بہ شرط اجازت ایشان دستخط مددگار خواہد شد - مگر بر اجازت نامہ ہائے ادائے زرِ مقم و کل رقومات

نقدی از خزانہ ہائے اضلاع واجرائے احکام ادائی رقم - ہر نوع کہ باشد - دستخط محاسب سرکار عالی ضرورت شد"

حاصل یہ کہ محاسبی کا سارا کام مددگاروں مین منقسم ہو چکا تھا - بلکہ آخر مین صدر محاسب نے دستخط کے اختیارات بھی اول مددگار کو دیدیے تھے - ان تعلیم یافتہ لوگون کا تقرر بحیثیت مددگاری محاسب سابق کی ماتحتی مین اس بے اقتداری کے ساتھ قرار پایا تھا کہ وہ بوجوہ چند در چند کوئی نمایاں کام نکر سکے - البتہ صدر محاسب کے چند مہینے علالت کے زمانہ مین جب کام کا انحصار انھین پر رہا - اُسوقت کارہائے مفصلۂ ذیل ان کے زمانہ مین ہوئے -

۱- تنقیح کا کام کلیتاً بابوار تھا ضلع وار کر دیا گیا - ۲- علاقہ جات کی تقسیم بتقلید انگریزی کیگئی ۳- تنقیح اضلاع مین تخمینجات و کتب اغراض و تصفیہ کے نمونے اور اُنکی کارروائی - ۴- تالیف مین کھتادنی کی بنیاد پڑی گوشوارہ بابوار مرتب ہوا - ۵- تصفیہ کے واسطے عملہ ہنگامی منظور ہوا ۶- ضروری گشتیاں امور ذیل کی نسبت جاری ہوئین -

الف امانت ٹپہ سرکار عظمت مدار کا تصفیہ ب بابید داد و باید گرفت سرکاری دریافت کرنیکی ہدایت - ج - موازنہ کا ضابطہ - د بقایا رسوم و یومیہ وغیرہ کی تصدیق کے واسطے جو کارروائی طولانی ہوتی تھی - اُسکی اصلاح کی تجویز - ۷- سی سالہ تخمینجات مدار المہام کے زمانہ وزارت کے آمد و خرچ کا سرسری طور پر مرتب ہونا -

مگر افسوس ہے کہ آغاز کار ہی مین ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ھ مین مختار الملک سالار جنگ اول کا انتقال ہوا - بعد انتقال ۲۹ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۰ھ - مہاراجہ نرا ندر بہادر پیشکار سرکار عالی مدار المہام مقرر ہوئے - اس عہد مین پٹابھی راما راؤ مہتمم خزانہ - محاسبی پر مامور ہوئے - اور معتمد مال کو حکم دیا گیا کہ مددگاران محاسبی کا تقرر دوم تعلقداریوں پر کیا جائے - (مراسلہ صدر محاسبی نشان ۱۷۵۷ - ۷ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۰ھ)

مہنت راؤ سابق صدر محاسب - ناظم دفاتر نظارت و انتظام امور پیشی سرکار عالی (مہاراجہ بہادر مدار المہام کے وقت مین یہ عہدہ قرار پایا تھا) قرار پائے - اور اُن کے فرزند خزانہ عامرہ کے

مہتمم بنائے گئے۔

۷۔ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ کو بموجب فرمان۔۔۔۔ سالار جنگ ثانی نواب میر لائق علیخان بہادر خلعت وزارت سے سرفراز ہوئے اور منیر الملک بہادر مال و فینانس کی معین المہامی کی خدمت پر سرفراز ہوئے۔ صدر محاسبی پر حسن بن عبد اللہ (جو ضلع بیڑ کے اول تعلقدار تھے) کا تقرر ہوا۔ اور سنہ ۱۲۹۳ ف تک جو اصلاحات و کارروائیان حسن بن عبد اللہ کے زمانہ مین ہوئین اُن کی تفصیل یہہ ہی۔

۱۔ سرکاری بادہ داد و بادہ گرفت کا اندازہ ۲۔ قرضہ یعنی سالانہ کارروائیون کا انسداد ۳۔ عملہ کا انتظام اور اوسکا تقرر۔ اور کام کی تقسیم ۴۔ تخمینجات اصلاح مصارف کی ترتیب ۵۔ دستورات مروجہ کا فراہم اور مسلسل کرنا ۶۔ متویات کی حقیقت اور مقدار کا دریافت کرنا اور اُسکے فیصلہ کی صورت ۷۔ معمولی کارروائیون کا بروقت جاری کرنا ۸۔ تالیف اور نگرانی نقدیات کا باضابطہ انتظام ۹۔ محافظی کا بندوبست ۱۰۔ ابی سالہ تخمینجات کی تکمیل مع کیفیت تفاوت سالانہ ۱۱۔ فرامین انگریزی کا ترجمہ ۱۲۔ امور غیر متعلق دفتر صدر محاسبی کی منتقلی سررشتہ جات متعلقہ مین ۱۳۔ الحاق چند خزائن جداگانہ از صدر خزائن چودہ۔ تنقیح فوج کا دفتر محاسبی مین شامل ہونا۔ اور اُسکا انتظام ۱۵۔ ترتیب حسابات برعایت ۱۴۔ ماہی لوبہ قرارداد آغاز سال فصلی بجائے مہر از آذر۔

اس کے بعد اور بہی اصلاحات وقتاً فوقتاً عمل مین آتی رہین جن کی وجہ سے خاص اس محکمہ مین نمایان طور پر ترقی ہوئی سنہ ۱۳۰۱ مین حسب فرمان اعلیحضرت۔۔۔ خاص طور پر ایک کنٹرول جنرل آف اکونٹس حسب انتخاب گورنمنت آف انڈیا مستعار لیے گئے۔ جنکا نام مسٹر کرالی تھا۔ آپکا ۲۲ محرم سنہ ۱۳۱۱ کو تقرر ہوا اور آپ کے زمانہ قیام مین بہت کچھہ اصلاحین عمل مین آئین جسکی وجہسے اس محکمہ مین قابل قدر ترقی ہوئی اسکے بعد کے حالات فراہم نہو سکے بمجبوری اختصار کیا گیا۔ ابتدا سے اسوقت تک جسقدر صدر محاسب مقرر ہوئے ہین۔ اونکا تختہ اور اخراجات کا تختہ درج کیا جاتا ہی۔

صدر محاسب سرکار عالی

نام	تاریخ تقرر	نام	تاریخ تقرر
رام راؤ صاحب	-	محمد منور خان صاحب +	۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۹ کو مستقل ہوئے

نام	تاریخ تقرر	نام	تاریخ تقرر
۱	۲	۳	۴
ہنمنت راؤ صاحب	•	راجہ مرلی منوہر آصف نواز ونت بہادر	۱۴ رجب سنہ ۱۳۱۰ کو تقرر ہوا
رام کشن راؤ صاحب	•	محمد اکبر نذر علی حیدری صاحب	۱۰ شعبان سنہ ۱۳۲۲ کو سرکار انگریزی سے مستعار آئے۔
پٹابھی رامراؤ	•	بابو نند لال صاحب سیل	۲۶ اردی بہشت سنہ ۱۳۱۷ ف کو مددگاری فینانس سے آئے
نواب عماد نواز جنگ	۱۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ کو تعلقداری بیڑ سے مقرر ہوئے	جن ناموں پر یہ علامت + ہے مہتمی خزانہ عامرہ سے صدر محاسبی کی خدمت پر آئے تھے۔	
نواب مقرب جنگ بہادر	۱۵ اردی بہشت سنہ ۱۲۹۶ ف		

نام الواب	رقم	نام الواب	رقم	نام الواب	رقم
(الف) صدر محاسب	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]	عملہ ہنگامی	[illegible]
مددگار - ۵	[illegible]	الواب مشترکہ	[illegible]	الونس	[illegible]
منتظمان - ۶	[illegible]	الواب مختصہ	[illegible]	صادر بموجب تقرر	[illegible]
اہلکاران - ۲۱۳	[illegible]	میزان (الف)	[illegible]	الواب مشترکہ	[illegible]
چپراسیان ۶۹	[illegible]	(ب) شاخ تنقیح تعمیرات آبپاشی		میزان شاخ تنقیح	[illegible]
عملہ ہنگامی -	[illegible]	مددگار محاسب - ۱	[illegible]		
میزان	[illegible]	اہلکاران - ۴۲	[illegible]	صدر میزان محاسبی	[illegible]
الونس -	[illegible]	چپراسیان وغیرہ ۱۵	[illegible]		

سکہ

فصل ۲ بعد زوال سلطنت مغلیہ ۱۸۵۸ء تک مختلف سمتالوں کے جو سکے حیدرآباد میں رائج تھے وہ چلنی سکے کہلاتے ہیں تاریخ رشیدالدین خانی صفحہ (۳۲) میں سکہ جات چلنی کا ذکر اسطرح پر کیا گیا ہی کہ "گو یہاں بازار میں لین دین اور خرید و فروخت کا ساہوکاری حساب سب چلنی ہی میں ہوتا ہی مگر خاص سکہ چلنی کا کوئی وجود پایا نہیں جاتا اور دریافت و تحقیقات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی کہ چلنی کوئی خاص سکہ نہ تھا۔ بلکہ سگور۔ گدوال۔ گرمٹکال۔ اور مددورہی کے سکہ (ان ہی چاروں کا چلن تھا) چلنی کہلاتے تھے۔ اور سب کی قیمت بھی یکسان اور ایک ہی تھی چنانچہ وظائف۔ منصب۔ تنخواہ۔ وصول مالگزاری وغیرہ میں۔ یہی چاروں متذکرہ سکے ملے ہوئے دیئے اور لیے جاتے اور برابر چلتے تھے۔ اور یہی چلنی۔ اور شہر چلنی کہلاتے تھے"۔ جہان تک ان سکون کی تحقیق کی گئی اُس سے پایا جاتا ہی کہ یہہ چلنی سکے یا تو رائج کنندہ کے نام سے یا اُس مقام کے نام سے جہان وہ مسکوک ہوتے تھے نامزد تھے۔ یا اُن علامات کے ساتھہ موسوم تھے جو اُن سکون پر منقش ہوتے تھے مثلاً۔

نام ۱۔ پیستن شاہی ۲ گوبند بخشی ۳ بہادر شاہی ۴۔ اکبری ۵۔ عالمگیری ۶۔ شاہجہانی ۷۔ سکندر چلنی ۸۔ ناصر چلنی۔

مقام ۱۔ ارکاٹی ۲۔ گدوالی ۳۔ مددوری ۴۔ بلاربڈی ۵۔ گرمٹکالی۔ ۶۔ بیلاپوری ۷۔ منڈاکی ۸۔ دولت آبادی ۹۔ گوپال پیٹھہ ۱۰۔ اندور ۱۱۔ چاندور ۱۲۔ نارائن پیٹھہ ۱۳۔ ناگپور۔ ۱۴۔ سگور۔ ۱۵۔ واپہے گالون۔ ۱۶۔ امراوتی۔ ۱۷۔ باغ چلنی۔ ۱۸۔ شہر چلنی۔

علامات ۱۔ سری سکہ ۲۔ طرہ۔ ۳۔ توکا ۴۔ زری ٹکہ ۵۔ ترنامل ۶۔ صورتی یا چہرہ شاہی ۷۔ کلمہ یا اکبری۔ ۸۔ نتھنی ۹۔ ترسولی۔ ۱۰۔ دودنڈی ۱۱۔ پیپل نار[۱] جس پر پیپل کے پتہ کا نشان ہوتا ہی ۱۲۔ ذوالفقاری۔

---

[۱] اورنگ آباد گزیٹیر صفحہ ۲۲۷۔

چونکہ اِن سکون پر رائج کنندہ کا نام اور مقام ضرب نہین ہوا کرتا تھا اِس لیے اُن کا
امتیاز اُسوقت تک مشکل ہی جب تک کہ کوئی واقف کار شخص اُنکی علامات وغیرہ کو نہ تبلائے۔ اِن
سکہ جات کے نسبت صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نے سنہ ۱۳۰۱ف مین جو حالات سرکار مین لکھکر
بھیجے تھے[1] اُنکا خلاصہ حسب ذیل ہی۔

۱۔ سکہ گوبند بخشی۔ اسپر کی عبارت صاف پڑھی نہین جاتی مگر اسکے ایک جانب حروف
شاہ اور ہندسہ ۸۳۵ پڑھے جاتے ہین اور ایک پھول[2] بھی ہوتا ہی اور دوسرے جانب سنہ ۱۲
اور علامت شمشیر کندہ ہی۔ اوایل تیرھوین صدی مین بزمانہ مدار المہامی راجہ گوبند بخش بمقام حیدرآباد
یہہ سکہ مسکوک ہوا۔ سنہ ۱۲۲۷ھ سے سنہ ۱۲۳۵ھ تک کے مسلسل سکہ دیکھے گئے ہین۔ انکے سوا اور سنین
بھی اگر یہہ روپیہ بنا ہو تو معلوم نہین مگر اب تو نہین ملتا۔ وزن مین بہ نسبت حالی کے ایک وال
کم ہی حالی کے ساتھ اسکا بٹہ فیصدی ۲ رسے ۲ رے تک ہی یعنی ماصہ گوبند بخشی = ما۔ حالی کے ہوتے ہین۔
ضرورت کے وقت فیصدی ۵ ۔ ۵ روپیہ بٹہ سے بھی ٹوٹتا ہی اور کہین یہہ شرح ۱۰ تک بھی پہنچ جاتی ہے
ضلع اورنگ آباد مین یہہ سکہ شاذ و نادر پایا جاتا ہی۔ ضلع پربھنی مین اکثر مستعمل ہی خصوصاً تعلقہ
بسمت نگر مین اسکا رواج زیادہ ہی۔ اور ضلع ناندیڑ کے تعلقات بھیسہ وغیرہ مین اور رانبڑ تعلقہ
جلگانون کے گرد و نواح مین یہہ سکہ مروج ہی۔

۲۔ سکہ توکا۔ عبارت ٹھیک طور پر پڑھی نہین جاتی۔ ایک جانب لفظ شاہ پڑھا جاتا ہی دوسرے
جانب سنہ جلوس۔ نیز علامت شمشیر منقش ہی۔ اسپر کے بالائی سنون سے اِسکا زمانہ سنہ ۱۲۳۷ھ سے
سنہ ۱۲۴۳ھ تک دریافت ہوتا ہی۔ سنہ ۱۲۴۱ھ کے ساتھ سنہ جلوس (۲۰) ہی۔ تعلقدار صاحب
اورنگ آباد لکھتے ہین کہ یہہ سکہ حسب الحکم خوشحال چند گجراتی بمقام اورنگ آباد محلہ ٹکسال مین
تیار کرایا گیا تھا۔ اسکا نام تعلقدار اورنگ آباد نے سکہ کہام گانون تبلایا ہی۔ مولوی غلام رسول صاحب
سوم تعلقدار نے اس سکہ کے موجد کا نام تکارام لکھا ہی۔ جو اورنگ آباد کے نظامت پر مامور تھے

[1] مراسلہ صوبہ دار صاحب اورنگ آباد نشان ۹۴۰ مورخہ ۲۶ فروردی سنہ ۱۳۰۱ف موسومہ ہوم سکرٹری۔
[2] اورنگ آباد گزیٹیر صفحہ (۲۲۷)